

حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ



مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ
محکم دلائل سے مزین

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ



نام کتاب _____ حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ
بار اشاعت _____ اول
تاریخ طبع _____ اکتوبر 2012
تعداد _____ 1100
مطبع _____ دارالایمان پرنٹرز
با اہتمام _____ احناف میڈیا سروس
ویب سائٹ _____ www.ahnafmedia.com

ملنے کے پتے

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

0321-6353540

دارالایمان فرسٹ فلور زبید ہنٹر 40 اڈو بازار لاہور

0321-4602218

فہرست

- 7 مقدمہ
- 8 فرقہ واریت ختم ہو سکتی ہے؟
- 23 اتحاد ملت کے چار نکات!
- 24 شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ پر بریلوی فتاویٰ جات:
- 29 شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور بریلویت
- 30 آگے آئیے دیکھیے:
- 34 اختلاف ختم کرنے کا ایک اور بریلوی نسخہ
- 36 ایک اور اصول سے:
- 37 سچی محبت کیا ہے؟
- 38 ایک اور اصول:

باب اول

- 40 حسام الحرمین کا اجمالی جائزہ
- 55 آخری بات:
- 88 اپنے مناظرین و علماء کی خدمت میں گزارش
- 93 حسام الحرمین پر مناظرہ کرنے کی ترتیب و شرائط
- 93 اکابر اربعہ کا مقام بریلوی کتب سے:
- 106 اعلیٰ حضرت کے جھوٹ

باب دوم

- 113 حسام الحرمین کا تفصیلی جائزہ
- 114 الزام برجۃ الاسلام حضرت نانوتوی:
- 115 اعتراض نمبر 1:
- 119 اعتراض نمبر 2:
- 121 اعتراض نمبر 3:
- 121 اعتراض نمبر 4:

122	اعتراض نمبر 5:
129	اعتراض نمبر 6:
132	اعتراض نمبر 7:
132	اعتراض نمبر 8:
136	اعتراض نمبر 9:
137	اعتراض نمبر 10:
139	اعتراض نمبر 11:
140	حضرت کی عبارات کو سمجھنے سے پہلے تھوڑی سی تمہید:
148	حجۃ الاسلام کی برأت بریلویوں کے قلم سے
154	خیانات احمد رضا
154	خیانت نمبر 1:
156	خیانت نمبر 2:
156	خیانت نمبر 3:
159	خیانت نمبر 4:
159	خیانت نمبر 5:
160	خیانت نمبر 6:
160	کئی خیانات:
161	بریلویوں سے دو سوال:

- 163 سید تبسم بخاری اور دیگر بریلویت ابنوں کی زد میں :
- 166 علماء مکہ شریف
- 166 علماء مدینہ شریف
- 167 علماء مصر وازہر
- 170 الزام بر قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی:
- 173 مسئلہ عموم قدرت باری اور اہل السنۃ و یوبند
- 175 شرح مسلم کی تصدیق کرنے والے بریلوی علماء
- 176 الزام بر فخر المحدثین مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ:
- 188 الزام بر حکیم الامت مجدد ملت الشاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ:
- 196 ایک اور مثال:
- 198 ایک اور طرز سے:
- 200 ایک اور طرز سے بریلوی عالم کا اعتراض:
- 200 اب آئیے دوسری طرف:
- 203 آخری بات:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

قارئین ذی وقار!

نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلابات کئی خصوصیات کے حامل ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹی ہوئی انسانیت کو ایک جسم کی مانند کر دیا اور رحمت والے جھنڈے کے نیچے سب کو اکٹھا فرما دیا۔ جو لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے وہ ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے لگے قرآن مقدس نے بھی اس بات پر کافی زور دیا ہے کہ اُمت مسلمہ کا اتفاق و اتحاد ہونا چاہیے اور اُمت مسلمہ مل جل کر رہے۔ جیسا کہ قرآن شاہد ہے:

حکم قرآنی اور انقلاب مصطفوی کے ساتھ ساتھ وقت کے حالات بھی یہی چاہتے ہیں کہ اُمت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق ہو، اور یہ اُمت مسلمہ کفر کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے۔

مگر افسوس کہ غیر مسلم لوگوں کے ہاتھوں ایجنٹ بن کر کام کرنے والے کبھی ان باتوں کا خیال کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

ہمیں اس وقت بریلوی حضرات کے متعلق کچھ لکھنا ہے اور ہم نہایت دیانتداری سے چند باتیں عرض کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ اُمت مسلمہ کا اتفاق و اتحاد پھر سے قائم ہو۔ اور ساتھ ساتھ آپ کو یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ کون اس اتحاد و اتفاق کے حق میں نہیں ہے اور ہم کوششیں کریں گے کہ بریلوی حضرات کے گھر سے ہی کچھ عرض کریں۔

اور یہ ثابت کریں گے کہ اتفاق و اتحاد میں بڑی رکاوٹ یہ حضرات ہی ہیں اور انسانیت میں پھوٹ ڈالنے والے یہ خود ہی ہیں۔

جیسا کہ ”سوانح حیات اعلیٰ حضرت بریلوی“ کے ص 8 پر موجود ہے کہ:

مولانا احمد رضا خان صاحب پچاس برس مسلسل اسی جدوجہد میں لگے رہے یہاں تک مستقل دو مکتبہ فکر قائم ہو گئے۔ بریلوی اور دیوبندی۔

تو کیا جو ابتدا ہی میں اُمت مسلمہ کو ان حالات سے دوچار کرنے والے ہوں کیا ان حالات سے نکالنا پسند کریں گے نہیں اور ہر گز نہیں۔ یہ سنی اور بریلوی جھگڑا مولانا احمد رضا خان کی مہربانیوں میں سے ایک مہربانی ہے اور یہی بات ہم آگے جا کر مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی کے قلم سے بھی آپ کو دکھائیں گے کہ فاضل بریلوی کے وجہ سے گھر گھر میں جھگڑا پیدا ہوا، حالانکہ موصوف بھی بریلوی ہیں مگر بات تو سچ ہی کہہ دی۔

القصہ آئیے اور دیکھیے کہ کون اس اتفاق و اتحاد کی راہ میں بڑی رکاوٹ

ہے۔

مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

فرقہ واریت ختم ہو سکتی ہے؟

اما بعد فقیر اویسی غفرلہ ان مخلص کلمہ گو حضرات سے اپیل کرتا ہے فقیر کے رسالہ ہذا کو غور سے پڑھنے کے بعد دو گروہوں کو ان مسائل و عقائد پر متفق ہو کر عام پرچار کرنا ہو گا۔ جن پر دونوں گروہوں کے سربراہ متفق ہیں فضلاء دیوبند کے مرکزی پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور موصوف کو بریلوی

بھی اپنا مقتدر بزرگ تسلیم کرتے ہیں کیونکہ بریلویت کی بہت سی مقتدر شخصیات کے بھی پیرومرشد ہیں اگر ان دو گروہوں میں جو بھی حاجی صاحب کے عقائد و معمولات کے خلاف ہو اسے سمجھ لیں وہی فساد کی جڑ ہے۔

انعام اللہ فی عقائد حاجی امداد اللہ ص 4، بتغییر پسیر

اور یہی بات اویسی صاحب نے ص 7 پر بھی لکھی ہے اور یوں لکھتے ہیں اگر وہ (دیوبندی حاجی صاحب کا فیصلہ) نہ مانیں تو سمجھ لیں کہ یہی فساد کی جڑ اور ملائی سبیل اللہ فساد۔

معلوم ہو گیا جو حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ نہ مانے بریلویوں کے اصول سے وہی فساد کی جڑ ہے چونکہ پہلے ایمانیات و عقائد کی بات ہوتی ہے اور اویسی صاحب نے بھی پہلے عقائد کی بات کی پہلے ہے اسی کو پہلے دیکھ لیتے ہیں۔

حاجی صاحب فیصلہ ہفت مسئلہ کے آخر میں ص 13 پر یوں ارشاد فرماتے

ہیں:

اہل اللہ کی صحبت و خدمت اختیار کریں خصوص عزیز مولوی رشید احمد صاحب کے وجود بابرکت کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ و نعمت عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری و باطنی کے ہیں ان کی تحقیقات محض للہیت کی راہ سے ہیں ہر گز اس میں شانہ نفسانیت نہیں یہ وصیت تو مولوی صاحب کے مخالفین کو ہے۔

کلیات امدادیہ ص 86

حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ضیاء القلوب ص 72 پر یوں ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مجھ سے عقیدت و محبت رکھے وہ مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور

مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ کو جو کمالات ظاہری و باطنی کے جامع ہیں۔ میری جگہ بلکہ مجھ سے بھی بلند مرتبہ سمجھے اگرچہ ظاہر میں معاملہ برعکس ہے کہ میں ان کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہیں اور ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے کہ ان کے ایسے لوگ اس زمانے میں نہیں پائے جاتے ہیں اور ان کی بابرکت خدمت سے فیض حاصل کرے اور سلوک کے طریقے جو اس کتاب میں ہیں ان کے سامنے حاصل کرے ان شاء اللہ بے بہرہ نہ رہے گا۔ خدا ان کی عمر میں برکت دے اور معرفت کی تمام نعمتوں اور اپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے اور بلند رتبوں تک پہنچائے اور ان کے نور ہدایت سے دُنیا کو روشن کرے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں قیمت تک ان کا فیض جاری رکھے۔

کلیات امدادیہ: ضیاء القلوب ص 72، 73

بریلوی حضرات سے ہمارا سوال ہے کہ تم ان فیصلوں کو ماننے کے لیے تیار ہو؟ بریلوی کبھی بھی اس پیالے کو اپنے منہ سے لگانے کے لیے تیار نہیں۔ تو فساد کی جڑ بریلوی ہوئے یا ہم؟.....

بریلوی ملاؤں کی ہٹ دھرمی دیکھیے کہ ایک صاحب جو بریلویت کے بہت بڑے علامہ ہیں حیدر آباد دکن سے اس فیصلہ ہفت مسئلہ کی شرح کرنے اٹھے جب آخر میں پہنچے جہاں وصیت لکھی تھی تو چپ سادھ لی اور یوں گوہر افشانی کی کہ:

ہاں وصیت کے عنوان سے شاہ صاحب نے جو کچھ تحریر کیا اسے ہم نے قابل توضیح نہ جانا اور اس عبارت کو ہاتھ نہ لگایا کہ فتنہ خوابیدہ ہے۔

فیصلہ ہفت مسئلہ توضیحات و تشریحات ص 311

یعنی وصیت کو ہاتھ لگاتے ہیں تو فتنہ جاگ جائے گا اور اسے نہ جگانا بہتر ہے

واہ بریلویوں واہ حاجی صاحب کی وصیت جس میں قطب الارشاد حضرت گنگوہی کی تعریف و توثیق تھی جو ہم نقل کر آئے ہیں اس وصیت کا ہاتھ لگانا فتنہ سمجھتے ہو۔ تو فساد ہی تم ہی ہوئے نہ کہ ہم:

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی

ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

ہو سکتا ہے کہ کسی کے جی میں آئے کہ اکابر دیوبند کو تو سعودیہ کے علماء نے کافر کہا ہے اس کا تفصیلی جواب تو آگے آئے گا۔ اختصار سے ہم کچھ یہاں بھی عرض کر دیتے ہیں کہ ان میں سے کئی حضرات نے اپنے فتاویٰ میں یوں لکھ دیا تھا کہ اگر یہ باتیں واقعی ان حضرات نے کہیں ہیں یا اگر یہ باتیں ان سے ثابت ہو جائیں وغیرہ اس طرح کی باتیں لکھ کر ثابت کر دیا جن کا یوں عقیدہ ہو وہ کافر ہے اور یہ بات تو ہمارے اکابر سے لے کر آج تک ہم کہتے چلے آرہے ہیں کہ یہ ہمارے عقیدے نہ تھے بلکہ ہم پر یہ فاضل بریلوی کے الزامات ہیں۔ اس بات کی وجہ اول یہ ہے کہ فاضل بریلوی کو انصاف کا تقاضا مد نظر رکھنا چاہیے تھا اور ان حضرات کی پوری پوری باتیں نقل کرتے جیسا کہ اپنی باری میں بریلوی حضرات نے یہ بات اپنے مخالفین کو کہہ دی ”اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت“ ص 32 پر لکھا ہے کہ:

”انصاف کا تقاضا تھا کہ ہر عنوان پر وہ مولانا کی پوری عبارت نقل کرتے اور پھر اس پر رائے زنی کرتے۔ سیاق و سباق سے منقطع جملوں کو سامنے رکھ کر انہوں نے اپنے اشہب قلم کی جولانی کا مظاہرہ کیا ہے۔“ انتہی

یہی بات ہم اہل السنۃ دیوبند بریلوی حضرات کو کہتے ہیں اور دوسری وجہ یہ

ہے کہ اپنی باری میں بریلوی یوں کہتے ہیں کہ عداوت و افتراق بین المسلمین کا ابلیسی پروگرام بنا کر ایک فتنہ گر فسادى مولوى نے عربى زبان میں ”البریلویہ“ لکھی ہے جس میں غلط حوالے دے کر عبارتوں کو توڑ موڑ کر اور مفہوم کو مسخ کر کے گم راہی پھیلانی۔

اتحاد بین المسلمین ص 66

ہم بھی یہی کہتے ہیں بریلویوں کے بارے میں جو انہوں نے غیر مقلدین کے عالم احسان الہی ظہیر کے متعلق لکھا ہے اور تیسری وجہ احمد رضا کے ہمارے خلاف لگائے جانے والے فتوؤں کے الزام محض ہونے کی یہ ہے کہ مولوی عبدالستار خان نیازی لکھتا ہے اگر کسی کتاب میں قابل اعتراض عبارت نظر آجائے تو اس کی مراد متعین کرنے کا حق مصنف کو ہو۔

اتحاد بین المسلمین ص 116

ہمیں اس حق سے بھی بریلویوں نے محروم رکھا جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فتوے محض الزام تھے اور چوتھی وجہ یہ بھی ہے کہ مولوی عبدالستار خان نیازی لکھتے المہند کی اشاعت کے بعد تمام غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں اور موافقت کی راہ کھل جاتی ہے۔

اتحاد بین المسلمین ص 136

یعنی جو فتاویٰ جات اکابر دیوبند پر لگائے گئے ان کی صفائی المہند میں دیدی گئی اور غلط فہمی لوگوں کی دور ہو گئی تو وہ فتوے الزام ہی تو رہ گئے۔ یہ الگ بات ہے کہ فاضل بریلوی اور ان کے ہم نوا ابھی تک یہی رٹ لگا رہے ہیں کو اسفید ہی ہوتا ہے یا مرغی کی ایک ٹانگ پر اڑے ہوئے ہیں چونکہ جو فتنہ و فساد ڈالنے والا ہوتا ہے وہ ایسے

ہی کیا کرتا ہے کسی کی مانتا ہی نہیں جب مسلک بریلوی کے ذمہ دار آدمی عبدالستار خان نیازی کہہ رہے کہ ہماری غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں تو باقی بریلوی حضرات کو بھی توبہ تائب ہو کر رجوع کر لینا چاہیے تھا مگر جب مقصود ہی امت کو توڑنا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہو پھر اپنی بات پر ہی تو فاضل بریلوی کو جمننا ہو گا تا کہ ڈالر کا حق نمک ادا ہو۔

القصہ یہی بات ہم بھی کہہ دیتے ہیں کہ سعودیہ کے علماء نے تو یہاں تک فتویٰ دیا البریلویہ بعد القادیانیہ یعنی قادیانیوں کے بعد بریلویوں کی باری ہے۔ انہیں بھی ویسے کا فر قرار دیا جائے جیسے قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا اور ابو ظہبی کے اخباروں میں بھی خبریں چھپی تھیں کہ بریلوی دین سے خارج ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا

دل بہ محبوبِ حجازی بستہ ایم

زینِ بہت بایک دگر پیوستہ ایم

اتحادِ دینِ المسلمین

وقت کی اہم ضرورت

○
اَزْ

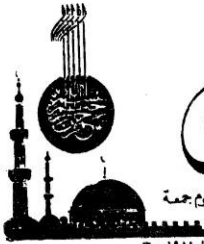
مجاہدیت مولانا محمد ادریس کاندھلوی

والضحیٰ پبلی کیشنز

0300-7259263

0315-4959263 داتا دربار مارکیٹ، لاہور

اتحاد دين المسلمين 41



الائتلاف

ملحق ديني يصدر مع الاتحاد كل يوم جمعة

مذبح نبي
نور سوره
لا تكتبني قبيل
في الجهر فبلا الله
كسبت القبول
انتهى عن آتته
وانا انتظر اليه

نور ان
سورة نوره
سورة نوره
سورة نوره
سورة نوره
سورة نوره
سورة نوره
سورة نوره

العدد السادس والعشرون الجمعة ٢٦ رجب ١٤٠٤ هـ الموافق ٢٧ أبريل ١٩٨٤ م

الجمعة ٢٦ رجب ١٤٠٤ هـ

الجمعة الرابعة

تلى الهدى . هذه رسائل من الأخوة
أفراء تتحدث عن وجود خلافة جديدة من
أصوات الخليفة عن الإسلام تسمى
الخلافة البريلوية . وأن هذه الخلافة
سعت لنشر نشاطها في البلاد عن طريق
حصص الأفراد من غير الغرب ... الذين
يسكن في المساجد .
وهذا يعني علماء المسلمين بالتحرف هذه
الخلافة عن العقيدة الإسلامية . لأن
معتقداتهم تشكك الشريعة الإسلامية
الغراء . وتصور هذه المعتقدات الخلافة
حول شخصية الرسول .
وهذه الخلافة هي واحدة من الطوائف
المتعددة الخارجة عن الدين الإسلامي .
ومنها الهدى . وقد سميت بالبريلوية أو
البريليين نسبة إلى مؤسس هذه الخلافة
أحمد بن محمد بن أحمد رضا . الذي ولد في الهند
ووفت في عام ١٩٢١ عن عمر يناهز ستة
وخمسين عاماً في وقت كانت الهند تزدح
فيه تحت نير الاستعمار البريطاني الذي
تعود أن ينشره على هذه الطوائف
الخارجة عن الدين الإسلامي . لتكون
عالموس يفت في عهد الأمة الإسلامية
وهو بعد لها يد العون . ويقدم لها
التسهيلات في سبيل نشر عقيدتها .

طائفة
خارجة عن الدين
واتباعها يعملون
فمساجد الدولة
البريلوية

ابو طہی کے مشہور اخبار الہدیٰ کا ایک صفحہ

الْبَيْلُوتَةُ طَائِفٌ خَارِجَةٌ عَنِ الدِّينِ
وَاتَّبَاعُهَا يَعْمَلُونَ فِي مَسَاجِدِ الدَّوْلَةِ

جس کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے

الہدیٰ کو قارئین کی جانب سے متعدد خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں خارج از اسلام گروہوں میں سے ایک نئے گروہ کا ذکر کیا گیا ہے جس کا نام بریلوی ہے۔ اور یہ گروہ غیر عرب افراد کے ذریعہ جو یہاں مسجدوں میں کام کرتے ہیں اپنی اشاعت کر رہا ہے۔ مسلم علما نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ گروہ اسلامی عقائد سے منحرف ہے کیونکہ ان کے عقائد شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے متعلق غلط عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ گروہ ان متعدد گروہوں میں سے ایک ہے جو دین اسلام سے خارج ہیں۔ اس کا مرکز ہندوستان میں ہے اس گروہ کا نام بریلوی یا بریلین ہے جو کہ اس گروہ کی بنیاد رکھنے والے شخص احمد رضا بریلوی کے رہنے والے کی نسبت سے ہے۔ جو کہ ہندوستان میں پیدا ہوا اور ۱۹۲۱ میں ۵۶ سال کی عمر میں انتقال کیا جبکہ ہندوستان برطانیہ کا ماتحت تھا جو چاہتا ہے کہ دین اسلام سے خارج گروہوں کو بھیلایا جائے امت مسلمہ میں رخنہ ڈالا جائے اور برطانیہ ان کی نشر و اشاعت میں مدد کرتا ہے

الہدیٰ الصفحة الرابعة

الجمعة ۲۶ رجب ۱۴۰۴ھ

۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء



مدير إدارة الصحافة والنشر

هده الله أحمد الذاري
هاتف: ٥٣٦٤٩٣٢ - مكة المكرمة

مكبرير التحرير
هده الباسط عزالدین

بطلان الإسلام

تتبع من إدارة الصحافة والنشر بإمارة الأحكام الإسلامية - مكة المكرمة

الطبعة الأولى: ١٤٠٥ هـ الموافق ١٤٠٥ هـ الموافق ١٤٠٥ هـ الموافق ١٤٠٥ هـ

كلمة
الشهر

البريلوية بجد القاديانية

تعاون مع مثيلاتها من المذاهب المحرفة كالقاديانية واليهودية واليهانية والباطنية لنشر الأباطيل والأكاذيب وتشويه صورة الإسلام الغنية الصالحة بترويع القصص والأساطير والخرافات والبرهات، والازال للذور والقرابين منزلة الصلابة والركابة ومبدل الصوم والحج بما يعطل به العامة ثم الكيد والمزمارات ضد اتباع الكتاب والسنة، والدعاة إلى وحدانية الرب والى عبادة الواحد الخالص في الوحيه رويته .

ويستورد الأستاذ طهر :

«أكثر من ذلك إصدار فتاويهم بتكفير كل من لا يؤمن بخرافاتهم وخرعياتهم وكل من يعاصيهم في أرثتهم المسية على الوهم والخيال وعقائدهم المستفاد من الوثنيين والمشرئين وعن الهندوسية ونعاجهم التي تدعو الأمة إلى الجهل وعدم التفكير والفكر وحميتهم على أسلاف هذه الأمة وأعيانهم الذين لهم شرف كبير في نشر علوم القرآن والسنة والدفاع عنها، والرد على خرعيات المرفوقين وتأويلات المتأولين .»

وتخترع هذه المقدمات الفاسدة ما هي إلا بقايا أفكار المرفوت وتسررت تحت شعارات مرفقة . معضلة . وشنت في أحضان الاستعمار البيطالي . الصليبي الحاقق . والذي يسمى لت حموه وترويع أباطيله والخرافات بعض المجتمعات الإسلامية بالخرافات والخرعيات والافتراءات الفكرية والعقائدية . هؤلاء المفسدون في الأرض . المارقون في بحر الظلمات . ظلمات الجهل والصلال والشرك والكفر . يجب التحذير منهم . وتبئة المسلمين إلى حطهم على العقيدة الصحيحة . وإصدار فتوى شرعية بتكفيرهم وصلاتهم .

وكما جاء قرار القاديانية فيها قاطعة حاسما حاربا كذلك فإننا ننطلق إلى قرار البريلوية باعتبارها طائفة خارقة على الإسلام . وملة كاذبة صالة معضلة . وبما عمل اتباعها ومستقوها كما يعمل اتباع الطائفة القاديانية وغيرهم من الطوائف الخارقة عن الدين الإسلامي . ليطال للإسلام نفاذه وصفاته وكما أراد الله تعالى له دائما حيا قال في كتابه العزيز وهو أسدق القائلين :

إنا نحن نزلنا الذكر وإننا له لحافظون .

ملة الكفر واحدة . . . وإن احتلفت أساليبها . . . وثابت أشكالها . . . وتوحدت اتجاهاتها . . .

ومنذ سنوات صدر قرار الحكومة الكستانية باعتبار القاديانية طائفة خارقة عن الإسلام . . . وهي الملة التي كثرت بلمية الجهاد . . . واعتبرت مرزا غلام أحمد خاتم الأنبياء والرسل . . . زورا وبهتانا . . . باطلا . . .

وحتى اليوم في حاشية إلى قرار آخر . . . في مسوى قرار القاديانية الكافرة . . . قرار بدين « البريلوية » وبهجتها ملة خارقة على الدين الإسلامي . . .

ولكن كانت القاديانية نشأت في ظل الاستعمار البيطال لشبه القارة الهندية وتبنت أفكاره المعادية للإسلام . . . وعماولاته عدم الجهاد وإسقاطه كفرية إسلامية . . . فإن البريلوية هي الأخرى نشأت في ظل الاستعمار البيطال لنفسه . . . وانطلقت في شبه القارة الهندية نفسها . . . لهذه هيلة تلك . . . أهدافها واحدة . . . هي محاولة الكيد للإسلام والتنازل على مصفداته . . . وتضليل السذج من الناس . . .

إن طائفة « البريلوية » الضالة المعضلة أنشأها البريلوي « عبد الصطفي » ما بين عامي ١٢٧٢ هـ و ١٣٤٠ هـ وينسب إلى مدينة بهال إحدى مدن ولاية بروديش بالهند . . . تنسب على يد المدعو « مرزا قادر بك » وهذا شليل « المرزا غلام أحمد » مخترع القاديانية . . .

« يقول الأستاذ إحسان الهى طهر في كتابه عن هذه الطائفة : إن نشاطها ازداد في الآونة الأخيرة وأنها أحدث

مسعودی عرب سے شائع ہونے والے ماہنامہ رابطہ العالم الاسلامی، ”مکتبہ رحمانیہ اسلامی“ ۱۴/۱۲/۱۴۰۵ھ/۲۰۸۵ء کا ادارتی نوٹ

قادیانیوں کے بعد بریلویوں کی باری

کافرا ایک ہی ملت ہیں اگرچہ ان کے طریقے مختلف، ان کی شکلیں مجاہدہ اور قسطنطنیہ ہیں۔ کئی سال پہلے حکومت پاکستان نے قادیانی جماعت کو اسلام سے خارج قرار دیا تھا۔ یہ وہ ملت ہے جس نے جہاد کی فریفتگی کا انکار کیا۔ اور مرزا غلام احمد کو جھوٹ، ہمتان، اور ناجائز طور پر رسول جانا، اور آج ضرورت ہے کہ ایک دوسری جماعت بریلوی القادریانیوں کی طرح کافر اور دین اسلام سے خارج قرار دیا جائے۔ قادیانی، حکومت برطانیہ کے زیر سایہ پیدا ہوئے اور انہوں نے ایسے افکار و عقائد اپنائے جو اسلام کے خلاف تھے، جیسے جہاد کی فریفتگی کا انکار۔ بریلوی انگریز حکومت کی دوسری پیداوار ہیں، وہ بھی ہندوستان میں اسی طریقہ پر چلے۔ یہ بھی ان کے بھائی ہیں۔ ان کا برف بھی ایک ہے، وہ اسلام کو اور جیلہ کرنے والے اور اپنے عقائد کے مطابق تائیدیں کرنے والے اور سیدھے سادے لوگوں کو گمراہ کرنے والے۔ بے شک بریلوی جماعت گمراہ اور گمراہ گرہ۔ یہ جماعت ۱۲۰۰ھ تا ۱۳۰۰ھ بریلوی محمد مصطفیٰؐ نے قائم کی اور بریلوی کی نسبت ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کے ایک شہر بریلی کی طرف ہے۔ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی مرزا قادر بیگ کے شاگرد ہیں۔

استاد احسان الہی ظہیر اپنی کتاب (البریلویہ) میں اس جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں :-

”اس گروہ کی قوت و دوام آخر میں بڑھ گئی ہے اور انہوں نے مذاہب باطلہ جیسے قادیانی، بابائے بہائیت، باطنیہ کے ساتھ تعاون شروع کر رکھا ہے تاکہ باطل اور جھوٹ کو پھیلایں اور اسلام کی شکل کو سرخ کوں، حقیت کمانی خرافات اور اودام کی ترویج کریں۔ مذہب نیار و غیرہ کو نیز ہمارا مذکورہ، روزہ اوسج کے گواہیں تاکہ عام لوگ گمراہ ہو جائیں۔ پھر ان کا کر اور ان کی کافر نہیں قرآن و سنت کی بیروی اور رب کی وحدانیت و توحید خالص، الوہیت و ربوبیت کی طرف ہلانے والوں کے خلاف ہیں۔“

استاد ظہیر لکھتے ہیں :-

”اور اس سے بڑھ کر ان کی تاویلات کا محور ہر شخص کی تکبر کرنا جو ان کی خرافات اور جھوٹوں کو نہ مانے وہ ان کی رائے، دیم اور خیال میں نافذ ہے۔ انہوں نے اپنے عقائد ہندوستان کے مٹ پرست اور مشرکین سے بنے ہیں، اور ان کی تعلیم جس کی طرف اُمت کو وہ دعوت دیتے ہیں وہ جہالت، کم عقلی اور فکر سے محرومی، ہاؤلرس اُمت کے اسلاف کو کو سے پھینکی ہے حالانکہ علوم قرآن و حدیث کے پھیلانے والے ایسے بزرگ جنہوں نے تخریقین کی تحریفات، غلط تائیدیں کرنے والوں کی تاویلات اور عقائد فاسدہ کے ٹھرنے والوں کا دفاع کیا۔ کے لئے شرف کبر ہے۔“

یہ فاسد عقائد۔ برطانیہ کی عیسائی حکومت کے زیر سایہ فرنگی استعمار کی اغوش میں پروان چڑھنے والے افکار تحریف و مضلہ کا باغ ہیں۔ ملت اسلامیہ میں ان خرافات و تحریف کفریہ کا نہ پھیلانے والے۔ زمین میں خدا بگرنے والے۔ اور جہالت، ضلالت، گمراہی اور شرک و کفر کے غلط فہمیوں میں ڈوبنے والے ہی لوگ ہیں۔ ان سے بچنا واجب ہے، مسلمانوں کو ان کے شرے خبردار کرنا اور صحیح عقیدہ کا بتانا اور ان کے کفر و کراہی پر شرعی فتویٰ جاری کرنا ضروری ہے جس کا قادیانیوں نے قطعی حکم جاری کیا گیا۔ اسی طرح ہم امید کرتے ہیں کہ بریلوی بحیثیت جماعت کے اسلام سے خارج۔ اور ایک جماعت ضالہ و مضلہ کا وہ قرار دے جائیں۔ ان کے ماننے والوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو قادیانیوں کے ساتھ کیا گیا ہے اور اس جماعت کو دین اسلام سے خارج کیا جائے تاکہ اسلام میں گمراہی نہ پھیلے۔ اور اسلام کو بریلی اور پاک صاف رہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے ارادہ فرمایا ہے، اور اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے :-

”ہم نے ذکر نازل فرمایا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔“

حکومت سعودی کی وزارت حج و اوقاف نے کنز الایمان و ذخیر ابن العرفان پر پابندی لگا دقت جو حکم نامہ، اور متحدہ عرب امارات کی وزارت قانون اور اوقاف نے ائمہ مساجد کے نام جو سرکرہ جاری کیا تھا، اُن کا عکس بعد اوردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے :-

بسم الله الرحمن الرحيم

السلطة المحمية الممودة
وزارة الحج والأوقاف
الوزير

تمميم

سمادة وكل الوزارة لعقون المساجد
سمادة وكل الوزارة لعقون الحج
سمادة وكل الوزارة المساعد لعقون الاوقاف
سمادة مدير عام الاوقاف والمساجد بالمنطقة الشرقية بالنيابة
سمادة مدير الاوقاف والمساجد بالمدينة المنورة
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وهد

سر الى خطاب سمادة الرئيس العام لادارات البحوث العلمية والاقتا* والدعوة والارشاد رقم ٥/٣٦٠١ في ٤٠٣/٥ هـ الجوابي لكتابتنا رقم ٤٠٣/١٠٠٩ في ٤٠٣/٢/٢٦ هـ حيل ماوردنا من رئيس لجنة دكتور وبعس الدعوة الالامية في اوريا وانجلترا من استنكار لما ورد في ترجمه معاني القرآن الكريم باللغة الاردية حكم محمد احمد رضا خان وتفسير الهامى بقلم محمد نعم الدين مراد آبادى - لما افشلت عليه الترجمة من شرك وهد وفضلات .

قد اُعاد شهاخته بأنه سبق أن ورد اليه نموذج الصحف المترجم المذكور من عدد من الجهات محمد - راسه اتضح انه على* بالتحقيقات والاكاذيب خصوصا وان الذئور من يتسبون الى طائفة البرلوسين التي تمتد شمس محمد صلى الله عليه وسلم بالايلى والاخر والظاهر والباطن وغير ذلك من الشرك والبدع والاراء* الباطلة، الاستماعة بالاموات من الانبياء* والصالحين وطلب الحاجات منهم وتقديم الاطعمه عند تهمهم واقافة البوالد والاحتفالات والامهاد على تهمهم وبسبب لدعوة الشيخ محمد بن عبد الوهاب رحمه الله ولتقادم ان الاحتفال - كرى ميتهم وقافة تدأ في اليوم الثالث* كما ان من بدعتهم المتفرقة احتفالهم في اليوم الحادى عشر من كل شهر لصال الثواب للشخص عبد القادر الجيلانى رحمه الله .

وما على ما تقدم فانه يتبعين سمادة هذا الصحف المترجم .

قد روم التميم على كانه متهمكم بمراعاة والتاكيد على الجهات المختصة بمراقبة المساجد وصحب ذلك الصحف - بعد واحرائه واتلافه .. ودمتم ..

وزير الحج والأوقاف

بعد الوهاب احمد عبد الواسع

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
وزارة الحج والأوقاف
وزير

حکمنامہ

{ جناب وکیل وزارت امور مساجد
جناب وکیل وزارت حج و اوقاف
جناب نائب مدیر امور مساجد و اوقاف ، علائقہ شریقیہ
جناب مدیر اوقاف و مساجد - مدینہ منورہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ }

ہمارے خط نمبر ۱۰۰۹/۳۰۳ مکتوبہ بتاریخ ۲۶ صفر ۱۴۰۳ھ کے جواب میں جناب رئیس عام شعبہ تحقیق وافتادہ دعوت وارشاد کا خط نمبر ۱۰۰۹/۳۰۳ مکتوبہ بتاریخ ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ موصول ہوا۔ ہم نے اپنے خط میں جمعیتہ دُرنگا سر کے صدر اور جمعیتہ الدعوة الاسلامیہ یورپ و رھانیہ کے خطوط کا حوالہ دیا تھا جن میں احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ اور نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر اور دو کی شدید مذمت کی گئی تھی۔ چونکہ اس ترجمہ و تفسیر میں شرک و بدعت اور گمراہی افکار و جود کی اشباح عبد العزیز بن باز نے ہمارے اس خط کے جواب میں لکھا ہے کہ ہمیں بھی مختلف اداروں کی طرف سے اس مترجم کے نمونہ موصول ہوئے جن کی تحقیق سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اس میں تحریفات اور مجھوٹ بھرا چڑا ہے اور خود بریلوی گروہ کے عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ ”مختصہ صلی اللہ علیہ وسلم کو“ ”آل و آخر“ ظاہر و باطن ”کہنا درست ہے جو کہ شرک ہے۔ میزان کے بدعتی افکار اور باطل آراء میں جو کہ قوت مند حضرات انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنا۔ ان کی قبروں پر کھانا پیش کرنا، عرس منانا اور محافل منعقد کر اور شیخ محمد بن عبد الوہاب کی کوبرا کہنا اور نتیجہ چالیسویں گیارہویں کی برکھیں کرنا۔ اس بنا پر اس ترجمہ و تفسیر کو ملک بدر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

لہذا تمام متعلقہ اداروں کو یہ اطلاع کردی جائے کہ جن مساجد میں اس کے نسخے ہیں یا کسی اور جگہ ہوں تو ان کو ضبط کر دیا جائے اور ملا دیا جائے۔ والسلام

منجانب: عبد الوہاب بن احمد عبد الواسع
وزیر امور حج و اوقاف

اتحاد بين المسلمين

United Arab Emirates
Ministry of Justice
Islamic Affairs and Endowments
Tel. : 067200
P. O. Box 3170 - ABU DHABI



دولة الامارات العربية المتحدة
وزارة العدل والشؤون الاسلامية والوقاف
تلفون : ٢٢٧٢٠٠
ص.ب. ٣١٧٠ - أبوظبي

Ref No. _____

Date _____

تتميم دورى

ملف : _____

تاريخ : _____

الموقع : _____

تحيب وزارة العدل والشؤون الاسلامية والاوقاف / الا دارة العامة للمساجد بالقاهرة الجياض
وعلى الساحت بان تضمن خطبة الجمعة الموافق ٢ جمادى الثانية ١٤٠٢ هـ الموافق ١٩٨٢/٧/٢١ م
توجه حارة الا حرة المسلمين نحو وجود ترجمة محاسن القرآن الكريم باللغة الاورد بلسة فرجيبا احمد
رضا خان البريلوى وطنى حاضيا كسر باللغة الاورد بلسة احمد نعيم الدين من مركز آبارى طبرج
مركز تاج السدودة (تاج كهنى ليد) لا هسور باكستان وهدين دنا الحاشية ويهريس سورة القرآن
الكريم . مع وجود تعليقات جوهرية ليد . الترجمة لحقة بالشعر والبدع والاواة الباطلة الا حشافة
بالانبا والاواسا والوقول بهم وانهم يملكون القصب . كذلك الدعوة الى اقامة الموائد للانبيا والمعلمين
وتدعم الا طمة الى قنومهم إلخ .

والا انه العامة لرايحه العالم الاسلامى عود لمدنظر المسلمين فى العالم الى خطوة هذه الترجمة
وما تفضله من اكار بترجمات وده وترجو من كافة المسلمين حاملة حرد هذه النسخ خاطا طى كلام الله
مروم من انشراح .

وسأل الله ان يومى المسبح الى ماحه العبر .



مسند القریۃ

UNITED ARAB EMIRATES

Ministry of Islamic Affairs & Charitable

Tel: 9272700

P.O. Box 3372

Abu Dhabi



وزارت امور اسلامی و خیرات

وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف

تلفون ۸۲۷۹۰۰

ص ب ۳۳۷۲

أبو ظبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر حق ۲۰۸۲-۶۷

تمہ عرب امارات کے وزارت قانون، امور اسلامیہ اور خیرات کے نام سے
آمدنیہ آمد اور داخلین کے نام ایک سرکاری

وزارت قانون و امور اسلامیہ اور خیرات کے اختلاف برائے آمدنیہ آمد تمام داخلین کرام
اور طلبہ مساجد سے اپیل کرتی ہے کہ وہ ہر روز جمعہ تاریخ ۲ جمادی الثانیہ ۱۴۲۰ھ
مطابق ۲۶ مارچ ۲۰۰۰ء کے روز جمعہ کے خطبوں میں مساجد جہاں سے کہ وہ مسجد قرآن مجید
کے اسی اندوہ فرہم (شاخ کردہ تاج کپنی لینڈ لا بورڈ) کی طرف جہد و کراہیں جو
اھم دھنیاں بریلوی نے کیا ہے، آمد ہس کے حاشیہ پر محمد حسین الدین مرزا باری کی
آمد و تفسیر بھی مدلل ہے۔ قرآن کریم کے بیس نسخہ ہیں وہاں ہم قرآن آمد سورہ نور کی قیمت
شامل نہیں۔ بن خطبہ وندہوں کے ساتھ ساتھ یہ فرہم شریک و برکت اور باطل افکار و
خیالات جہہ بنیادی خطبوں سے جدا ہوا ہے۔ مثلاً انبیائے کرام آمد اولیائے مقام سے مدد چاہنا،
ان کی منت ماننا، ان کے عالم نیب ہونے کا عقیدہ رکھنا، ان کی قبروں پر گناہ چڑھانا، آمد ان کے
پر ہم ولادت کا جشن منانا وغیرہ وغیرہ۔ مزید برآں رابطہ عالم اسلامی کا سکرٹریٹ تمام مسلمانان
عالم کی توجہ ان خرافات، شریک و جہمت اور بنیاد امور کی خطرناک ہونے کی طرف مبذول کرانا
چاہتا ہے۔ جن پر یہ فرہم قرآن مشتمل ہے، اور تمام مسلمانوں سے یہ نصیحت ہے کہ وہ اس
فرہم کے نام سنبھال کر تلفظ نہ کریں تاکہ کلام الہی برہم کی تحریف سے پاک و محفوظ رہے۔

ماہ سب کو تک کہ میں کی توفیق حاصل ہے۔

اسٹنٹ انڈر سکرٹری برائے امور مساجد

عرب امارات

اب جو جواب بریلوی دیں وہی ہماری طرف بھی سے قبول فرمائیں۔

آج سے کچھ عرصہ قبل مولوی عبدالستار خان نیازی صاحب جو بریلوی مسلک کے مقتدر رہنما تھے نے ایک آواز اٹھائی کہ اُمت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق پر زور دیا جائے اور اس سلسلہ میں وہ ایک کتاب لکھتے بھی نظر آتے ہیں۔ ”اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت“ مگر پڑھ کر افسوس ہوا کہ نام تو کیسا خوبصورت اور اندر سراسر بریلویت کی ترجمانی۔ بہر کیف...

انہوں نے چار نکاتی فارمولا پیش کیا تھا کہ اگر اس پر عمل کر لیا جائے تو پاکستان میں فرقہ واریت ختم ہو سکتی ہے۔ ہم ترتیب سے ہر شق کو لاتے ہیں پھر اس پر کچھ گفتگو عرض کریں گے۔

کہ اس فارمولے کے مخالف بھی بریلوی ہیں جو کہ امن و اتحاد و اتفاق نہیں چاہتے جو امریکہ سے ڈالر ہی اس بنیاد پر لے رہے ہوں کہ لڑائی اور فساد ڈلوانا ہے وہ کیسے اتفاق کریں گے۔ میں حیران ہوں کہ حاجی فضل کریم جیسے بریلوی زعماء ختم نبوت کے مقدس عنوان پر تحریک چلے تو اس کا ساتھ بھی نہیں دیتے تو پھر کب یہ اتفاق و اتحاد کریں گے؟ نیازی صاحب لکھتے ہیں:

اتحاد ملت کے چار نکات:

پاکستان کی تمام جماعتیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے افکار و نظریات پر اصولاً متفق ہیں لہذا ہم اپنے تمام متنازع فیہ امور ان کے عقائد و نظریات کی روشنی میں حل کریں۔

اتحاد بین المسلمین ص 113



تبصرہ:

نیازی صاحب انتہائی معذرت و افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ بریلوی دھرم میں ان حضرات کی تحریرات پر کفر اور ان پر گستاخ رسول ہونے کے فتاویٰ درج ہیں اور ان میں سے بعض تو آپ کے قلم کی زد میں بھی آگئے اب آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ ان کو ثالث مانا جائے:

بغل میں چھری منہ میں رام رام ... والی بات ہی ہوگی کیونکہ:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ پر بریلوی فتاوے جات:

1۔ بریلوی مذہب کی ریڑھ کی ہڈی جناب غلام مہر علی آف چشتیاں صاحب دیوبندی مذہب لکھتے ہیں:

سارے فساد کی جڑ مولوی شیخ احمد معروف بہ شاہ ولی اللہ دہلوی اور وہی سارنگی بجانے والے اس کے بیٹے رفیع الدین و عبد القادر ہیں وہی مولوی احمد الضدان یحمتان کا حیرت انگیز ہیولی تھے اول سنی پھر نجدی۔

معرکہ الذنب ص 8،7

آگے لکھتے ہیں:

خواجہ اللہ بخش تو نسوی فرمایا کرتے تھے کہ شاہ ولی اللہ نے ہگا شاہ عبدالعزیز نے اس پر مٹی ڈالی مگر اسماعیل نے اسے ننگا کر کے سارے ملک کو متعفن کر دیا۔

معرکہ الذنب ص 8

آگے لکھتے ہیں:

قرآن مجید کا فارسی وارد دو میں غلط ترجمہ کرنے والوں میں اس سارے فساد

کی جڑ مولوی شیخ احمد الملقب بہ شاہ ولی اللہ۔

معركة الذنب ص 15

مولوی عمر اچھروی صاحب نے مقیاس حنفیت کے ص 577، 576 پر شاہ صاحب کو وہابی لکھا ہے اور وہابی بریلویوں کی زبان میں گستاخ رسول کو کہتے ہیں۔
جیسے بریلوی عالم جلال الدین امجدی لکھتے ہیں:

جس طرح حنفی شافعی اور رضوی میں نسبت ملحوظ ہے اس طرح وہابی میں نسبت ملحوظ نہیں بلکہ اب وہ نام ہے گستاخ رسول کا جیسے کہ لوطی میں لوط علیہ السلام کی طرف نسبت ملحوظ نہیں بلکہ وہ نام ہے لواطت کرنے والے کا۔

فتاویٰ فیض الرسول ص 261، ج 3

تو شاہ ولی اللہ کو گستاخ رسول بنایا گیا۔

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی لکھتے ہیں :

لا یعنی لغو اور کذب باتوں نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور خواجہ حسن نظامی دہلوی کو معاشرہ علمیہ میں مشکوک بنا دیا کہ پتہ نہیں لگتا کہ یہ لوگ سنی ہیں یا شیعہ یا وہابی ان لوگوں نے اپنی کتب میں کوئی بات شیعہ نوازی میں کہہ کر شیعہ فرقہ کو خوش کر دیا کوئی بات وہابیوں کی تائید میں کر دی اس کج روی کی بناء پر مشکوک لوگ اہل سنت کے لیے قابل سند نہیں رہے۔

تنقیدات علی مطبوعات ص 148

اور تقریباً یہی بات ص 72 پر بھی لکھی ہے۔

بریلوی جید عالم محمود احمد قادری لکھتے ہیں:

جس طرح مرزا قادیانی دجال کو اس کی دشمن نہیں بچا سکتی اسی طرح شاہ

ولی اللہ کو بھی اس کی در شمین نہیں بچا سکتی۔

ریحان المقربین ص 52

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

شاہ ولی اللہ کی وہابیت کی وضاحت تو ہم پیر طریقت مناظر اعظم حضرت مولانا محمد عمر صاحب کی کتاب مقیاس حنفیت سے کر چکے ہیں۔ اب شاہ ولی اللہ کی شیعیت کے بارے میں بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ریحان المقربین ص 89، 90

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ الضحیٰ کی آیت نمبر 7 کے ترجمہ میں یوں لکھتے ہیں۔

ویافت ترا را گم کردہ یعنی شریعت نمی دانستی پس رہ نمود
”اور پایا تجھے راہ گم کردہ یعنی آپ شریعت کو نہیں جانتے تھے پس آپ کو راہ دکھائی۔“

ترجمہ شاہ ولی اللہ

تو اس پر بریلوی علامہ وجاہت رسول قادری لکھتے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ کہنا کہ بھٹکا ہوا گم کردہ راہ ہے صاف اور صریح گستاخی ہے۔

انوار کنز الایمان ص 531

شاہ ولی اللہ سورۃ فتح کی آیت نمبر 2 کا ترجمہ یوں کیا۔
بیامرزد ترا خدا آنچه کہ سابق گذشت از گناہ تو و آنچه پس ماند
ترجمہ: شاہ صاحب
یعنی فتح یہ ہے کہ خدا نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے۔

اور جن بزرگوں کو نیازی صاحب ثالث مان رہے تھے ان میں سے ایک شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی ہیں۔
وہ یوں لکھتے ہیں:

آمر زیدہ شدہ است برائے تو ہمہ گناہان تو آچہ پیش رفتہ بود و آچہ پس آمدہ
اشعة اللغات ج 1، ص 554، باب التحریض علی الکلام
جس کا ترجمہ اوپر والے ترجمہ کے قریب قریب ہے۔
جبکہ نیازی صاحب خود اس پر فتویٰ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اس آیت میں مترجمین نے خطاؤں اور گناہوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی ذات پاک معصوم عن الخطاء سے منسوب کر دیا ہے جو صریحاً عصمت انبیاء پر حملہ
ہے۔

انوار کنز الایمان ص 823

مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی صاحب لکھتے ہیں:
یہ سارے مترجمین ترجمہ قرآن سے قطعاً نابلد ہیں ورنہ جان بوجھ کر
کفریات کے پھنکے لگائے ہیں۔

نجوم شہابیہ ص 67، 68

اسی طرح کے کئی فتاویٰ پیش کیے جاسکتے ہیں۔ جو ہم آگے نقل کریں گے۔
سوال یہ ہے نیازی صاحب جس شخصیت پر آپ کو خود اعتماد نہیں ہے
لوگوں کو کیوں بتا رہے ہیں کہ معتمد ہے۔

القضہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ پر عقائد و اعمال کا تصفیہ کرنے کے لیے بریلوی
زعماء کسی قیمت پر تیار نہیں۔

اب آئیے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی طرف۔

مولوی عمر اچھروی شاہ ولی اللہ پر کئی الزام لگاتے ہیں۔

1- اپنے والد کا عطیہ کھو بیٹھے۔

2- بزرگوں کی شان میں ہتک آمیز کلمات کہے۔

3- انبیاء و اولیاء کی توہین کی۔

4- وہابی ہو چکا ہے۔

5- تمام علماء نے فتویٰ کفران پر صادر کیا۔

6- بڑی مذہبی مجرم تھے۔

7- ان کے اثرات شاہ عبدالعزیز پر بھی تھے۔

ملخصاً۔ مقياس حنفيت ص 577، 578

مفتی اقتدار احمد نعیمی بریلوی لکھتے ہیں:

اہل علم حضرات فرماتے ہیں۔ چار حضرات کی باتیں قابل تحقیق ہیں اکثر غلط ثابت ہوتی ہیں۔

1- شاہ ولی اللہ 2- شاہ عبدالعزیز

تنقيدات على مطبوعات ص 72

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

رہا شاہ عبدالعزیز کا جو از لکھ دینا تو قرآن و حدیث فقہاء عظام کے مقابل ان چاروں کی حیثیت ہی کیا ہے۔ ان کا تو اپنا کوئی مضبوط نظریہ نہیں۔

تنقيدات على مطبوعات ص 123

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

عبدالعزیز خود مشکوک شخصیت ہیں۔

تنقیدات علی مطبوعات ص 180

ہاں جی نیازی صاحب جس کو آپ کو گھر کے لوگ نہیں مانتے۔ آپ اسے ثالث بنانے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔ پہلے ان سے تو مشورہ کر لیا ہوتا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور بریلویت

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی لکھتے ہیں:

مدارج کے مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلوی نہ فقہاء میں شامل نہ صوفیاء میں بلکہ آپ محدثین میں سے ہیں۔ شریعت کی دلیل نہ صوفی کا قول نہ محدث کا۔

العطایا الاحمدیہ ج 2، ص 68

بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی تمام تر علمی خدمات اور عظمتوں کے باوجود بشر اور انسان تھے۔ نبی و رسول نہ تھے ان کی رائے میں خطا ہو سکتی ہے نیز ان کو ایک محدث کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے۔ ان کو فقیہ نہیں مانا گیا اور ان کی کسی کتاب کو کتب فتاویٰ میں شمار کیا گیا ہے۔

شرح مسلم ج 1، ص 930، 931

شیخ دہلوی یوں لکھتے ہیں:

مکر خدا آن است کہ بندہ را در معصیت گزار دو ابواب ناز و نعت بروی او بکشد شاید تا مغرور شود و غافل گردد ناگاہ بگیری دش۔

تکمیل الایمان فارسی ص 188

یعنی خدا کا مکر یہ ہے کہ بندہ کو معصیت میں چھوڑ دے اور ناز و نعت کے

دروازے اس پر کھول دے تاکہ وہ مغرور و غافل ہو جائے اور اچانک اس کو پکڑ لے۔

جبکہ نیازی صاحب آپ نے تو یہ لکھا ہے کہ:

مکر اور داؤ جیسے الفاظ کا استعمال صریح گستاخی اور دریدہ دہنی کا مظاہرہ ہے۔

انوار کتزالایمان ص 816

اور مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی لکھتے ہیں:

جو اللہ تعالیٰ کو کسی ایسی صفت کے ساتھ متصف کرے جو اس کے لائق نہیں

جیسے مکر..... تو کافر ہو گیا ہے۔

نجوم شہابیہ ص 69

نیازی صاحب جس شخصیت کو آپ کافر تک قرار دیں اسے ثالث کیسے قرار

رہے ہیں۔ بہر حال ہم نے آپ کو آئینہ دکھا دیا ہے۔

آگے آئیے دیکھیے:

نیازی صاحب دوسرا نکتہ لکھتے ہیں:

اگر تمام مکاتب فکر کے علماء اور متبعین حاجی صاحب کی تصنیف ”فیصلہ

ہفت مسئلہ“ کو حکم مان لیں تو فرقہ وارانہ اختلافات چٹم زدوں میں ختم ہو سکتے ہیں۔

اتحاد بین المسلمین ص 114

اس پر قدرے کفایت گفتگو ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔

آگے نیازی صاحب لکھتے ہیں نکتہ نمبر 3 کے عنوان سے کہ:

علماء دیوبند الہند میں درج شدہ فیصلوں کو اختلافی مسائل میں نافذ العمل کر

لیں تو تمام متنازعہ عقائد و نظریات کا نہایت معقول و مدلل جواب مل سکتا ہے۔

اتحاد بین المسلمین ص 115

ہم المہند علی المفند سے چند باتیں پیش کرتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر آپ بخوبی اندازہ لگائیں گے نیازی صاحب اس میں بھی مخلص نہیں کیوں کہ اسی المہند میں لکھا ہے:

اگر ہندی کسی شخص کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی خفی ہے۔ سنت پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

المہند ص 32

حضرت قطب الارشاد گنگوہی کا نام یوں ہے۔
شیخ شمس العلماء حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

المہند ص 3

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا نام یوں لکھا ہے۔
شیخ و مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ۔

المہند ص 51

اسی جگہ آپ علیہ السلام کو موصوف بالذات اور باقی انبیاء کو موصوف بالعرض بھی لکھا ہے۔ (اس کی تشریح آگے آئے گی۔)

اسی جگہ آپ کا خاتم الانبیاء دو طرح سے لکھا ہے۔

1- زمان کے اعتبار سے۔

2- مرتبے کے اعتبار سے۔

اسی المہند علی المفند میں یوں بھی ہے کہ:

مفسدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے

المہند ص 60

یعنی براہین قاطعہ کی عبارت میں بریلویوں نے تحریف کی ہے۔

اسی المہند کے ص 61 پر حضرت تھانوی پر حسام الحرمین میں جو الزام لگایا گیا اس کا جواب یوں ہے۔ یہ بھی مبتدعین کا ایک افتراء اور جھوٹ ہے۔
اسی المہند کے ص 71 پر حضرت گنگوہی پر حسام الحرمین میں جو الزام لگایا گیا تھا اس کے جواب میں یوں لکھا ہے۔

علامہ زماں یکتائے دوراں شیخ اجل مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی طرف مبتدعین نے جو یہ منسوب کیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ حق تعالیٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسے کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے قائل ہے۔ یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا۔
اسی المہند میں ص 78 پر یوں بریلویوں کے متعلق لکھا ہے:-
اس معاملہ میں ہماری اور ان کی مثال معتزلہ اور اہل سنت کی سی ہے۔

یعنی بریلوی معتزلہ ہیں۔

اسی المہند حسام الحرمین وغیرہ اعتراضات کے متعلق جو اکابر اہل السنۃ پر ہوئے یوں لکھا ہے:

مبتدعین کا مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے جہلاء کو ہم پر برا فروختہ کریں اور حرمین شریفین کے علماء و مفتی و اشراف و قاضی و رؤسا کو ہم پر متنفر بنائیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ اہل عرب ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ ان تک ہندی رسائل و کتابیں پہنچتی بھی نہیں۔ اس لیے ہم پر جھوٹے افتراء باندھے سو خدا ہی سے مدد

درکار ہے۔

المہند ص 86

تو کیا نیازی اینڈ کمپنی ان باتوں کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے اگر نہیں مانتے تو فساد ہی بھی ہوئے نہ کہ ہم، اور اتحاد کے فارمولے بتانے میں بھی اندر سے جھوٹے ہوئے۔

چوتھا نکتہ ملاحظہ ہو، نیازی صاحب لکھتے ہیں:

بہر حال پلیٹ فارم پر بحث و مناظر کا بازار گرم نہ کیا جائے اور تکفیر و تفسیق اور طعن و تشنیع سے کلی احتراز کیا جائے۔

اتحاد بین المسلمین ص 116

اس سے بھی انکار بریلوی علماء کو ہے۔

چونکہ جگہ جگہ اکابر اہل السنۃ دیوبند پر بریلوی علماء کیچڑا چھالتے نظر آتے ہیں تو نیازی صاحب کے اصول اتحاد سے مخالفت و مخالفت بریلوی علماء و زعماء کو ہے۔ اعتصام بالکتاب اور اتحاد امت مسلمہ سے مفروا انکار بریلویت کو ہی ہے۔

اختلاف ختم کرنے کا ایک اور بریلوی نسخہ

بریلوی مناظر اجمال شاہ صاحب لکھتے ہیں:

اگر تمہارے اکابر قائل امکان کذب اور قائل وقوع کذب الہی کو کافر اور زندیق جانتے تو تمہارا جدید مذہب ہی کیوں بنتا اور ہم اہلسنت سے تمہارا اختلاف ہی کیا ہوتا۔

رد شہاب ثاقب ص 292

یعنی اگر وقوع کذب کے قائل کو دیوبندی کافر کہیں اور امکان کذب کے قائل کو بھی تو بریلوی دیوبندی جھگڑا ختم ہو جائے گا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اکابر اہل سنت وقوع کذب کے قائل کو کافر کہتے ہیں۔

دیکھیے فتاویٰ رشیدیہ اور المہند علی المہند

اور مفتی احمد یار نعیمی بریلوی لکھتے ہیں تم بھی کذب کا امکان مانتے ہو نہ کہ وقوع۔

تفسیر نعیمی ج 4، آل عمران آیت نمبر 129

دوسری بات ہے امکان کذب کی پہلے امکان کذب کا مطلب سنیہ ہمارے

اکابر کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو خبر دی ہے اس کے خلاف

کرنے پر بھی خدا کو قدرت ہے اگرچہ وہ ایسا کرے گا نہیں۔

اور یہی بات تمہارے اکابرین نے بھی لکھی ہے۔

1۔ بریلوی غزالی زماں احمد سعید کاظمی لکھتا ہے۔

نیکوں کو دوزخ میں ڈالنا یا بالعکس اس میں ہمارا کلام نہیں۔

مقالات کاظمی ج 2، 240، 241

یعنی ایسا کرنا خدا کی قدرت میں ہے کہ وہ نیکوں کو دوزخ میں اور کافروں کو



جنت میں بھیجنے پر قادر ہے اس سے بریلوی ملت کے کئی زعماء کو بھی انکار نہیں۔

2۔ بریلوی جید عالم مفتی جلال الدین امجدی لکھتے ہیں۔

بے شک مغفرت مشرکین تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔

فتاویٰ فیض الرسول ج 1۔ ص 2

3۔ مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں۔

اگر خدا تمام دنیا کو دوزخ میں بھیج دے تو ظالم نہیں۔

نور العرفان، سورة اعراف آیت نمبر 160، حاشیہ نمبر 10، نعیمی کتب خانہ

4۔ مولوی صدر الوری مصباحی لکھتے ہیں۔

مطیع کو ثواب دینا اس کا فضل و احسان اور گناہ گار کو عذاب دینا اس کا عدل۔

اگر معاملہ اُلٹ ہو جائے یعنی مطیع کو عذاب میں ڈالے اور گناہ گار کو ثواب دے تو بھی اس کے لیے بُرا نہیں۔

جمع الفوائد بانارة شرح العقائد ص 56، مکتبہ المدینہ

اب ہم پوچھتے ہیں مولوی اجمل شاہ قادری صاحب جس بناء پر ہمیں کافر

کہہ رہے تھے اسی بناء پر کیا یہ سب کافر ہوں گے۔ اگر اسی بناء پر ہم سے اختلاف ہوا تو ان سے اتفاق کیوں؟

معلوم ہوا یہ محض آپ کا دھوکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ اختلافات کو بھی

برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ فاضل بریلوی نے امکان کذب کے باعث تکفیر کو پسند نہیں

کیا۔ (دیکھیے سبحان السبوح) تو وہ کافر نہیں کہتے، آپ کافر کہتے ہیں اور جس کا عقیدہ

احمد رضا سے نہ ملے وہ تو کافر ہے۔

الصوامر الہندیہ ص 138، فتاویٰ صدر الافاضل ص 134، انوار شریعت ج 1، ص 140

تو شاہ صاحب یہاں تو لینے کے دینے پڑ گئے۔

ایک اور اصول سے:

مولوی محمد اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

اتنا ہی کہہ دو اور مان لو کہ خود تکلیف دور نہیں کر سکتے لیکن اللہ سے تکلیف دور کر دیتے ہیں۔ خود مشکلیں حل نہیں کرتے لیکن کر دیتے ہیں۔ پھر بھی نزاع و اختلافات ختم ہو سکتا ہے۔

گلشن توحید و رسالت ج 1، ص 259

سیالوی صاحب! ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اولیاء کرام میں حاجت روائی اور مشکل کشائی کی طاقت و قدرت نہیں ہاں ان کی دعا کو اللہ کبھی شرف قبولیت عطا فرما دیتا ہے۔ اس لیے ان بزرگوں کی خدمت میں جا کر ان سے دعائیں کروانی چاہئیں۔ اب بھی اختلافات کو نہیں مٹاتے تو مجرم تم ہونہ کہ ہم ایک اور اصول:

صراط مستقیم کی وہ عبارت جس کو متنازعہ اہل بدعت نے بنا دیا ہے۔ حالانکہ اس میں تو آپ علیہ السلام کی تعظیم و تکریم تھی اس کے متعلق غلام نصیر الدین سیالوی لکھتے ہیں:

تسلیم کرو کہ اس میں گستاخی اور بے ادبی ہے اور اس کا لکھنے والا ایسا غلیظ

عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔ جھگڑا ختم ہو جائے گا۔

عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، ج 1، ص 167

ہمارا سوال اس سیالوی کے بیٹے سے یہ ہے کہ:

اس عبارت کی نسبت فاضل بریلوی نے شاہ اسماعیل شہید کی طرف کی ہے۔
اور انہیں کافر بھی نہیں کہا اور کافر کہنے سے روکا ہے آگے مفصل عبارت آ
رہی ہے تو اگر گستاخی تھی اور لکھنے والا کافر تھا تو فاضل بریلوی نے کافر کیوں نہ کہا جب
آپ کے علماء نے اصول لکھا ہے۔
کافر کو کافر نہ کہنے والا خود کافر ہے۔

فتاویٰ رضویہ ج 15، ص 43

اگر یہ بات کرو تو بھی کافر فاضل بریلوی بنتا ہے۔ پہلے فاضل بریلوی کو کافر کہو پھر ہم
سے بات کرو۔

ایک اور اصول مفتی محمد امین صاحب لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اپنے حبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی
سچی محبت عطا کرے تو سارے جھگڑے ہی ختم ہو جائیں۔

حاضر و ناظر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ص 21

سچی محبت کیا ہے؟

مولوی عبدالحکیم شرف قادری بریلوی نے محبت کی تعریف میں یہ لکھا ہے:

محبت یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ ایسا تعلق خاطر ہو کہ انسان محبوب کا
فرمانبردار ہو اس کے اشارہ آبرو پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کو تیار ہو اور محبوب کا سراپا
صرف شعور نہیں بلکہ لاشعور میں اس طرح نقش ہو جائے کہ انسان لاشعوری طور پر
محبوب کی ایک ایک ادا کو اختیار کرے ہم غلامی رسول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی تعلیمات اور سنتوں کو قبول کرنے، خواہشات نفس کے چھوڑنے پر تیار نہیں

موت کیسے قبول کر لیں گے۔

مقالات شرف قادری ص 239



یعنی محبت یہ ہے کہ تعلیمات و سنتوں پر بھی عمل ہو۔
مگر بریلویوں نے تو آپ کے طریقوں کی بجائے بدعات کو اپنا رکھا ہے۔ نہ
آپ علیہ السلام کی بتلائی ہوئی اذان، نہ جنازہ، نہ عقیدہ، نہ نظریہ نہ اعمال نہ اقوال۔
جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے آگے چل کر۔ ان کا سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی ترتیب سے نہ عقیدہ ہے نہ عمل تو محبت میں تو یہی ناقص رہے۔ جن کی وجہ سے
فساد ہے۔

ایک اور اصول:

فاضل بریلوی کہتے ہیں:

اللہ عزوجل کو جاننا بجز اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے۔ کوئی کافر
کسی قسم کا ہو ہرگز اسے نہیں جانتا۔ کفر کہتے ہی جہل باللہ کو ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ج 15، 530

جبکہ بریلوی علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب لکھتے ہیں بریلویوں کا رونا
روتے ہوئے کہ

جس قدر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہونی چاہیے اور جتنا تعلق رب کریم جل
مجدہ کے ساتھ ہونا چاہیے وہ دکھائی نہیں دیتا۔

مقالات شرف قادری ص 235



شرف صاحب نے بریلویوں کو خدا تعالیٰ کی پہچان کرانے کے لیے رسالہ
لکھا ہے۔ ”خدا کو یاد کریں ہمارے“ اور کئی مثالیں دی ہیں کہ ہمارے بریلوی یہاں تک

کہہ دیتے ہیں۔

اگر حضور نہ ہوتے تو خدا بھی نہ ہوتا۔

ملخصاً مقالات شرف قادری ص 249

ایک جگہ یوں بھی لکھتے ہیں۔

ہمارے ہاں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں تو ضمناً اور تبعاً حالانکہ یہ بات قطعاً اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں۔

مقالات شرف قادری ص 244

ایک جگہ یوں بریلویت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ایک لحاظ سے یہ لاشعوری طور پر عقیدہ توحید کی اہمیت کم کرنے کے مترادف ہے۔

مقالات شرف قادری ص 247

معلوم ہو گیا کفر کی جو علت ہے وہ بریلویوں میں پائی جاتی ہے اور کفر ہی سب فساد کی جڑ ہے تو آپ بخوبی سمجھ جائیں گے کہ فساد کی کون ہے؟

قارئین ذی وقار! ہم چاہتے ہیں کہ اختلاف مٹے مگر بریلوی حضرات اسے بالکل ہی نہیں مٹانا چاہتے اور کسی بات پر بھی تیار نہیں ہیں ہاں منہ سے بات تو کر دیتے ہیں مگر حقیقت کا پردہ ہم نے چاک کر کے آپ کو بتا دیا کہ وہ اپنی ان باتوں میں کہاں تک سچے ہیں۔

باب اول

حسام الحرین کا اجمالی جائزہ

حسام الحرمین کا اجمالی جائزہ

برادران اہل السنۃ والجماعت! اہل اسلام کی دشمنی ازل ہی سے اہل باطل نے اپنے ذمے لے رکھی ہے اور وہ اس کو اپنا جینا مرنا سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ اسلام اور اہل اسلام کا بال بھی پیکا نہیں کر سکتے۔

تندی بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب!

یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اُڑانے کے لیے

القصہ باطل نئی نئی تدبیروں اور نورانی جالوں سے اہل اسلام کے خلاف سازش کرنے میں مگن ہے۔ مگر اسے معلوم ہونا چاہیے کہ حق والوں کو رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے قیامت تک بقاء ملے گی۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: لا یزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق لایضرہم من خالفہم اور ایک جگہ ہے: یقاتل علیہ عصابة من المسلمین او کما قال

ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اور ان کے مخالفین (چاہے سینکڑوں حسام الحرمین کیوں نہ لکھ لیں) ان کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور ایک روایت میں ان کی نشانی بیان کر دی کہ وہ جماعت حق پر قتال و جہاد کرتی رہے گی۔

میں بڑی سوچ بچار سے ملت رضویہ کے افراد سے کہوں گا اس وقت حق پر قتال کرتی ہوئی تمہاری جماعت تو درکنار ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا جبکہ دوسری طرف بحمد اللہ کئی جماعتیں جہاد میں مصروف ہیں جو کفر کے طاغوت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے مقابلہ میں مصروف ہیں۔

بہر حال حسام الحرمین کے چاہنے اور ماننے والوں کے رد میں علماء و مشائخ و اکابرین نے کئی کتب لکھی ہیں۔

- 1- المہند علی المفند
- 2- الشہاب الثاقب علی المستسرق الکاذب
- 3- حسام الحرمین اور عقائد علماء دیوبند
- 4- فیصلہ کن مناظرہ
- 5- انکشاف حق (یہ ایک بریلوی عالم نے لکھی ہے اور احمد رضا کی تردید میں کمال کر دیا ہے)
- 6- عبارات اکابر وغیرہ ذالک

ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے اکابر اربعہ، شیوخ اربعہ حجۃ الاسلام بانی دارالعلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی، قطب الارشاد فقیہ النفس مولانا رشید احمد گنگوہی، خلیل الملتہ والدین فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری مدفون بجنۃ البقیع مدینہ منورہ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہم اللہ کے نام لے کر اس بدنام زمانہ کتاب حسام الحرمین میں کافر کہا گیا حالانکہ یہ سب کے سب اولیاء و علماء زمانہ تھے۔ ان کی ولایت و عظمت کی تحفظ کی بات کرنا سعادت ہے کیونکہ بفرمان سید کونین رحمت کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم فی ما یروی عن اللہ تبارک و تعالیٰ:

”من عادى لي وليا فقد اذنته بالحرب“

حدیث قدسی ہے کہ خدا فرماتا ہے:

جو میرے ولی سے دشمنی کرے میرا اس سے اعلان جنگ ہے۔



اس لیے ان شیوخ اربعہ کا دفاع کرنا اولیاء اللہ کا دفاع ہے۔ جو عین سنت خدا ہے اور ان سے دشمنی کرنا شقاوت و بد بختی اور کار شیطان ہے اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ اس پر ایک مثال پیش کر کے میں بات آگے لے چلتا ہوں کہ:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ کیسے ہوتا ہے اسے ملاحظہ فرمائیے:
مولوی احمد رضا صاحب نے اپنی کتاب حسام الحرمین میں ان اکابر اربعہ کے متعلق لکھا ہے کہ:

یہ طائفے سب کے سب کافرو مرتد ہیں۔ باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بے شک بزاز یہ اور درر، غرر اور فتاویٰ خیر یہ و مجمع الانھر اور دُر مختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

حسام الحرمین مع تمہید ایمان ص 20

اب آئیے دیکھیے کہ فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت صاحب اس فتوے میں خود کیسے پھنتے ہیں۔ انوار مظہر یہ جس میں پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب کی تقریظ بھی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ:

1۔ مولوی اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کی گستاخانہ عبارت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے جب اپنے دوست مولانا عبدالباری فرنگی محلی کو دکھائی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو اس میں کفر نظر نہیں آتا اعلیٰ حضرت نے ایک مثال دی پھر بھی انہوں نے نہ مانا اعلیٰ حضرت خاموش ہو گئے اور دوستی و محبت کو برقرار رکھا۔

انوار مظہر یہ ص 292

2۔ پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب خود لکھتے ہیں کہ مولانا عبدالباری فرنگی محلی کو

باوجود اس کے انہوں نے ایک دیوبندی عالم کی (تعلقات کی رعایت کرتے ہوئے) تکفیر سے انکار کیا تو آپ نے ان کی تکفیر نہیں فرمائی۔

فتاویٰ مظہریہ ص 499

اب مولانا عبد الباری فرنگی محلی پر حسام الحرمین کی رو سے فتویٰ کفر آنا چاہیے تھا کہ انہوں نے حکیم الامت اشرف الملتہ والدین رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر نہ کر کے حسام الحرمین کے فتوے سے انکار کیا اور حسام الحرمین کے فتوے سے انکار کرنے کی وجہ سے حسام الحرمین والا فتویٰ ان پر بھی لگنا چاہیے تھا مگر فاضل بریلوی نے وہ فتویٰ جو حسام الحرمین میں لکھا تھا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے تو وہ خود بھی کافر ہے۔

حسام الحرمین ص 20

یہ فتویٰ مولانا عبد الباری پر نہیں لگایا بلکہ ان کے ساتھ دوستی محبت کو برقرار رکھا اور یہ اصول بھی بریلویوں کے گھر سے مد نظر رہے کہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

1۔ دعوت اسلامی کی مجلس تحقیقات شریعہ کی تحقیق یہ ہے کہ قرآن عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا۔

نصاب شریعت ص 469 مصدقہ امیر دعوت اسلامی الیاس عطار قادری

2۔ بریلوی علامہ فیض احمد اویسی بہاولپوری لکھتا ہے:

”ہاں وہ واقعی کسی غلط عقیدہ پر جم گیا ہے تو پھر اسے کافر کہنا ضروری ہے نہ کہے گا تو خود کافر ہو گا۔“

مسلمان کو کافر نہ کہو ص 4

3۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا

ہو ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔

حسام الحرمین مع تمہید ایمان ص 177

4۔ کافر کو کافر کہنا ضروریات دین سے ہے۔

پیر کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 214

القصہ معلوم ہو گیا کہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

تو فاضل بریلوی اس کفر کی دلدل میں خود پھنس گیا اور حسام الحرمین کا منکر بھی خود ہی ہے۔ دنیائے رضا خانیت میں کسے جرأت ہے کہ وہ فاضل بریلوی کو اس کفر کی دلدل سے نکال سکے۔ یہ اللہ کی طرف سے اعلان جنگ ہے کہ فاضل بریلوی ایمان سے خالی ہو گیا۔

فاضل بریلوی نے یہ خدا کی دشمنی مول لی۔ حالانکہ ان اولیاءِ عداوت نہیں ہونی چاہیے تھی مگر ادھر انگریز کے دیے ہوئے پیسے کا کمال تھا کہ خدا اور رسول سے دشمنی تک مول لے لی گئی۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

فاضل بریلوی لکھتے ہیں: کتب فتاویٰ میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے کہ قائل نے ان سے پہلے کفر مراد لیا ہو ورنہ ہرگز کفر نہیں۔

حسام الحرمین مع تمہید ایمان ص 127، 128

یعنی قائل کی مراد کو دیکھا جائے گا مگر فاضل بریلوی نے اکابر اہل السنۃ کے کلام میں ان کی رائے معلوم ہی نہیں کہ ورنہ خود کفر کے گھاٹ نہ اترتے۔ مفتی شریف الحق امجدی لکھتے ہیں۔ مصنف اپنی مراد کو بخوبی جانتا ہے۔

دیوبندیوں سے لاجواب سوالات جوابات ص 79

مفتی فیض احمد گولڑوی مفتی آستانہ عالیہ گولڑہ شریف لکھتے ہیں: الفاظ کے معانی متکلم اور دیگر قرائن کے لحاظ سے متعین کرنا بعض جگہ ضروری ہو جاتا ہے۔ تحقیق الحق

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی لکھتے ہیں:

بزرگوں کے کلام کا ان کی مراد کے خلاف مطلب نکال کر مراد لینا سراسر جہالت ہے اس کا کوئی اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔

آئینہ اہل سنت ص 80

مگر فاضل بریلوی تو اس طرف آئیں ہی کیوں یہاں تو امت مسلمہ کو ٹکڑے کرنا ہے اور اس کے لیے جان بوجھ کر زبردستی ان عبارات اسلامیہ کو غیر اسلامی بنایا گیا جن کی بڑی عمدہ عمدہ تاویلیں ان کے گھر کے لوگ تسلیم کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

حفظ الایمان کی عبارت پر گفتگو کرتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب لکھتے ہیں:

مولانا خلیل احمد نے اپنے جواب میں ایک اچھا نکتہ نکالا ہے انہوں نے تحریر فرمایا ہے مولانا اشرف علی کی اس تحریر سے یہ مراد نہیں کہ وہ علم مصطفیٰ کو جانوروں اور درندوں وغیرہ کے مساوی سمجھتے تھے بلکہ وہ تو یہ کہنا چاہتے تھے کہ ایسا علم جس میں پاگل دیوانے بچے اور جانور و درندے شریک ہوں اس سے آپ کی ذات ارفع و اعلیٰ ہے۔

فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ص 197، 198

تو بریلوی علماء و دانشور لوگ تسلیم کرتے ہیں ان عبارات کا اچھا معنی بتا



ہے۔ تو پھر فاضل بریلوی نے کیوں تکفیر کی وجہ صرف یہ ہے کہ امت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا اور فساد کو برپا کرنا تھا جو ان کے ذمے انگریز کی طرف سے نوکری لگی تھی۔ وہ اس کو کرنے میں مگن ہیں۔ جیسا کہ قاری احمد پبلی بھیتی صاحب لکھتے ہیں۔ مولانا احمد رضا خان پچاس سال مسلسل اسی جدوجہد میں منہمک رہے۔ یہاں تک کہ مستقل دو مکتبہ فکر قائم ہو گئے بریلوی اور دیوبندی۔

سوانح حیات اعلیٰ حضرت بریلوی ص 8

اس فکر میں فاضل بریلوی اندھا دھند چلے ہیں یہ نہیں دیکھا کہ اس زد میں کون آرہا ہے اور کون نہیں اور کیا یہ فکر اسلامی ہے یا نہیں۔ ان کے اپنے گھر کے افراد اس تکفیر پر جو اکابر اہل السنۃ دیوبند کی انہوں نے کی ہے، جرح کر رہے ہیں۔

1۔ قاضی عبدالنبی کو کب لکھتے ہیں:

مخالف نقطہ نظر کی طرف سے بھی زیادہ سے زیادہ بات مولانا کے خلاف یہ کہی جاسکتی ہے کہ انہوں نے علماء دیوبند سے اظہار اختلافات کے لیے نہایت سخت اور تلخ لہجہ اختیار کیا تھا انہوں نے مدرسہ دیوبند کے جید اساطین علم کی بعض عبارات کو کفریہ قرار دیا اور اس فتویٰ میں انہوں نے اس شرعی احتیاط و مراعات کو ملحوظ نہ رکھا جو ایسے نازک موقع پر ملحوظ رکھنی ناگزیر ہوتی ہے۔

مقالات یوم رضا ص 21

2۔ مولوی محمد توفیق برکاتی مصباحی لکھتے ہیں:

جب تک بھی اختلاف ہیں وہ بہت معمولی ہیں البتہ علماء دیوبند کی تکفیر کے بارے میں انہوں نے تشدد برتا ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ اس میں مخلص نظر آتے ہیں تاہم ان کے نتیجے سے متفق نہیں کہ ان عبارات کی کوئی قابل قبول تاویل نہیں اگرچہ

وہ عبارات قابل اعتراض ہیں مگر ان کی نیت پر شبہ اور تکفیر پر اصرار زیادتی ہے۔

خیابان رضا ص 217

اگرچہ یہ حوالہ برکاتی صاحب نے کسی اور کا نقل کیا ہے مگر تردید نہیں کی تو سارا وزن برکاتی صاحب کے کندھے پر آ پڑا۔

کیونکہ ان کے رئیس التحریر ارشد القادری لکھتے ہیں:

اور دوسری بات یہ بھی کہ نہ بھی کوئی عبارت کسی کی اپنی ہو لیکن اگر وہ اس کے مضمون سے متفق ہو تو مضمون کی ساری ذمہ داری اس پر بھی عائد ہوتی ہے۔

ذیر و زیر ص 306

چونکہ برکاتی صاحب نے اس کی تردید نہیں کی جو تائید کی دلیل ہے تو یہ حوالہ برکاتی صاحب کا ہی شمار ہوگا۔

3۔ خواجہ قمر الدین صاحب کے استاد حضرت معین الدین اجمیری لکھتے ہیں:

فضیلت نمبر 2 تکفیر:

خلقت آپ کی اس فضیلت سے بے حد نالاں ہے وہ کہتی کہ دُنیا میں شاید کسی نے اس قدر کافروں کو مسلمان نہیں کیا ہوگا۔ جس قدر اعلیٰ حضرت نے مسلمانوں کو کافر بنایا۔

تجلیات انوار المعین ص 37

یعنی فاضل بریلوی مکفر المسلمین ہے۔

4۔ مفتی سید شجاعت علی قادری لکھتے ہیں:

حقیقت یہ کہ مولانا کے علمی ذخائر میں تلاش کرنا کچھ مشکل نہیں کہ آپ نے کس کس سے اختلاف کیا ہے بلکہ اصل دقت طلب کام یہ ہے کہ وہ کون سا فقیہ ہے۔ جس سے مولانا نے بالکل اختلافات نہ کیا ہو اگر ایسا کوئی شخص نکل آیا تو یہ ایک

بڑی تحقیق ہوگی۔

حقائق شرح مسلم ص 170

مفتی نور اللہ نعیمی لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ شریف میں اکابر مشائخ عظام پر بکثرت تطفلات کا ذکر فرمایا حتیٰ کہ پہلے ہی جلد میں 19 صد سے بھی زیادہ ذکر کیے ہیں۔

حقائق شرح مسلم ص 172

جس نے اُمت میں کسی کو معاف نہ کیا اور ہر ایک سے اختلاف کیا ہو اور ہر ایک کا رد کیا ہو تو اکابر دیوبند کو کیسے معاف کرے جو امام اعظم کو معاف نہ کرے بلکہ ان سے اختلاف کرے۔ وہ اکابر دیوبند کو معاف کیسے کرے گا؟
بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

راقم ذیل ایک مثال پیش کر رہا ہے جس میں امام احمد رضا نے اکابر صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین امام اعظم ابو حنیفہ امام مالک اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین کے موقف سے اختلاف فرمایا ہے۔

حقائق شرح مسلم ص 172، 173

جو اکابر صحابہ کرام ائمہ و ائمہ مجتہدین کی اہمیت نہ سمجھے وہ اکابر دیوبند کی کیا شان کا خیال کرے گا۔

جس فاضل بریلوی نے صحابی رسول عبد الرحمان قاری کو کافر شیطان، خنزیر تک کہہ دیا۔

ملفوظات اعلیٰ حضرت ص 197، 198

حضرت عبد الرحمن قاری کے متعلق شیوخ حدیث کی آرا مختلف ہیں۔

ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ یقال لہ رؤیۃ

تقریب ص 306

یعنی کہا جاتا ہے کہ وہ صحابی ہیں۔ اور مورخ واقدی نے بھی انہیں صحابی کہا ہے اور صحابہ میں شمار کیا ہے۔

دیکھیے الاکمال فی اسماء الرجال ص 609

اور بعض نے ان کو تابعی بھی لکھا ہے۔ تو جو صحابی یا تابعی کی تکفیر سے باز نہ آئے اسے اکابر دیوبند کی تکفیر سے کون روک سکتا ہے۔
جوسیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے لکھے:

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جو بن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر
یہ پھٹا پڑتا ہے جو بن مرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر
خوف ہے کشتی ابرو نہ بنے طوفانی
کہ چلا آتا ہے حسن اہلہ کی صورت بڑھ کر

حدائق بخشش سوم ص 37

جو اماں جان کو معاف نہ کرے وہ اکابر دیوبند کو کیوں کر معاف کرے گا۔
بعض بریلوی کہہ دیتے ہیں کہ یہ کتاب فاضل بریلوی کی نہیں۔
تو سنئے! آپ کے گھر کے جید افراد تو یہ مانتے ہیں مثلاً:

1- آپ کا نعتیہ دیوان حدائق بخشش تین حصوں میں شائع ہو چکا ہے۔

انوار رضا ص 566

2- آپ کے کلام کے تین مجموعے حدائق بخشش کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

انوار رضا ص 595

3- حدائق بخشش مولانا احمد رضا کان کی تصنیف ہے۔

تحریک آزادی ہند اور سواد اعظم ص 281

4- حدائق بخشش حصہ سوم جو اعلیٰ حضرت کے نعت مدح منقبت پر مشتمل غیر

مرتب اشعار کا مجموعہ ہے۔

فیصلہ مقدسہ ص 71

5- حدائق بخشش حصہ سوم مطبوعہ بدایوں 1325 مولانا احمد رضا خان کی۔

فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ص 96

6- مولانا بریلوی کے دیوان حدائق بخشش حصہ سوم میں یہ رباعی ملتی ہے۔

خیابان رضا ص 234

قارئین کرام! جو احمد رضا خان اماں جی رضی اللہ عنہا کو معاف نہ کرے وہ کسی اور کیوں کرے گا۔ جو فاضل بریلوی نبی محترم شفیع ام صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف نہ کرے۔ وہ اکابر دیوبند کو کیسے کرے گا۔

دیکھیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان الله مستخلفكم فيها فناظر كيف تعملون

ترمذی ج 2 ص 42، 43، ابن ماجہ ص 288، مشکوٰۃ شریف ص 437 ج 2

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہیں زمین پر بھیجا پس دیکھنے والا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو ناظر کہا ہے۔

اور دوسری حدیث میں بخاری ص 1099 پر ہے:

آپ علیہ السلام نے فرمایا: انکم لا تدعون اصم ولا غائباً

کہ تم کسی بہرے اور غائب خدا کو نہیں پکار رہے۔ خدا بہر انہیں تو سننے والا ہوا اور جب غائب نہیں تو حاضر ہوا۔

اب اللہ تعالیٰ کے لیے حاضر کا مفہوم یہاں سمجھ آتا ہے۔

القصہ نبی پاک علیہ السلام کے فرمودات میں ناظر کا لفظ خدا کے لیے صراحتاً ہے۔ اور حاضر کا لفظ اشارتاً اور مفہوماً ہے۔ مگر فاضل بریلوی کی سننے وہ لکھتے ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں شہید و بصیر ہے اس کو حاضر و ناظر نہ کہنا چاہیے۔ یہاں تک کہ بعض علماء نے اس پر تکفیر کی۔

فتاویٰ رضویہ قدیم ج 6، ص 157، فتاویٰ رضویہ جدید ج 14، ص 688 ہم فاضل بریلوی کی تمام ذریت کو کہتے ہیں کہ کس جید عالم و مفتی و فقیہ نے تکفیر کی ہے یہ فاضل بریلوی کا جھوٹ ہے ورنہ اس کی نشاندہی کرو۔

اس لفظ کے استعمال پر باقی بریلوی علماء نے بھی تشدد کا راستہ اختیار کیا ہے۔

1۔ بریلوی شیخ القرآن فیض احمد اویسی بہاولپوری نے لکھا ہے کہ:

جو لفظ مخلوق کے لیے مستعمل ہو اسے اللہ پر استعمال کرنا کفر ہے۔ مثلاً حاضر و ناظر۔

فتاویٰ اویسیہ ج 1 ص 30

2۔ مفتی عبدالواحد قادری لکھتا ہے کہ ان دونوں اسماء کو ذات الہی کی طرف منسوب کرنا شریعت مطہرہ پر جرأت کرنا ہے۔

فتاویٰ یورپ ص 98

3۔ محدث کچھو چھوی لکھتا ہے صاحب درمختار نے بعض فقہا کا قول نقل کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا کفر ہے۔

یہ بھی جھوٹ ہے ورنہ کوئی مفتی و فقیہ یہ جرأت کیوں کر سکتا ہے کہ اس کو کفر کہے جو نبی پاک علیہ السلام کے الفاظ مبارک ہوں۔
4۔ ابو الحسنات قادری لکھتے ہیں۔

یہ خالص جہالت ہے کہ جو حاضر و ناظر اللہ کی ذات کے ساتھ لگاتے ہیں۔
تفسیر الحسنات ج 6 ص 78، 6

5۔ ایسی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں صاحب درمختار رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ یا حاضر یا ناظر کہنا کفر نہیں۔

ظاہر ہے کہ نفی کفر مستلزم جواز نہیں اس لیے ممکن ہے کہ حرام ہو یا مکروہ ہے۔
ندائے یا رسول اللہ ص 35

یعنی خدا کو حاضر و ناظر کہنا حرام ہے یا مکروہ ہے۔ القصہ خدا کو حاضر و ناظر کہنے کو:
حرام، مکروہ، جہالت، کفر، شریعت پر جرأت کرنا وغیرہا قرار دیا گیا ہے
حالانکہ یہ لفظ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے
ہیں۔ تو جو طبقہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف نہ کرے وہ اکابر دیوبند کو معاف
کیسے کر سکتے ہیں۔

آگے آئیے! جو طبقہ قرآن پاک پر جھوٹ بولے وہ اکابر دیوبند کو معاف کیسے
کرے گا۔

بریلوی عالم مولوی نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں:

قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا۔ خزائن
العرفان ص 5 اور مفتی احمد الدین ٹوگیری سیفی نے انوار سیفیہ حصہ عقائد کے ص

117 پر بھی یہی کچھ لکھا ہے اب دیکھیے یا تو اسے قرآن پر جھوٹ کہیے یا پھر صحابہ کرام کی تکفیر کیجئے کیوں کہ ابو داؤد شریف ج 2 کتاب العلم میں باب کتابۃ العلم میں روایت موجود ہے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ آپ علیہ السلام کے سارے فرمان لکھتے تھے وہ کہتے ہیں کہ قریش نے مجھے روکا اور کہا کہ ورسول اللہ بشر (الخ) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں الخ...

تو دیکھیے قریشی صحابہ کرام نے بشر کہا:

اور شامل ترمذی باب ماجانی تو اضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری روایت میں سیدہ عائشہ کا ارشاد گرامی ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ا من البشر

شامل ترمذی ص 23

سیدہ عائشہؓ نے بشر کہا۔

تو اگر قرآن نے یہ کہا ہے کہ بشر کہنے والا کافر ہے تو صحابہ کرام پر فتویٰ کفر لگے گا اور اگر قرآن نے نہیں کہا تو مراد آبادی کا قرآن پر جھوٹ۔

تو جو صحابہ کرام کی تکفیر اور قرآن پر جھوٹ بولیں وہ اکابر دیوبند کو کیسے معاف کر سکتے ہیں۔ ایک اور مثال قرآن پر جھوٹ کی۔ فاضل بریلوی نے داڑھی منڈے کے لیے کہا ہے کہ قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔

احکام شریعت ص 190

حالانکہ کسی آیت میں صراحتہ اس کا ذکر ہی نہیں جو قرآن پر جھوٹ بولے وہ ہمیں کب معاف کرے گا؟

آخری بات:

جو خدا کو معاف نہ کرے وہ ہمیں کیسے معاف کرے گا؟

فاضل بریلوی وہابیوں کے جھوٹے خدا کے عنوان سے لکھتے ہیں:

وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے جس کا بہکنا بھولنا سونا اونگھنا غافل رہنا عالم ہونا حتیٰ کہ مر جانا سب کچھ ممکن ہے کھانا پینا پیشاب کرنا۔ پاخانہ پھیرنا ناچنا تھرکناٹ کی طرح کلا کھینا عورتوں سے جماع کرنا لو اطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتیٰ کہ منٹ کی طرح خود مفعول ہونا کوئی خیانت کوئی فضیحت اس کی شان کے خلاف نہیں وہ کھانے کا منہ اور بھرنے کا پیٹ اور مردمی اور زنی دونوں علامتیں بالفعل رکھتا ہے۔ صمد نہیں جو جوف دار کھل ہے سبوح قدوس نہیں خنثی مشکل ہے۔

فتاویٰ رضویہ ج 1 ص 745

یہی فاضل بریلوی دوسری جگہ لکھتا ہے۔

تمہارا خدا بھی زنا کر اسکے ورنہ دیوبند میں چپکے والی فاحشات اس پر قہقہے اڑائیں گی کہ نکھٹو تو ہمارے برابر بھی نہ ہو سکا پھر کا ہے پر خدائی کا دم مارتا ہے۔ اب آپ کے خدا میں فرج بھی ضرور ہوئی ورنہ زنا کا ہے میں کر اسکے خنثی خدا کے پجاریو۔ آگے لکھتا ہے۔

یوں تو ایک خدا اُن ماننی پڑے گی جو اس کی وسعت رکھے اور ایک بڑا ڈبل خدا اماننا ہو گا جو دوسری ہو س بھر سکے۔

پھر آگے لکھتا ہے:

ایک رنڈی کہ فاسقوں کی محفل میں رقص کرتی ہے لحظہ لحظہ کس قدر اپنی

جہتیں بدلتی ہے اگر ان کا معبودیوں ہی نہ گھوم سکا تو رنڈی سے بھی گیا گزرا۔

اللہ جھوٹ سے پاک ہے ص 161، 162، 163

بریلوی کہتے ہیں کہ یہ تمہارے علماء نے لکھا ہے ہم دعوے سے کہتے ہیں ایک بچے سے لے کر بڑے علماء تک کسی نے بھی یہ لکھا ہو تو دکھاؤ ورنہ ”موتوا بغیضکم“ بریلوی مناظرین یوں کہہ دیتے ہیں کہ جی یہ باتیں آپ کی تحریروں میں تو نہیں ہیں مگر آپ کی تحریروں سے لازم آتی ہیں تو جواباً ہم عرض کرتے ہیں کہ کبھی وہ دور بین اپنے گھر کی طرف بھی لگائی ہے اگر نہیں تو عبارات ہم بتلاتے ہیں اور وہ لازم آنے والی دور بین ادھر بھی لگائیں۔

1۔ فاضل بریلوی کنز الایمان میں سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 20 کا ترجمہ یوں کرتے ہیں: بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

کنز الایمان ص 7

2۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں: یہ قضیہ بے شک حق تھا کہ جس پر انسان قادر ہے اس منہا ہی اشیاء پر مولیٰ عزوجل قادر ہے۔

اللہ جھوٹ سے پاک ہے ص 150

3۔ فاضل بریلوی کے مسلک کے حکیم مفتی احمد یار خان لکھتے ہیں: انبیاء کرام ارادۃً گناہ کبیرہ کرنے سے ہمیشہ معصوم ہیں کہ جان بوجھ کر نہ تو نبوت سے پہلے گناہ کبیرہ کر سکتے ہیں اور نہ اس کے بعد ہاں نسیاناً خطاً صادر ہو سکتے ہیں۔

جاء الحق ص 427

اور یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ فاضل بریلوی کہتے ہیں کہ کبیرہ گناہ سات سو ہیں۔

ملفوظات ص 137 مکتبہ المدینہ

جب ان لوگوں نے خدا سے لے کر امام اعظم تک کسی کو بھی معاف نہ کیا تو علماء دیوبند رحمۃ اللہ کو کیسے معاف کریں۔

5۔ بات چل رہی تھی کہ بریلوی زعماء نے فاضل بریلوی کی خوب تردید کی ہے۔ اسی میں ایک قابل ذکر شخصیت مولانا خلیل احمد خان برکاتی ہیں جنہوں نے حق کے بیان کا حق ادا کر دیا اور بتایا کہ فاضل بریلوی نے تکفیر کر کے غلطی کی ہے۔

وہ لکھتے ہیں دو مسئلے اعلیٰ حضرت نے امت مرحومہ کے سامنے ایسے پیش کیے جو ان سے قبل کسی امام، عالم کسی ولی کو نہ سوجھے دونوں مسئلوں کی بناء پر ہندوستان کے مسلمین میں جابجا جھگڑے اور فساد، نا اتفاقیوں، بغض، کینہ، بد گوئی، ایذا کے مسلمین وغیبت و بہتان بری طرح پھیلے رب تعالیٰ رحم فرمائے گھر گھر اختلاف بھائی بھائی کا دشمن و مخالف بن گیا۔

وہ دو مسئلے جو فاضل بریلوی نے پیش کیے وہ یہ ہیں۔

1۔ تمام علماء دیوبند تمام علماء مدرسہ قادریہ بدایوں کی تکفیر۔

2۔ مسئلہ اذان ثانی یعنی جمعہ کی اذان خطبہ کا باہر یعنی مسجد سے خارج ہونا۔

انکشاف حق ص 13، 14

ایک جگہ لکھتے ہیں:

ان کو قطع و برید و تحریف کا ایسا چسکا پڑ گیا ہے کہ کوئی عبارت کسی کی پوری نقل نہیں فرماتے۔ علماء بدایوں فاضل بریلوی کے لیے صاف صاف بتا رہے ہیں کہ ان کو قطع و برید و تحریف عبارت غیر کا چسکا پڑ گیا ہے۔

انکشاف حق ص 189

ان کی تفصیلی عبارات ہم آگے ذکر کریں گے۔

قارئین ذی وقار! ہم نے اختصار سے حسام الحرمین کا جواب عرض کر دیا ہے کہ جو سلیم الفطرت لوگوں کے لیے کافی ہے۔ مگر ہماری ٹکر جس گروہ سے ہے۔ وہ سب بھیڑیں ہیں اس لیے ہمیں تفصیل سے اس پر کچھ لکھنا ہے۔ میں ایک بات اور عرض کر کے اجمالی جائزہ کو ختم کرتا ہوں باقی آگے تفصیلات میں۔

اور اس بات پر تمام ذریت رضا خانیت کو دعوت فکروں کا کہ آؤ اور اس کو پڑھ کر فیصلہ کرو اگر حسام الحرمین کے وہ احکام جو اہل السنۃ دیوبند کے بارے میں ہیں سچ ہیں تو سب سے پہلے فتویٰ کفر فاضل بریلوی کے سر پر آتا ہے اسے بچانا ہے تو حسام الحرمین کے ان احکام کو ترک کر دو۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اکابر اربعہ میں سے حضرت نانوتوی پر الزام ختم نبوت کے انکار کا احمد رضا خان نے لگایا ہے اور حضرت گنگوہی پر الزام خدا کو جھوٹا کہنے کا لگایا ہے اور حضرت سہارنپوری پر الزام یہ لگایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک سے شیطان کا علم زیادہ مانتا ہے اور حکیم الامت تھانوی پر الزام یہ لگایا ہے کہ وہ آنحضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کو چوپاؤں کے علم کے برابر سمجھتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ پہلے بزرگ کو ختم نبوت کا منکر کہا۔ دوسرے کو خدا کا جھوٹا کہنے والا کہا آخری دو کو توہین رسالت کا مرتکب کہا:

اب دیکھیے! یہ تینوں الزام شاہ اسماعیل شہید پر بھی اسی احمد رضا خان نے لگائے۔ مثلاً لکھا کہ: اسماعیل دہلوی کا اپنے پیر کو نبی ماننا۔

آگے شاہ صاحب پر رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”یہ صراحۃً غیر نبی کو نبی بنایا ہے کہ صریح کفر ہے اور نبی بھی کیسا؟ صاحب شریعت!“

فتاویٰ رضویہ ص 248- ج 15

الزام کا خلاصہ یہ ہوا کہ شاہ اسماعیل اپنے پیر کو نبی مانتے ہیں اور نبی بھی صاحب شریعت تو اس اعتراض کی روشنی میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ پر۔
ختم نبوت کے انکار کا الزام لگایا۔

آگے لکھتے ہیں ”وہ (دیوبندی) اسماعیل دہلوی کی اتباع میں کذب کو ممکن بلکہ جائز و قوعی مانتے ہیں۔“

فتاویٰ رضویہ ج 15، ص 34

نوٹ: قولہ سے عبارت اکابر دیوبند کی ہے اقول سے فاضل بریلوی کی شروع ہے۔
آگے لکھتے ہیں:

قولہ: ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے کبھی جھوٹ بولا نہ بولے۔
اقول: یہ زبانی اظہار محض بے بنیاد ناپائیدار کہ جب کذب ممکن بلکہ جائز و قوعی ہوا جیسا کہ تمہارے امام کا مشرب۔

فتاویٰ رضویہ ج 15، ص 436

خلاصہ یہ ہوا کہ شاہ صاحب پر خدا کو جھوٹا ماننے کا الزام لگایا۔
فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

امام الوہابیہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلی دشنام دے کر مسلمانوں کے دلوں کو زخم پہنچایا۔

فتاویٰ رضویہ ج 15- ص 20

آگے شاہ صاحب کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

یہ صراحۃً حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو فحش گالی دینا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ج 15، ص 249

اس کا خلاصہ یہ ہوا کہ شاہ صاحب پر سخت توہین نبوی کے مرتکب ہونے کا

الزام لگایا۔

القصة: جو جو الزام اکابر اربعہ پر فاضل بریلوی نے لگایا وہی الزام شاہ صاحب پر بھی

لگایا مگر ان اکابر اربعہ کے متعلق یہ لکھا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود

کافر ہے۔

حسام الحرمین ص 20

اور شاہ صاحب کے متعلق یہ لکھا کہ ”علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب

ہے۔“ ”وہو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتوی وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ

السلامة وفیہ السداد“

حسام الحرمین مع تمہید ص 132

آپ خود دیکھیے کہ اب جو حسام الحرمین کا فتویٰ کہ ”جو ان کے کفر میں شک

کرے خود کافر ہے۔“ وہ فاضل بریلوی پر جا لگا اور ہم برملا یہ اعلان کرتے ہیں کہ یہ

فتویٰ جو حسام الحرمین کے نام سے موسوم فاضل بریلوی اپنے لیے لایا تھا نہ کہ اکابر اربعہ

کے لیے خدا کی زمین پر کوئی بریلوی فاضل بریلوی کو کفر کے فتوے سے نہیں بچا سکتا

اور نہ آج تک بچا سکا ہے۔

مقصود کو شروع کرنے سے پہلے دو باتیں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

1۔ توہین رسالت اہل السنۃ کی نظر میں۔

2- توہین رسالت اہل بدعت کی نظر میں۔

ان مسائل پر روشنی ڈالنا ضروری ہے کیونکہ بریلوی حضرات لوگوں کو درغلانے کا طرز یہ اپناتے ہیں کہ دیوبندی تو گستاخ رسول ہیں جبکہ میں یہ بات آج کھل کر لکھنا چاہتا ہوں کہ اس توہین کے مسئلہ میں جو نقطہ نظر اکابر و اسلاف کا ہے۔ وہی ہمارے اکابر دیوبند کا ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ امام العصر محدث کبیر علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب بنام اکفار الملحدین لکھی اور اس پر مندرجہ ذیل اکابر کی تقاریظ ہیں۔

- 1- حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارنپوری
- 2- حضرت اقدس مجدد الملت والدین حضرت مولانا اشرف علی تھانوی
- 3- حضرت اقدس مرشد العلماء مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ
- 4- حضرت العلامة مولانا عزیز الرحمن دیوبندی
- 5- حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل
- 6- العلامة الفقیہ الحدیث مولانا ابوالحسن محمد سجاد صاحب رحمۃ اللہ
- 7- حضرت العلامة مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری
- 8- حضرت اقدس مولانا حبیب الرحمن نائب مہتمم دارالعلم دیوبند
- 9- حضرت مولانا محمد رحیم اللہ بجنوری ادام اللہ
- 10- علامہ الدہر سید محمد یوسف بنوری نے اس کتاب پر تعارف لکھا
- 11- علامہ مولانا محمد ادریس میرٹھی نے ترجمہ کیا

ہم چند اقتباسات اسی کتاب سے نقل کر رہے ہیں۔

اور ہم نے یہ سب نام اس لیے ذکر کیے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صرف ذاتی رائے نہیں بلکہ تمام اکابر دیوبند کا یہی فیصلہ ہے اور اکابر دیوبند کا اجماعی مسئلہ ہے کہ گستاخی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ناقابل قبول جرم ہے انتہائی کفر و ارتداد ہے۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔ شاہ صاحب لکھتے ہیں:

ضروریات دین سے وہ تمام قطعی اور یقینی دین (کی باتیں) مراد ہیں جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہونا قطعی طور پر معلوم ہو اور حد تو اترو و شہرت عام تک پہنچ چکا ہو حتیٰ کہ عوام بھی ان کو دین رسول جانتے اور مانتے ہوں۔ مثلاً توحید، نبوت، خاتم الانبیاء پر نبوت کا ختم ہونا۔۔۔۔۔ الخ۔

اکفار المحدثین ص 65، 66

شاہ صاحب آگے لکھتے ہیں:

ضروریات دین سے کسی متواتر امر مسنون کے انکار سے بھی انسان کافر ہو جاتا ہے۔

مزید لکھتے ہیں: ضروریات دین میں تاویل کرنا بھی کفر ہے۔

اکفار ص 75

توحید، نبوت، ختم نبوت کو ضروریات دین میں شامل مان کر ان کا انکار کفر قرار دیا ظاہر بات ہے توحید اور اس کے متعلقات، نبوت اور اس کے متعلقات بھی اس میں شامل ہیں ایک نبی کی عزت و حرمت مقام و شان، رفعت و بلندی اور احترام کا خیال رکھنا یہ بھی ضروری ہے کیونکہ قرآن مقدس نے خود اس بات کو سمجھایا ہے اور شاہ صاحب

علیہ الرحمۃ تو یہاں تک لکھتے ہیں:

ضروریات دین کا منکر کافر اور واجب القتل ہے۔

اکفار ص 100

امام العصر لکھتے ہیں: ہمارے نزدیک تو ایسے قول و فعل پر بھی کافر کہا جاسکتا ہے جو موجب توہین و استخفاف نبی ہو اس لیے شیخ ابن ہمام نے مسایرہ میں فرمایا ہے۔

ما ینفی الاستسلام او یوجب التکذیب فهو کافر

ہر وہ قول و فعل جو تسلیم و اطاعت کے منافی ہو یا تکذیب نبی کے لیے موجب ہو وہ کفر ہے۔

اکفار الملحدین ص 174

سخنوں کے رفیق احمد بن ابی سلیمان فرماتے ہیں:

جو شخص یہ کہے کہ رسول پاک علیہ الصلاۃ والسلام کا رنگ سیاہ تھا اس کو قتل کر دیا جائے گا اس لیے کہ یہ شخص ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتا ہے دوسرے سیاہ رنگ معیوب بھی ہے (اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تحقیر کرتا ہے) اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ فام نہ تھے بلکہ آپ کا رنگ گلاب کی طرح سرخ و سفید اور شگفتہ تھا۔

اکفار الملحدین ص 182

امام العصر لکھتے ہیں: بعض علماء متاخرین فرماتے ہیں کہ ابن ابی سلیمان کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے اوصاف میں کسی صفت میں کذب بیانی کفر اور موجب قتل ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ کذب کے ساتھ تحقیر و توہین کا شائبہ ہونا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا صورت میں اس لیے کہ سیاہ رنگ ناپسندیدہ

اور معیوب ہے۔ خفاجی فرماتے ہیں حالانکہ تم جانتے ہو کہ اس میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔ (موجب نقص و عیب ہو یا نہ) اس لیے کہ حضور علیہ السلام کی صفات مقدسہ اور حلیہ مبارکہ میں کسی بھی صفت کے بیان میں (کذب اور) خلاف واقع صفت کو آپ کی طرف منسوب کرنا شائبہ توہین و تحقیر سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اس کہ آپ ایسی کامل ترین صفات کے مالک تھے کہ ان سے کامل تر صفات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا بلکہ ان کے خلاف جو صفت بھی آپ کی طرف منسوب کی جائے گی ضرور اس میں آپ کی تنقیص ہوگی (لہذا آپ کی صفات قدسیہ کے باب میں کوئی بھی غلط بیانی اور کذب توہین و تحقیر سے خالی نہیں ہو سکتا۔ لہذا ایسی صورت میں علماء و متاخرین کا مذکورہ بالا اعتراض بے محل ہے۔

اکفار ص 183

لیکن اہل بدعت حضرات ایسی صفات آپ علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں جو آپ کی ہیں نہیں اور کذب بنتی ہیں اور ساتھ ساتھ وہ تحقیر و توہین پر بھی مشتمل ہیں۔

مثلاً مفتی احمد یار نعیمی گجراتی لکھتا ہے:

تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر جو کام کیے جاویں وہ بھی نگاہ مصطفیٰ علیہ السلام سے پوشیدہ نہیں۔

جاء الحق ص 72

دوسری جگہ یہی مفتی صاحب لکھتے ہیں: ہم لوگ گھر کی کوٹھڑی میں چھپ کر جو کام کریں وہ بھی حضور علیہ السلام کی نظر سے غائب نہیں۔

شان حبیب الرحمن ص 34، آیت نمبر 15

یہ کہیں بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ میں یہ سب کچھ دیکھ رہا ہوں اور نہ کسی ذمہ دار عالم نے اور نہ کسی فقیہ نے مگر مفتی صاحب جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے گئے اور ہمارے خیال میں اس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید توہین و تحقیر ہے۔

کہ رات کو چھپ کر میاں بیوی گھر میں ہمبستری کریں اور نبی پاک علیہ السلام اس ننگی حالت میں ان کو دیکھیں العیاذ باللہ تعالیٰ۔ کوئی مولوی پیر یہ بات اپنے لیے گوارا نہیں کرے گا اور کہے گا کہ تم نے میری توہین کر دی مگر نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے کیسے برداشت کر لی گئی۔

ہم برملا یہ اعلان کرتے ہیں یہ صفات آپ علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا کذب اور توہین ہے۔ خیر آگے چلیے:

امام العصر محدث کبیر فخر السادات رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

جو مسلمان شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (العیاذ باللہ تعالیٰ) سب و شتم کرے یا آپ کو جھوٹا کہے یا آپ میں عیب نکالے یا کسی طرح بھی آپ کی توہین و تنقیص کرے وہ کافر ہے اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے باہر ہو جائے گی۔

قاضی عیاض شفا میں فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم کرنے والا کافر ہے اور جو کوئی اس کے معذب اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے۔

شاتم رسول کی توبہ قبول نہیں ہوتی (دنیاوی احکام کے اعتبار سے)۔

مجمع الانهر، در مختار، بزازیہ، درر اور خیر یہ میں لکھا ہے کہ:

انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کو سب و شتم کرنے والے کی توبہ مطلقاً قبول نہیں کی جائے گی اور جس شخص نے اس کے کفر اور معذب ہونے میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔

اکفار الملحدین ص 184، 185

آگے لکھتے ہیں: تحقیر کی نیت سے نبی کے نام کی تصغیر بھی کفر ہے۔

تحفہ شرح منہاج میں فرماتے ہیں:

کسی رسول یا نبی کی تکذیب کرے یا کسی بھی طرح ان کی تحقیر و توبہ بن کرے مثلاً تحقیر کی نیت سے بصورت تصغیر ان کا نام لے یا ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کسی کی نبوت جائز کہے ایسا شخص کافر ہے یا در ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو تو آپ (کی بعثت) سے پہلے نبی بنایا گیا ہے (آپ کی بعثت کے بعد نہیں) لہذا ان کے آخر زمانہ میں آسمان سے اترنا باعث اعتراض نہیں ہو سکتا۔

اکفار ص 187

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں بعثت و رسالت پہلے اور آپ کی بعد میں ہے اور یہاں ایک بات پر اور غور کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ جو لکھا ہے کہ کسی رسول یا نبی کی تکذیب کرنا کفر ہے اور کہنے والا کافر ہے۔ آپ مقدمہ میں دیکھ آئے ہیں یہ رضا خانی حضرات حاضر و ناظر خدا کو کہنے کے مسئلہ میں تکذیب نبی کی کرتے ہیں یا نہیں باقی فیصلہ قارئین کے ہاتھ میں ہے۔

امام العصر آگے لکھتے ہیں: ملا علی قاری شرح شفا میں ج 2، ص 393 میں فرماتے ہیں۔

تمام علماء کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی

پر سب و شتم کرے (وہ مرتد ہے) اس کو قتل کر دیا جائے فرماتے ہیں طبری نے بھی اسی طرح یعنی ہر اس شخص کے مرتد ہو جانے کو امام ابو حنیفہ اور صاحبین سے نقل کیا ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عیب گیری کرے یا آپ سے بے تعلقی (اور بے زاری) کا اظہار کرے یا آپ کی تکذیب کرے (وہ مرتد ہے) نیز فرماتے ہیں - سخون مالکی کا قول ہے کہ تمام علماء کا اس پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب و شتم کرنے والا اور آپ کی ذات مقدس میں عیب نکالنے والا کافر ہے اور جو کوئی اس کے کافر و معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اکفار ص 208

امام العصر فرماتے ہیں:

ہم حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ کی کتاب الصارم المسلمون علی شاتم الرسول کے چند اہم اقتباسات اس مسئلہ پر پیش کرتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی عیب چینی اور ان کی تنقیص و توہین سراسر کفر بلکہ سب سے بڑا کفر ہے۔ علامہ موصوف نے اس کتاب میں اس مسئلہ کو پورے استیعاب کے ساتھ بیان کیا ہے اور کتاب و سنت اجماع و قیاس سے ماخوذ دلائل و براہین سے کتاب کو بھر دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اختیار تھا کہ چاہے سب و شتم کرنے والے کو قتل کر دیں چاہیے معاف فرما دیں چنانچہ عہد نبوی میں دونوں قسم کے واقعات پائے جاتے ہیں لیکن امت پر شاتم رسول کو قتل کرنا فرض ہے۔ باقی اس سے توبہ کرانے یا نہ کرانے اور دنیوی احکام کے اعتبار سے توبہ کے معتبر و قبول ہونے نہ ہونے میں بے شک علماء کا اختلاف ہے۔ (لیکن اس کے کافر ہو جانے میں کوئی اختلاف نہیں یہی پوری کتاب کا

حاصل ہے)۔ چنانچہ الصارم المسلول میں (ص 195، 418) پر فرماتے ہیں:

حرب نے مسائل حرب میں لیث بن ابی سلیم کے واسطے سے حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے ایک شخص کو لایا گیا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سب و شتم کیا تھا حضرت عمرؓ نے اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد فرمان جاری کر دیا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی شان میں یا انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کی شان میں سب و شتم یا گستاخی کرے اسے قتل کر دو۔ لیث کہتے ہیں کہ مجاہد نے مجھ سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت بھی نقل کی کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس کسی مسلمان نے انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی پر یا اللہ تعالیٰ پر سب و شتم کیا یا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور اس کا فعل ارتداد ہے اس سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا اگر توبہ کر لی تو فحشاء ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا اور جس کسی غیر مسلم معاہد (ذمی) نے اللہ تعالیٰ یا کسی بھی نبی کی شان میں سب و شتم کیا یا علانیہ کوئی گستاخی کی اس نے (اپنی اس حرکت سے جان و مال کی سلامتی کے) عہد کو توڑ دیا لہذا اس کو قتل کر دو۔

اکفار الملحدین ص 293

امام العصر فرماتے ہیں:

شاتم رسول کبھی سب و شتم کا یہ طریقہ اختیار کرتا ہے کہ (خود گالیاں دینے کی بجائے) دوسرے شخص کی دی ہوئی گالیاں نقل کرتا ہے اور یہ محض ایک فریب اور دھوکا ہوتا ہے کہ اس طرح وہ اپنا بچاؤ بھی کر لیتا ہے اور سب و شتم کا خوب پروپیگنڈہ اور اشاعت بھی کر لیتا ہے۔ اور اس کا مقصد پورا ہوتا ہے یہ دراصل چھپا ہوا کفر ہے۔

جو چھپا نہیں رہتا۔ بلکہ اس کی سبقت لسانی اور قلبی زہر افشانیوں سے ظاہر ہو جاتا ہے اور یہ اس کے دل میں گھر کیے ہوئے روگ اور دیرینہ مرض (کفر و نفاق) کا نتیجہ ہوتا ہے جو اس کے دل و جگر اور سینہ و شکم کو تباہ کر ڈالتا ہے۔

اکفار الملحدین ص 294، 295

شاہ صاحب رحمۃ اللہ آگے لکھتے ہیں:

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ الصارم المسلول میں ص 225 پر فرماتے ہیں۔
احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تتبع سے اس کی بہت سے مثالیں مل جائیں گی مثلاً ہز بن حکیم عن ابیہ جدہ والی مشہور و معروف روایت جس میں مروی ہے۔ کہ اس کا بھائی (جو کافر تھا) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میرے پڑوسی کس جرم کی پاداش میں پکڑے گئے ہیں (گستاخانہ انداز بیان کو دیکھ کر) حضور علیہ السلام نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا تو اس پر کہتا ہے لوگ کہتے ہیں تم اوروں کو تو گمراہی اور کج راہی سے منع کرتے ہو اور خود کج راہی (ظلم) کو اختیار کرتے ہو حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوں گا تو اس کا خمیازہ خود مجھے بھگتنا پڑے گا لوگوں کو نہیں۔ اور صحابہ سے فرمایا کہ اس کے پڑوسیوں کو رہا کر دو ابو داؤد نے بسند صحیح اس حدیث کو روایت کیا ہے تو دیکھیے بظاہر تو یہ شخص لوگوں کی جانب سے اس بہتان کو نقل کرتا ہے مگر درحقیقت اس کا مقصد خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا ان الفاظ سے حضور کی دل آزاری کرنا اور ایذا پہنچانا ہے۔ (نہ کہ کہنے والوں کی بہتان تراشی کی خبر دینا یا تردید کرنا) غرض کسی کو گالیاں دینے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے۔ (عربی میں اس کو تعریض کہتے ہیں یعنی دوسروں پر رکھ کر بات کرنا)۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مسند احمد کی ایک روایت کے الفاظ تو یہ ہیں (جو اوپر نقل کیے گئے) دوسری

روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ انک تمہی عن الشر و تستخلی بہ

ترجمہ: آپ دوسروں کو تو شر و فساد سے روکتے ہیں اور خود شر و فساد کو اختیار کرتے ہیں۔ (یعنی غبی کی بجائے شر کا لفظ ہے)۔

کنز العمال میں ج 4 ص 46 پر بھی انہیں الفاظ کے ساتھ یہ روایت مذکور ہے۔

الصارم المسلول میں ص 527 پر حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمارے مشائخ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

میں بطور تعریض سب و شتم کرنا بھی کفر و ارتداد ہے۔ اس کی سزا بھی قتل ہے۔ (جیسے صراحتاً سب و شتم رسول کی سزا قتل ہے)۔

مصنف فرماتے ہیں کہ: ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے دلائل و براہین سے اس کو ثابت کیا ہے اور تعریض کی متعدد مثالیں بھی بیان کی ہیں اور ایسے شخص کے ارتداد (و قتل) پر انہوں نے اُمت کا اجماع نقل کیا ہے۔

نیز ص 559 پر فرماتے ہیں: اس سے قبل ہم امام احمد کی تصریح نقل کر چکے ہیں کہ جو شخص رب العالمین کی شان میں بطور تعریض بھی کسی بُرائی کا ذکر کرے اس کو قتل کر دیا جائے گا چاہے مسلمان ہو چاہے کافر اسی طرح ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا یا اس کے دین کا یا رسول اللہ کا یا کتاب کا بُرائی کے ساتھ تذکرہ کرے گا خواہ صراحتاً ہو خواہ کنایہً دونوں کا حکم ایک ہے (کہ اس کو کافر و مرتد قرار دیا جائے گا) یہی حکم تعریض کا ہے۔

امام العصر فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے امام احمد کا یہ قول متعدد مقامات پر نقل کیا ہے۔
الصارم المسلول ص 527، 536، 563، 553

جبکہ ثابت ہو گیا ہر سب و شتم خواہ صراحۃً ہو یا کنائیۃً موجب کفر ہے، اسی مسئلہ سے متعلق ابن حجر رحمۃ اللہ فتح الباری میں ج 12 ص 284 پر فرماتے ہیں۔ خطاباً کہتے ہیں اگر کسی شخص نے تعریفاً بھی کوئی گستاخی کی (اللہ تعالیٰ کی یا اس کے کسی نبی کی شان میں) تو میرے علم میں ایسے شخص کے قتل کے واجب ہونے میں علماء کے اندر مطلق اختلاف نہیں ہوا جبکہ وہ مسلمان ہو۔

قاضی عیاض شفا میں فرماتے ہیں: ابن عتاب کا قول ہے کہ قرآن و حدیث کی نصوص واجب قرار دیتی ہیں کہ جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذرا بھی اذیت پہنچانے کا یا ذرا بھی آپ کی توہین و تذلیل کا قصد کرے صراحۃً ہو یا کنائیۃً اس کو قتل کر دینا فرض ہے۔

اسی شفا اور اس کی شرح نسیم الریاض للنفاجی میں ص 459 پر لکھا ہے اگر دوسروں کی طرف سب و شتم کرنے والے پر یہ الزام ثابت ہو جائے کہ:

1- گالیاں خود اسی شخص کی ساختہ پرداختہ ہیں اور (سزا سے بچنے کے لیے اس نے) دوسروں کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

2- یا اس شخص کی عادت ہو کہ وہ بکثرت ایسی گستاخانہ باتیں خود کہتا ہو اور دعویٰ کرتا ہو کہ میں دوسروں کا قول نقل کرتا ہوں۔

3- یا ان گستاخانہ ہرزہ سرائیوں کے وقت اس کی حالت سے ظاہر ہوتا ہو کہ اسے یہ باتیں اچھی لگتی ہیں اور اس میں کوئی برائی محسوس نہیں کرتا۔

4- یاوہ اس قسم کی توہین و تذلیل کا دلدادہ فریفتہ ہو اور اس کو معمولی بات سمجھتا ہو اور ممنوع نہ جانتا ہو۔

5- یاوہ اس جیسی گستاخانہ باتوں کو خاص طور پر یاد کرتا ہو (کہ اس کا محبوب مشغلہ ہو)

6- یاوہ ایسی باتوں کی تلاش و جستجو میں رہتا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہے ہو بہو یہ اشعار اور سب و شتم کے قصے عموماً روایت کرتا ہو تو ان تمام صورتوں میں اس نقل کرنے والے کا وہی حکم جو خود بجو اور سب و شتم کرنے والے کا ہے کہ اس پر مواخذہ کیا جائے اور (جو اس جرم کی سزا ہے وہ دی جائے گی) دوسروں کی طرف منسوب کرنا اس کے لیے مفید نہ ہو گا اور جلد از جلد اس کو قتل کر کے جہنم رسید کیا جائے گا۔

اسی شفا میں اور اس کی شرح ج 4 ص 459 پر قاضی عیاض فرماتے ہیں:

فصل چھٹی صورت (سب و شتم کی) یہ ہے کہ وہ (سب و شتم کرنے والا) ان گستاخانہ باتوں کو دوسروں سے نقل کرے اور ان کی جانب منسوب کرے تو اس شخص کے انداز نقل اور گفتگو کے قرائن کو دیکھا جائے گا اور ان کے اعتبار سے حکم ہو گا (یعنی اگر قرائن سے ثابت ہو کہ دوسروں کا نام لینا محض اپنے بچاؤ کے لیے یا اس کو خود مزا آتا ہے یا اس کا محبوب مشغلہ ہے تو اس کو اس سب و شتم کا مجرم قرار دے کر قتل کر دیا جائے گا اور اگر قرائن و تحقیق سے ثابت ہو کہ واقعی یہ دوسروں کا بیان ہے اور یہ شخص محض ناپسندیدگی کی وجہ سے نقل کر رہا ہے تو قتل تو نہ کیا جائے مگر کسی اور مناسب سزایا تنبیہ پر اکتفا کیا جائے گا۔

مجمع علیہ امور کو بیان کرنے والے مصنفین میں سے بعض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں کہے ہوئے اشعار کے روایت کرنے لکھنے پڑھنے یا جہاں وہ اشعار ملیں ان کو بغیر مٹائے چھوڑ دینے کی حرمت پر تمام مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے۔

نیز لکھتے ہیں: ابو عبیدہ قاسم بن سلام نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجو میں کہے اشعار کا ایک مصرعہ بھی پڑھنا یا یاد کرنا کفر ہے۔ نیز قاسم کہتے ہیں میں نے اپنی کتابوں میں اس ہستی کا نام لینے کی بجائے جس کی ہجو میں اشعار کہے گئے ہیں اس کا ہم وزن کوئی اسم بطور کنایہ ذکر کیا ہے۔

اکفار الملحدین ص 278، 297، 296، 295

قارئین گرامی قدر! یہ ہمارے اصول اور نظریات ہیں جس میں توہین رسالت کیس کو معاف نہیں کیا جاسکتا۔

اسی تعریض کو دیکھ لیجئے کہ آدمی گستاخی خود کرے جب اس سے پوچھا جائے تو وہ کسی اور کا نام لے دے۔ یہی صورت مولوی احمد رضا خان کی ہے۔

ہم نے کچھ اوراق پہلے احمد رضا کی وہ گالیاں نقل کی ہیں جو اس نے خدا کو دی ہیں جب بریلویوں سے پوچھو تو کہتے ہیں یہ تو شاہ اسماعیل نے دی ہیں ہم کہتے ہیں شاہ صاحب کی کسی کتاب میں یہ گالیاں دکھاؤ اگر نہیں تو پھر جہنم کی آگ سے ڈرو اور فاضل بریلوی کا دامن چھوڑ دو۔ کیونکہ خود اس نے مزالے کر خدا کو یہ گالیاں دی ہیں بعض بریلوی کہتے ہیں کہ یہ شاہ صاحب کی عبارت پر لازم آتی ہیں۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) یہ بھی جھوٹ ہے اور اگر بالفرض تم سچے تو جو عبارات ہم پیچھے چند اوراق قبل تمہاری نقل کر آئے ہیں ص 44، 54 پر اس میں بھی غور کرو اور فکر کرو پھر ہم

سے بات کرو۔ ہم ایسی بات کو نقل نہیں کرنا چاہتے۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں

اب ان عبارات سے جو لازم آرہا ہے وہ بھی بتایا جائے مگر رضا خانی مر سکتے ہیں اس عبارت پر لازم آنے والی باتیں نقل نہیں کر سکتے۔ اگر نہیں تو وہاں کیوں۔

اگر وہاں نقل کیں تو یہاں کیوں نہیں؟ فما هو جوابکم فہو جوابنا

قارئین ذی وقار! اب ہم بریلوی مسلک کے ہاں بھی توہین رسالت کا مسئلہ آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ ایک دھوکہ یہ لوگ یہ بھی دیتے کہ ہم عاشق ہیں۔ آج کی تحریر سے یہ واضح ہو جائے گا کہ عشق رسالت کے محض نعرے ہیں حقیقت کچھ نہیں۔

1۔ بریلوی جید عالم احمد سعید کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں۔ راعنا کہنے کی ممانعت کے بعد اگر کوئی صحابی نیت توہین کے بغیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو راعنا کہتا تو وہ واسمعوا وللکافرین عذاب الیم کی قرآن و عید کا مستحق قرار پایا جو اس بات کی دلیل ہے کہ نیت توہین کے بغیر بھی حضور کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے۔

گستاخ رسول کی سزا قتل ص 24

یعنی اب جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو راعی کہے وہ کافر ہے۔

2۔ سوال: اگر کوئی شخص سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کا چرواہا کہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ توہین آمیز لفظ ہے کہنے والا توبہ و تجدید ایمان کرے۔

کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب از الیاس عطار ص 204

3۔ مولوی فیض احمد اویسی صاحب بہاولپوری لکھتے ہیں:

اللہ جل شانہ کو گوارا نہ ہو اس لیے راعنا بولنے سے نہ صرف روک دیا بلکہ آئندہ یہ لفظ بولنے والا نہ صرف کافر بلکہ سخت عذاب میں مبتلا کرنے کی وعید شدید بتائی اور سنائی۔
بے ادب بے نصیب ص 15

راعی کا لفظ بولنے پر اویسی صاحب کفر کا فتویٰ دے رہے ہیں۔

اب آئیے! فاضل بریلوی کے ہاں چلتے ہیں وہ لکھتے ہیں: اللہ کا محبوب امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے۔

ختم النبوة ص 71

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

اس کے سچے راعی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اللہ جھوٹ سے پاک ہے۔ ص 111

اب بریلوی کبھی بھی اس اصول کی طرف نہیں آئیں گے کیونکہ پتا ہے کہ یہ لفظ جس پر فتویٰ کفر ہم نے دیا ہے وہ تو فاضل بریلوی صاحب نے لکھا ہے یہ ہے ان کے عشق و محبت کے جھوٹ کی داستان شاید کوئی کہے کہ فتویٰ کفر تو لفظ راعنا پر ہے اور فاضل بریلوی نے راعی لکھا ہے تو جواباً عرض یہ ہے کہ راعنا کا معنی ہمارا چرواہا اور راعی کا معنی چرواہا، اور ہمارا چرواہا کہنے سے صرف چرواہا کہنا زیادہ سخت ہے۔

مثال نمبر 2: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کہنا گستاخی ہے۔

1۔ فاضل بریلوی کے والد صاحب نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں: اگر ہندی

اپنے باپ یا بادشاہ خواہ کسی واجب التعظیم کو تو کہے گا تو شرعاً بھی گستاخ و بے ادب اور

تغزیر و تنبیہ کا مستوجب ٹھہرے گا۔

اصول الرشاد ص 228

2۔ مولوی حنیف رضوی لکھتے ہیں: ہمارے دیار میں کسی معظم و بزرگ بلکہ ساتھی اور ہمسر کو بھی ”تو“ کہنا خلاف ادب اور گستاخی قرار پائے گا۔

مقدمہ اصول الرشاد ص 35

3۔ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی بریلوی لکھتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف نام لے کر یا تو تاکر کے... ہی پکارنا ہے تو تجھ میں اور ابو جہل و ابولہب اور دیگر کفار و خبیثاء میں فرق کیا ہے گا۔

العطایا الاحمدیہ ج 5، ص 158

4۔ مکتبہ ضیاء القرآن والوں نے کنز الایمان کا خصوصی ایڈیشن شائع کیا اس کے ص 1100، اور انوار کنز الایمان کے ص 528 پر لکھا ہے: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صیغہ واحد حاضر میں مخاطب فرمایا لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ ترجمہ کرتے وقت اردو میں وہی الفاظ استعمال کیے جائیں اردو زبان میں تو کہہ کر اپنے بڑے کو مخاطب کرنا گستاخی ہے۔

5۔ بریلوی پیر طریقت ڈاکٹر سرفراز محمدی آستانہ ترنول شریف لکھتے ہیں قرآن پاک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے صیغہ واحد میں مخاطب فرمایا لیکن اردو میں ترجمہ کرتے وقت لازمی تو نہیں کہ وہی الفاظ استعمال کیے جائیں کیونکہ اردو میں کسی بھی معزز و محترم ہستی کو لفظ، تو، سے مخاطب کرنا گستاخی کے زمرے میں شمار ہوتا ہے۔ اگر یہی لفظ ذات باری تعالیٰ کے لیے ہو تو قابل گرفت نہیں کہ مقصد شرک سے اجتناب ہوتا ہے لیکن نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے

لیے استعمال کرنا سراسر بے ادبی میں شمار ہوگا۔

انوار کنز الایمان ص 28

اب دیکھیے فاضل بریلوی کی طرف انہوں نے سورة القارعة پارہ نمبر 30، سورة نمبر 101 میں آیت نمبر 3 وما ادراك ما القارعة کا ترجمہ کیا ہے اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی اور آیت نمبر 10۔

وما ادراك ما هيہ کا ترجمہ کیا ہے اور تو نے کیا جانا کیا ہے نچا دکھانے والی ۔

کنز الایمان ص 1081

2۔ سورة منافقون آیت نمبر 4 کا ترجمہ دیکھیے۔ واذا رايتهم تعجبك اجسامهم اور جب تو انہیں دیکھے ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں ۔

کنز الایمان ص 998

3۔ سورة زمر کی آیت نمبر 21 کا ترجمہ دیکھیے۔ المذتر ان الله انزل من السماء ماء (الاية) کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا۔

کنز الایمان ص 828

4۔ سورة مائدہ کی آیت نمبر 41 يا ايها الرسول لا يحزنك الذين ومن يرد الله فتنة، فلن تملك له من الله شياء (الاية)۔ اے رسول تمہیں غمگین نہ کریں ... اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو ہرگز تو اللہ سے اس کا کچھ نہ بنا سکے۔

کنز الایمان ص 205، 206

یہی چار مثالیں بہت ہیں ورنہ اور بھی کئی ہیں۔

اب بریلوی حضرات سے پوچھ لیجئے کیا اپنے اصولوں پر کاربند رہو گے تو یقیناً ان کو سانپ سونگھ جائے گا اور کاٹو تو خون نہیں والی مثال نظر آئے گی۔

ہم دو چار مثالیں اور لکھ کر یہ عنوان ختم کرتے ہیں۔

مثال نمبر 3: بریلویوں کے بہت بڑے عالم مفتی فیض احمد اویسی بہاولپوری لکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل اور قول اور عمل مبنی پر حکمت ہوتا ہے۔ اس سے آپ کی لاعلمی یا عدم اختیار ثابت کرنا جاہلوں یا نبوت کے گستاخوں کا کام ہے۔

رسائل اویسہ ج 4، لاعلمی میں علم ص 15

یعنی آپ علیہ السلام کی طرف لاعلمی کی نسبت کرنا گستاخی ہے۔ آئیے دیکھیے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب غلام قادیانی کا رد کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ:

یہ جو (تم نے) لکھا ہے کہ قیامت سات ہزار سال پہلے نہیں آسکتی میں کہتا ہوں کہ یہ سات ہزار سال کی تحدید جو آپ نے لگا دی ہے یہ منافی ہے۔ لاجلیہا لوقتہا الا ہو کے اور ان احادیث کے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لاعلمی بیان فرمائی۔

شمس الہدایہ ص 66

یہاں پیر صاحب نے نبی پاک علیہ السلام کے لیے لاعلمی کی نسبت کی اب اصول بریلوی کی روشنی میں یہ گستاخی ہے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم مگر اب بریلوی اصول نہ جانے کیوں خاموش ہے کیوں پیر صاحب یا ان کی اولاد کے خلاف آواز نہیں اٹھتی۔ کیا یہ عشق و محبت کا محض دعویٰ ہی نہیں ہے؟ اگر واقعی یہ شرعی اصول تھا تو کیوں اب تک اس کتاب پر پابندی نہیں لگوائی گئی مگر یہ سب دوسروں کے لیے ہے نہ کہ اپنے لیے کیوں کہ وہ خود تو نام نہاد عاشق ہیں۔

مثال نمبر 4: کسی اور کو رحمۃ للعالمین کہنے پر بریلوی اکابرین میں صف ماتم بچھا ہے۔

1- بریلوی علامہ ارشد القادری صاحب رئیس التحریر لکھتے ہیں: خدا کی پناہ حبیب

خدا کی شان یمتائی پر اس سے زیادہ سنگین حملہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

تبلیغی جماعت ص 67، مکتبہ نبویہ لاہور

2۔ بریلوی ضیغم اہل بدعت حسن علی رضوی اس بات کو سنگین گستاخی قرار دیتے ہیں وہ لکھتے ہیں: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت اور رفعت شان کو گھٹا کر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم و جلیل صفت پر ڈاکہ مارنا مقصود تھا۔

محاسبہ دیوبندیت ص 198 ج 1

3۔ بریلوی مناظر اعظم جنید زمان مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے تمام عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اب اور کون سے عالمین ہیں جن کے یہ بھی رحمت بن سکتے ہیں جیسا کہ رب العالمین کہنے کے بعد تمام عالمین میں کسی دوسرے رب کی ضرورت نہیں اگر کوئی مانے تو اس نے شرک فی التوحید کہا ہے ایسے ہی رحمۃ للعالمین کے اقرار کے بعد کوئی عالمین کی رحمت نہیں کہلا سکتا اور اگر کوئی تسلیم کرے تو مشرک فی الرسالت ہو گا۔

مقیاس حقیقت ص 198، 199

4۔ بریلوی جید عالم مفتی خلیل احمد خان برکاتی لکھتے ہیں: مسلمانوں کے نزدیک رحمۃ للعالمین ہونا قطعاً یقیناً خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ ہے جس میں اور انبیاء بھی شریک نہیں۔

فیصلہ ہفت مسئلہ توضیحات و تشریحات ص 305

یعنی مسلمان تو کسی اور کو نہیں کہتے باقی کافر کسی اور کو بھی رحمۃ للعالمین کہتے ہیں۔

5۔ مفتی عبد الوہاب خلیفۃ مفتی اعظم بریلویہ فی الہند لکھتے ہیں: ہر مسلمان کا قرآن کریم پر ایمان ہے کہ رحمۃ للعالمین صرف اور صرف صفت خاصہ محمد صلی اللہ

علیہ وسلم ہے۔

صاۃ الرضا علی اعداء المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص 311

یعنی کسی اور کو رحمۃ للعالمین کہنے والا آپ کی صفت خاصہ کا منکر اور منکر قرآن ہے۔

6۔ مفتی احمد میاں برکاتی لکھتے ہیں: رحمۃ للعالمین نہ ہو گا مگر رسول الی العالمین۔

ملفوظات مشائخ ماربرہ ص 110

یعنی رحمۃ للعالمین وہی ہو گا جو تمام عالمین کا رسول ہو گا۔

7۔ مولوی ظفر الدین بہاری لکھتا ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صفت میں رحمۃ للعالمین میں سب ملاؤں کو شریک کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون، پھر سید العالمین کیوں کر مان سکتے ہیں؟

حیات اعلیٰ حضرت ج 2 ص 404

یعنی کسی اور کے لیے یہ لفظ استعمال کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سید العالمین ہونے کا انکار ہے۔ اب آئیے دیکھیے شان رسالت پر ڈاکہ ڈالنے والا، توہین کرنے والا، شان و مقام و عظمت مصطفیٰ پر سنگین حملہ کرنے والا آپ کی شان کو گھٹانے والا کون ہے۔

1۔ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی نے اپنے مقدمہ اور ترتیب سے ایک کتاب اپنے

مکتبہ سے چھاپی ہے اس میں ہے:

رحمۃ للعالمین قطب الوریٰ

شہہ سلیمان رحمۃ للعالمین

تحفۃ الاربار ص 306، 307

یہ خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے لکھا گیا ہے۔

2- قادری کتب خانہ لاہور سے کتاب چھپی ہے۔ اردو ترجمہ ملک فضل الدین نقشبندی مجددی نے کیا ہے اور فی تدوین کتاب کی مولوی محمد عالم مختار حق نے کی ہے اس میں ہے۔

شاہ گیلانی تراحق در وجود رحمۃ للعالمین آوردہ است

تحفہ قادریہ ص 49

اس میں شیخ گیلانی کو رحمۃ للعالمین لکھا ہے۔

3- للہ شریف کی خانقاہ کے ایک آدمی صاحبزادہ محمد حسین للہی صاحب نے لکھا۔ خواجہ سلیمان تونسوی کی شان میں:

شاہ سلیمان رحمۃ للعالمین

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی اور ان کے خلفاء ص 144

دوسری جگہ خواجہ صاحب کی شان یوں بیان کرتے ہیں:

رحمۃ للعالمین قطب الوریٰ

تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی ص 21

4- ماہنامہ ضیائے حرم کے ایڈیٹر خواجہ عابد نظامی نے پیش لفظ لکھ کر ایک کتاب

ضیاء القرآن سے چھپوائی۔ جس کا ترجمہ خواجہ حسن نظامی کے مرید اور خلیفہ سید محمد ارتضیٰ المعروف ملا واحدی ایڈیٹر ماہنامہ نظام المشائخ دہلی نے خواجہ صاحب کے حکم

سے کیا۔ اس میں ہے: صحبۃ الصالحین نور ورحمۃ للعالمین

راحة القلوب ص 81

صالحین کی صحبت نور اور رحمۃ للعالمین ہے۔

5- بریلویوں کا بہت بڑا اسکالر جناب شمس بریلوی لکھتا ہے: حضرت خواجہ

راستیں لقب یافتہ و ما ارسلناك الا رحمة للعالمین ملك الفقراء و المساكین
نظام الحق والشرع والهدی والدین۔

فوائد الفواد ص 57، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

خواجہ نظام الدین کو رحمۃ للعالمین کا لقب دیا گیا ہے۔

6۔ پیر جماعت علی شاہ کہتے ہیں اولیاء کے متعلق کہ: یہ مقبولان بارگاہ ایزدی
رحمۃ للعالمین کی شان میں جلوہ گر تھے۔

سیرت امیر ملت ص 609

7۔ بریلوی جید عالم دین مولوی غلام جہانیاں صاحب لکھتے ہیں: الہی بحرمتہ شیخ
المشاخ سلطان العاشقین رحمۃ للعالمین۔ محبوب الہی حضرت خواجہ نظام الحق والدین
محمد بن احمد بخاری چشتی ہے رضی اللہ عنہ

بفت اقطاب ص 70

8۔ مولوی اشرف جلالی کا رسالہ ماہنامہ جلالیہ میں ہے۔

خواجہ باقی باللہ کی تعریف میں ”ہست ذات خواجہ باقی مرحمتہ للعالمین“

جلالیہ شمارہ نمبر 12، دسمبر 2011، ص 26

قارئین گرامی قدر! حوالے اور بھی لکھے جاسکتے ہیں مگر یہی کافی ہیں ہمارا سوال ہے کہ
اگر توہین رسالت کے متعلقہ تمہارے اصول درست ہے تو جن بریلوی زعماء اکابرین
نے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ کیا وہ منکر قرآن، شان رسالت کے ڈاکو، عظمت گھٹانے
والے ہیں؟ اگر نہیں تو معلوم ہوا کہ تمہارا عشق و محبت کا دعویٰ صرف دعویٰ ہی ہے
حقیقت کچھ نہیں۔

قارئین آپ ان چند مثالوں سے سمجھ تو گئے ہوں گے کہ ان رضا خانی

حضرات میں عشق و محبت کے صرف دعوے ہیں حقیقت کچھ نہیں اس طرح کئی مثالیں لائی جاسکتی ہیں مگر میں آخری لاکر موضوع کی طرف آنا چاہتا ہوں۔

5۔ سورۃ فتح کی آیت نمبر 2 کے ترجمہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گناہ کی نسبت کرنا ملاحظہ فرمائیے:

فاضل بریلوی لکھتے ہیں: واستغفر لذنبك (الایۃ)۔ مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی۔

فضائل دعا ص 86

2۔ فاضل بریلوی کے والد صاحب لکھتے ہیں: معاف کرے اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ۔

الکلام الاوضح ص 62

3۔ علامہ فضل حق خیر آبادی لکھتے ہیں۔ بر شما لازم است کہ بروید بر محمد صلی اللہ علیہ وسلم او بندہ ایست کہ آمرزیدہ است خدا تعالیٰ مراراز گناہان پیش و پسین او۔

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص 321

یعنی تم پر لازم ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ خدا کے ایسے بندے ہیں جن کے خدا نے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔ ہم مزید حوالے بھی لاسکتے ہیں مگر یہی کافی ہیں۔

اب آئیے ان پر بریلوی اصول سے فرد جرم عائد کرتے ہیں۔

1۔ پیر افضل قادری صاحب لکھتے ہیں:

یہ تمام تراجم نصوص و حدیث اور عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قطعی عقیدے کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہیں اور ان میں بارگاہ نبوی میں بدترین

گستاخی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

قرآن مجید کے ترجموں کی نشاندہی ص 36

2۔ بریلوی جید عالم مولانا قاری رضاء المصطفیٰ لکھتے ہیں: عام تراجم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نبی معصوم ماضی میں بھی گناہ گار تھا مستقبل میں بھی گناہ کرے گا۔ مگر فتح مبین کے صدقے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو گئے اور آئندہ گناہ رسول معاف ہوتے رہیں گے کاش یہ فتح مبین آپ کو نہ دی گئی ہوتی تاکہ آپ کے گناہوں پر ستاری کا پردہ پڑا رہتا۔

قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی ص 7

3۔ مولوی شہزاد مجددی کی مصدقہ کتاب میں ایسے تراجم پر فتویٰ لگا کر لکھا گیا ہے کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہ گار کہنا بے ایمانی اور کفر ہے۔

آؤ حق تلاش کریں ص 14

آگے لکھتے ہیں: مترجمین کے تراجم سے بھی ایسے معلوم ہو رہا ہے کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم گناہ گار ہے۔ معاذ اللہ۔

آؤ حق تلاش کریں ص 18

4۔ اور مولوی شیر محمد جمشیدی صاحب نے اپنی کتاب فیصلہ کیجئے کہ ص 24، 28 پر یہی کچھ لکھا ہے۔

5۔ مفتی حنیف قریشی کی مرضی سے چھپنے والی کتاب اور اس کے مناظرے کی روئداد میں یوں لکھا: خود سوچیں کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گناہ ہو سکتے ہیں۔ جن کی معافی مانگنے کا حکم ہو رہا ہے۔ کیا یہ ترجمہ تقدیس رسالت کے خلاف نہیں؟

مناظرہ گستاخ کون ص 201

بریلوی جید علامہ عبدالستار نیازی صاحب لکھتے ہیں:

اس آیت میں مترجمین نے خطاؤں اور گناہوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک معصوم عن الخطاء سے منسوب کر دیا جائے جو صریحاً عصمت انبیاء پر حملہ ہے۔

انوار کنز الایمان ص 823

7۔ بریلوی امام وقت نباض بریلوی قوم ابوداؤد محمد صادق صاحب لکھتے ہیں: سوال یہ ہے کہ کیا مذکورہ تراجم شان الوہیت ومنصب رسالت ونبوت کے منافی نہیں ہیں۔ کیا اس سے بہتر اور متبادل الفاظ نہیں مل سکتے کیا مفسرین نے ان نازک مقامات پر بہتر پہلو استعمال اور پیش نہیں کیے۔ پھر اس قدر عامیانہ و گھٹیا الفاظ کے استعمال کا کیا جواز ہے۔

انوار کنز الایمان ص 894

8۔ لاہور سے ایک گروہ کھڑا ہوا مفتی محمود ساقی کرنل انور مدنی، مولوی ذوالفقار سانگلہ ہل وغیرہم لوگوں نے صاف لکھا ہے کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے گناہ منسوب کرنا پھر معافی سے متعلق کرنا کفر ہے۔

خلافاً اولی کے رد میں ص 62

آگے لکھتے ہیں: گناہ کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا اور تاویل بعد میں کرنا بھی غلط ہے گستاخی ہے۔

خلافاً اولی کے رد میں ص 62

آگے لکھتے ہیں: ذنب کا ترجمہ گناہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنے سے کوئی تاویل قابل قبول نہیں کیونکہ یہ صراحۃً گستاخی تو ہیں ہے۔

خلافاً اولی کے رد میں ص 92

9- مولوی الطاف حسین ناظم اعلیٰ دارالعلوم سیف الاسلام کشمیر لکھتے ہیں:
 ذنب کا معنی گناہ کر کے اس کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا
 بڑی بیباکی، جرأت ہے۔

الذنب فی القرآن ص 803

10- معروف بریلوی ادیب خواجہ رضی حیدر صاحب لکھتے ہیں: اگر کسی نبی کو
 گناہ گار تصور کیا جائے یہ تصور بھی گناہ ہے ایسی صورت میں اگر کسی آیت کریمہ سے
 یہ مطلب لیا جائے کہ نعوذ باللہ نبی آخر الزماں کی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے
 کہ کہ آپ کی اگلی پچھلی سب خطائیں معاف کر دی جائیں گی تو یہ ترجمہ کی غلطی نہیں
 بلکہ ایک ایسا مذموم اقدام ہے۔ جس سے ایمان ساقط ہو سکتا ہے۔

الذنب فی القرآن ص 812

لفظ خطا گناہ سے ہلکا ہے اگر اس سے ایمان ساقط ہو سکتا ہے تو خدا جانے لفظ گناہ استعمال
 کرنے والے تو ساقط الایمان ہی ہوں گے۔

11- قارئین! آپ بھی شاید حوالے پڑھ کر تھک گئے ہوں گے میں اسی لیے
 آخری حوالہ عرض کرتا ہوں ورنہ بیسوں بریلویوں کے حوالے اس پر شاہد ہیں کہ یہ
 ترجمہ کرنا گستاخی تو ہیں کفر وغیرہ ہے۔

دیوبندی مذہب کا مصنف مولوی غلام مہر علی چشتیاں کارہائشی لکھتا ہے۔ ذنبک کا معنی
 آپ کے گناہ یا ترک افضل و خلاف اولیٰ یا خطاء آپ کی عصمت پر حملہ آور ایک نہایت
 ہی زہریلا سانپ ہے۔

معركة الذنب ص 8

آگے لکھتے ہیں:

یہ ترجمہ کہ ”اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے“۔ سر اسر عصمت رسول سے بغاوت و جہالت و شقاوت ہے، نبوت کا انکار اور کفر ہے۔

معركة الذنب ص 20

قارئین ان پانچ عدد مثالوں میں بریلوی زعماء و اصاغر و اکابر یعنی بریلویوں کے اصول و فروع گستاخان رسول اپنے بنائے ہوئے اصولوں سے بنتے ہیں۔ مگر قیامت آسکتی ہے وہ ان سب کو گستاخ رسول عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈاکہ ڈالنے والا نہیں کہہ سکتے اور ان سے برات نہیں کر سکتے۔ تو یہ ثابت ہوا کہ ان کا عشق و محبت کا دعویٰ بلا حقیقت ہے۔ تفصیل کا ڈرنہ ہوتا تو ہم مزید اس پر کلام کرتے۔

و بهذا القدر نكتفي والله الحمد و لا و آخرا

اپنے مناظرین و علماء کی خدمت میں گزارش

بریلوی حضرات مختلف جگہ اکابرین اہل السنۃ دیوبند کے خلاف گالیاں بکتے نظر آتے ہیں اور عبارات پر چیلنج کرتے نظر آتے ہیں آپ اس کو زبانی طور پر قبول کر لیں اور ان سے یہ بات کہی جائے کہ چیلنج تحریری طور پر لکھ کر دیا جائے اگر وہ دے دیتے ہیں تو آپ بھی تحریری طور پر قبول کر لیں باقی جب شرائط طے ہونے لگیں تو مندرجہ ذیل کتب آپ کے پاس ہونی ضروری ہیں اور یہ عبارات بھی نکال کر آپ ان کے سامنے رکھ دیں کہ آپ کے علماء کا اقرار ہے کہ ہمارا اختلاف تو صرف حسام الحرمین والی پیش کردہ چند عبارات پر ہے۔ لہذا مناظرہ حسام الحرمین پر ہو گا۔

ویسے بھی اسی کتاب کی بنیاد پر تم اکابر کو کافر کہتے ہو لہذا پہلے بنیاد کو دیکھا جائے حسام الحرمین پر مناظرہ بہت آسان ہے۔ آپ ان سے شرائط طے کرتے ہوئے یہ بات لکھوائیں کہ حسام الحرمین میں جو عبارات ہمارے متعلق پیش کی گئی ہیں وہ من و عن اکٹھی اصل کتب سے دکھانے کے بریلوی پابند ہوں گے اور پہلے حسام الحرمین میں پیش کی گئی ہماری پہلی عبارت پر گفتگو ہوگی اس کے بعد بریلویوں کے امام و پیشوا و قائد فاضل بریلوی کے کفر پر بات ہوگی کہ بریلویوں کتب کی روشنی میں اس کا اسلام ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ فاضل بریلوی کے کفر و ایمان پر بات پہلے کی جائے اور حسام الحرمین پر بعد میں۔

اب آئیے! ان حوالہ جات کی طرف جن کی بنیاد پر میں نے یہ بات عرض

کی ہے۔

1۔ بریلوی معتبر کتاب میں ہے: علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ نے بھی حسام الحرمین شریف کے مقدمہ میں بنائے اختلاف ان گستاخانہ عبارتوں کو قرار دیا ہے۔ دیکھیے حسام الحرمین شریف مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور و مکتبہ المدینہ کراچی۔
پتہ چلا کہ اصل اختلاف ان ہی گستاخانہ عبارتوں پر ہے جو وہابی دیوبندی اکابرین نے لکھیں۔

جسٹس محمد کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 75

معلوم ہوا جو عبارات ہمارے اکابر کی فاضل بریلوی نے حسام الحرمین میں پیش کی ہیں اصل اختلاف بریلوی حضرات کو انہی کی وجہ سے ہے تو اختلاف سارا سمٹ کر حسام الحرمین میں آگیا بقول ان کے تو حسام الحرمین پر ہی گفتگو کر لی جائے۔
2۔ بریلوی جید مولوی حسن علی رضوی کہتا ہے:

جن حضرات پر ان کی کفریہ عبارات کے باعث حسام الحرمین شریفین اور الصواریم الہندیہ میں فتویٰ کفر و ارتداد لگا ہے اور عرب و عجم شرق و غرب پاک و ہند کے اکابر و مشاہیر علماء و فقہانے اس کی تائید کی ہے اور تصدیق فرمائی ہے۔ صرف ان گنتی کے چند مولویوں سے قطع تعلق کرتے ہوئے توہین کو توہین تسلیم کر لیں کفر کو کفر مان لیں اور سچے دل سے توبہ کر کے ان کی وکالت اور دلالی چھوڑ دیں جھوٹی تاویلات کا سلسلہ بند کر دیں اور حسام الحرمین پر تصدیق کر دیں تو امید ہے امت کا وسیع تر اتحاد اور یک جہتی قائم ہو سکتی ہے اور قوم کو خلفشار سے نجات مل سکتی ہے۔

محاسبہ دیوبندیت ج 1، ص 36

آگے لکھتے ہیں:

جب تم ان سے دستبردار ہو گے تو کسی پر بھی تکفیر کا حکم شرعی باقی بند رہے

گا۔ یہ ہم مودبانہ ملتجیانہ عرض کر رہے ہیں کہ کافر کو کافر اور مسلمان کو مسلمان ماننا ضروریات دین سے ہے۔

محاسبہ دیوبندیت ج 1، ص 279

اس سے بھی معلوم ہوا کہ اگر حسام الحرمین ان احکام کو جو ہمارے متعلق ہیں درست مان لیا جائے تو اختلاف مٹانے کے لیے بریلوی تیار ہیں تو پھر سارا اختلاف حسام الحرمین میں ہی ہوا ناں؟
3۔ سید تبسم شاہ بخاری بریلوی لکھتا ہے:

ہمارا اصل اور بنیادی اختلاف تحذیر الناس براہین قاطعہ اور حفظ الایمان کی چند کفریہ عبارات پر ہے۔

دیوبندیوں سے لاجواب سوالات ص 456

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

دیوبندیوں سے ہمارا بنیادی اختلاف ان کی کچھ کتب کی چند صریح کفریہ عبارات پر ہے۔

جسٹس محمد کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 81

اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ ان تین کتب کی چند عبارات ہیں۔ جو حسام الحرمین میں درج ہیں صرف ان پر اختلاف ہے اس لیے مناظرہ اسی کتاب حسام الحرمین پر ہو اور جو عبارات اس حسام میں ہماری لی گئی ہیں ان کو من و عن و اکٹھی اصل کتب سے دکھائیں اور حسام الحرمین کے احکام جو ہمارے متعلقہ ہیں ان کو سچ ثابت کریں۔

4۔ آستانہ عالیہ کچھوچھ شریف سے فتویٰ لکھا گیا کہ علماء حرمین طیبین نے جو فتویٰ ان

کے حق میں صادر فرمایا ہے اس کا لفظ بہ لفظ صحیح اور نقطہ نقطہ حق و درست ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر جاہل یا منافق اور اسی بناء پر ہم ان لوگوں کو کافر و مرتد جانتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں۔

الصوارم الہندیہ ص 52

اس سے بھی معلوم ہوا کہ فتویٰ کفر حسام الحرمین کی وجہ سے ہے اسی وجہ سے ہمیں بریلوی کافر کہتے ہیں۔ تو بات حسام الحرمین پر ہو اور بس۔ اور اپنے بزرگوں میں سے کسی اور بزرگ کی کوئی عبارت نہ پیش کرنے دی جائے۔

5۔ سنبھل کے فتاویٰ: قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی اشرف علی تھانوی اپنے مذکورہ بالا اقوال (جو حسام الحرمین میں درج ہیں) کی بناء پر کافر مرتد خارج از اسلام ہیں۔

الصوارم الہندیہ ص 71

6۔ فتاویٰ جاوہر:

مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھی و مولوی اشرف علی تھانوی کے جو اقوال استفسار (حسام الحرمین والے) میں نقل کیے گئے ہیں ان پر سابق ازیں بحث و تحقیص ہو کر علماء اہلسنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

الصوارم ص 103

7۔ فتاویٰ بریلی شریف از قلم حشمت علی قادری:

نانوتوی گنگوہی انبیٹھی تھانوی اپنے ان کفریات واضحہ صریحہ خبیثہ معلونہ کے سبب جو اصل فتاویٰ حسام الحرمین شریف میں بعبارت تہا۔ منقول ہیں جن میں کوئی ایسی تاویل و توجیہ قطعاً ناممکن جو قائلین کو قطعی یقینی کفر و ارتداد سے بچا سکے۔ قطعاً

یقیناً کافر، مرد لائق تذلیل واجب التفضیح ہیں۔

الصوارم ص 114

قارئین ذی وقار! سات عدد حوالوں سے معلوم ہو گیا بریلویوں کی طرف سے اکابر اربعہ پر فتویٰ کفر کی بنیاد حسام الحرمین ہے۔ لہذا اسی حسام الحرمین پر ہی گفتگو کی جائے۔ اگر بریلوی اس حسام الحرمین کے وہ احکام جو ہمارے متعلق ہیں سچے ثابت کر دیں اور اسی طریق سے جو پیچھے مذکور ہوا تو وہ سچے ہوئے اور اگر ہم یہ ثابت کریں کہ فاضل بریلوی نے ان عبارات میں خیانت دھوکہ دہی سے کام لیا ہے تو پھر فاضل بریلوی جھوٹا اور یہ کتاب جھوٹ کا پلندہ، مگر رضا خانی حضرات اس کی ہمت نہیں کر سکتے۔ ہداهم اللہ

حسام الحرمین پر مناظرہ کرنے کی ترتیب و شرائط

- 1- سب سے پہلے فاضل بریلوی کے کفر و ایمان پر بات ہوگی پھر حسام الحرمین پر کیوں کہ مصنف کا ذکر اور حالات کتاب سے پہلے ہوتے ہیں۔
- 2- بریلوی مناظر حسام الحرمین کی عبارات من و عن اکٹھی اصل کتب سے دکھائے گا۔
- 3- حسام الحرمین کے احکام جو ہمارے متعلق ہیں اس کے منکر کا حکم بتانا ہوگا۔ (یعنی جن جن حضرات نے ہمارے اکابر کو مسلمان لکھا انہیں کافر لکھ کر دینا ہوگا۔)
- 4- گفتگو بریلوی اصول و قواعد کو سامنے رکھ کر ہوگی۔

اکابر اربعہ کا مقام بریلوی کتب سے:

الفضل ماشہدت بہ الاعداء کے اصول سے یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ہمارے اکابر کو اللہ کریم نے وہ مقام عطا فرمایا تھا کہ غیر بھی ان کی تعریف لکھنے پر مجبور تھے۔ اور ان کا مقام بریلوی علماء میں بھی مسلم ہے۔ ہم حیران ہیں کہ اگر بریلوی حسام الحرمین کو سچا مانتے ہیں تو اپنے بریلوی اکابرین میں سے کس کس کو کافر کہیں گے۔

کیونکہ بہار شریعت جو کہ بقول عبد المجید خان سعیدی پسند فرمودہ اعلیٰ حضرت ہے۔

نبوت عند الشیخین ص 16

اس میں ہے جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور..... کہے وہ کافر ہے۔

بہار شریعت حصہ اول ص 44، جنتی زیور ص 161

- 1- بریلوی جید علامہ نور بخش توکلی صاحب نے حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی کا نام

یوں لکھا ہے: مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ -

سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم ص 666

اس سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق عبدالحکیم شرف

قادری سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور لکھتے ہیں:

مولانا الحاج عبدالحمید لدھیانوی نے خواب میں آپ کی وفات کے ایک ماہ

بعد آپ کو ایک باغ میں سنہری تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا کہ اس اعزاز کی

وجہ کیا ہے مولانا تو کلی صاحب نے جواب دیا میرے اللہ کو میری کتاب سیرت رسول

عربی صلی اللہ علیہ وسلم پسند آگئی اور مجھے یہ انعام ملا۔

عظمتوں کے پاسبان ص 343

اور یہی واقعہ میٹھی میٹھی سنتیں اور دعوت اسلامی کے ص 38 پر بھی موجود

ہے جو لکھی تو ابو کلیم محمد صدیق فانی نے ہے اور لکھنے میں مدد و نصرت، مفتی شوکت

سیالوی، ماہر بریلویت ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی، اور جناب خلیل احمد رانا، جیسے لوگوں

نے کی ہے۔ (دیکھیے اصل کتاب)

اور یہی واقعہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی نے تذکرہ علماء اہلسنت و الجماعت

لاہور کے ص 299 پر بھی لکھا ہے اور تذکرہ مشائخ نقشبندیہ کے ص 10 پر بھی موجود

ہے۔

شرف قادری صاحب مزید لکھتے ہیں: سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم عوام

میں بے پناہ مقبول ہوئی اور بارگاہ الہی اور دربار مصطفائی میں حضرت مصنف کے لیے

ذریعہ اعزاز و اکرام بنی۔

عظمتوں کے پاسبان ص 342

اسی کتاب کے متعلق شیخ القرآن والحديث کا لقب بریلویوں میں پانے والا مفتی فیض احمد ایسی لکھتا ہے۔ یہ مولانا توکلی کی وہ تصنیف ہے۔ جس پر انہیں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ فلہذا یہ کتاب گویا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی منظور شدہ ہے۔

نہایت الکمال ص 4

اب دیکھیے جو اللہ رسول کی بارگاہ میں مقبول و منظور ہو اور منظور و مقبول کہنے والے اتنے جید بریلوی ہیں تو اس کتاب میں جو مولانا قاسم نانوتوی کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے۔ اس کا کیا بنا کیا وہ مقبول و منظور نہیں؟ معلوم ہوا کہ خدا تو ان پر رحمت کا اتنا پسند کرے اور اس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مگر بریلوی ملت کو پسند نہ ہو آپ خود فیصلہ کر لیں گے۔ بلکہ مفتی حنیف قریشی نے فیصلہ دیا ہے: جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند کو ناپسند کرے وہ کافر ہے۔

غازی ممتاز حسین قادری ص 291

اب دیکھیے حسام الحرمین کہتی ہے جو اسے کافر نہ جانے وہ کافر اور یہ کتاب کہتی ہے جو اسے مسلمان نہ جانے وہ کافر؟ اب بریلوی حضرات کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ کس طرف جاتے ہیں اور ایک بات میں ان کا طبیب ہونے کے ناطے کہتا ہوں یہ اللہ رسول کی طرف نہیں آئیں گے جبکہ حسام الحرمین کو چھوڑیں گے نہیں تو پھر میں اتنی بات ضرور کہوں گا کہ فاضل بریلوی نے لکھا ہے: جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔

حسام الحرمین ص 20

تو تو کلی صاحب تو لگئے مگر یہ جید بریلوی علماء و زعماء جو اس کتاب کی تعریف و توثیق کر رہے تھے ان کے کفر میں اگر کوئی بریلوی شک کرے گا تو وہ بھی گیا۔ ہدایہم اللہ۔

2- مولوی نور بخش تو کلی صاحب لکھتے ہیں: شیخنا العلامة مولانا مولوی حاجی حافظ مشتاق احمد صاحب صاحب چشتی صابری دام اللہ تعالیٰ فیوضہ لکھتے ہیں کہ حضرت توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے برسبیل تذکرہ عاجز سے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں یہ دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے ہیں میں اور مولانا محمد قاسم نانوتوی دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوڑے کہ جلد حضور تک پہنچیں مولانا محمد قاسم صاحب تو وہاں اپنا قدم رکھتے ہیں جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کا نشان ہوتا تھا مگر میں بے اختیار جا رہا تھا آخر مولانا سے آگے ہو گیا اور پہنچ گیا۔

تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص 527

اور ایک بریلوی عالم لکھتے ہیں: ہر ولی کے قدم نبی کے قدم پر ہوتے ہیں۔

تحقیق الاکابر از اویسی صاحب 21

تو معلوم ہوا حجۃ الاسلام ولی اللہ ہیں۔

3- ڈاکٹر انوار احمد صاحب بگوی لکھتے ہیں: مولانا محمد قاسم نانوتوی -

تذکار بگویہ ص 79، ج 1

4- مفتی عبد الحمید خان سعیدی بریلوی لکھتے ہیں: دیوبندی حضرات خوش فہمی

سے سنی عالم دین حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی کثرت تصانیف کی بناء پر اپنے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اِس خیال است و محال است و جنوں ----- الخ

تنبیہات ص 124

اب دیکھیے مولانا لکھنوی لکھتے ہیں: مولوی محمد قاسم النانوتوی هو فاضل کامل مستعد جيد..... نانونة بلدة من ا ضلاع سهارنפור ومدفنه في بلدة ديوبند فرحمه الله

مقدمه عمدہ الرايہ ص 29

5۔ پیر کرم شاہ بھیروی لکھتے ہیں: حضرت قاسم العلوم کی تصنیف لطیف مسمی بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور و تامل سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا علماء حق کے نزدیک حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلوة و سلام تشبہات سے ہے اوار اس کی صحیح معرفت انسانی حیطہ سے خارج ہے کہ لیکن جہاں تک فکر انسانی کا تعلق ہے۔ حضرت مولانا قدس سرہ کی یہ نادر تحقیق کئی شہرہ چشموں کے لیے سرمہ بصیرت کا کام دے سکتی ہے۔ الخ.....

جسٹس کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 23

صاحبزادہ اقبال احمد فاروقی لکھتے ہیں: ہندوستان کی دیگر اکابر ہستیاں بھی مثلاً مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند مولانا فیض الحسن سہارنپوری، مولانا عبد السميع رامپوری (مولانا انوار ساطعہ) مولوی اشرف علی تھانوی آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھیں۔

تذکرہ علماء اہلسنت و جماعت ص 198

7۔ خواجہ غلام فرید چاچڑاں والے فرماتے ہیں: مولوی رشید احمد گنگوہی بھی حاجی صاحب کے مرید اور خلیفہ اکبر ہیں ان کے اور خلفاء بھی بہت ہے چنانچہ مولوی

محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی محمد یعقوب صاحب وغیرہم۔

مقائیس المجالس ص 352

حضرت خواجہ صاحب کے اس ملفوظ سے ثابت ہوا کہ مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی وغیرہم علماء دیوبند صحیح معنوں میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ اور اہل طریقت ہے۔ حالانکہ بعض صوفی حضرات ان کو غلط فہمی سے وہابی کہتے ہیں۔

حاشیہ مقائیس المجالس ص 352

یہی بات پیر نصیر الدین گوٹروی صاحب نے تائید اپنی کتاب میں اشرف سیالوی گروپ کی تردید کرتے ہوئے اس حوالے کے بارے میں یوں لکھتے ہیں کہ قارئین آپ خود انصاف کریں کہ سیالوی صاحب کے فتوے کی زد میں کون کون آ رہے ہیں۔

لطمة الغیب ص 221

مولوی الحاج (کپتان) واحد بخش سیال چشتی صابری لکھتے ہیں کہ: ”علمائے دیوبند حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کے مرید ہیں اور پکے صوفی ہیں۔“

مشاہدہ حق ص 179

”آپ نے بھی 1857ء کی جنگ آزادی میں بے دین انگریزی سلطنت کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور کئی معرکے لڑے لیکن چونکہ آپ کے رفقاء کار کی تعداد قلیل تھی اس لیے کامیاب نہ ہو سکے اور بالآخر انگریزی حکومت نے آپ کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے جس کی وجہ سے آپ حجاز مقدس ہجرت فرما گئے۔ اسی طرح آپ کے رفقاء کار اور مخلص مریدین مثل حضرت مولانا محمد قاسم بانی دیوبند

اور مولانا رشید احمد گنگوہی کے خلاف بھی انگریزوں نے وارنٹ گرفتاری نکالے اور بغاوت کے مقدمات چلائے۔ صوفیائے دیوبند سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ سے تعلق رکھتے ہیں حنفی مذہب پر کاربند ہیں اور شریعت اسلامیہ پر اس سختی سے کاربند ہیں کہ وہابی مشہور ہو گئے۔

مشاہدہ حق ص 180-179

8۔ بریلوی پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کی ترتیب و مقدمہ سے چھپنے والی کتاب میں یوں لکھا ہے: آپ (حاجی صاحب) کے خلفاء راشدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اسماء درج ہیں مولوی محمد قاسم، مولوی رشید احمد گنگوہی ... الخ

تحفۃ الابرار ص 447

9۔ اسی کتاب میں حضرت نانوتوی کا تذکرہ یوں ہے: حضرت مولوی محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ۔

نانوتہ ہندوستان

مقام ولادت

دیوبند ضلع سہارنپور

مقام مزار شریف

انوار العارفین

حوالہ کتب

آپ رؤسائے شیوخ صدیقی قصبہ نانوتہ کے ہیں آپ کو اجازت ہر چہار طریقہ معروف کی ہے حضرت حاجی محمد امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے تھی اور حدیث کی سند حضرت شاہ عبدالغنی مجددی سے حاصل کی تھی محققانہ و عارفانہ کلام حقائق و معارف میں آپ کا تھا۔ اثبات وجودی میں رطب اللسان تھے۔ توحید شہودی سے بھی انکار نہیں رکھتے تھے۔

تحفۃ الابرار ص 447

10- مولوی عبدالکریم بن مولانا محمد صدیق احمد جو مصنف ہے ملفوظات حسینیہ فارسی کے وہ لکھتے ہیں۔ مجھے حصن حصین ودلائل الخیرات وجواہر خمسہ کی اجازت والد کی طرف سے تھی اور ان کو اجازت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی سے تھی۔

ملفوظات حسینیہ فارسی ص 176

11- حاجی مرید احمد چشتی سیالوی اپنے معتمد مولوی نجم الدین دہریالوی کے حالات زندگی میں لکھتے ہیں: شیخ الہند مولانا محمود حسن علامہ سید انور شاہ اور مولانا رشید احمد گنگوہی جیسے اکابر سے فیض حاصل کیا۔

انوار سیال ص 22

12- یہی بریلوی جید عالم لکھتے ہیں: رئیس الحدیث زبدۃ المفسرین پسندیدہ احمد مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی دام برکاتہ۔

فوز المقال فی خلفاء پیر سیال ص 573، ج 2

13- مولانا عبدالباری فرنگی محلی لکھتے ہیں: ہمارے اکابر نے اعیان علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی ہے۔ جو حقوق اسلام کے ہیں اس سے ان کو کبھی محروم نہیں رکھا ہے۔

کلیات مکاتیب رضا ج 1، ج 390

14- پروفیسر ڈاکٹر مسعود لکھتے ہیں۔ مولانا گنگوہی

فتاویٰ مظہریہ ص 356، 357، 361

15- مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی لکھتے ہیں: ”خود فقیر نے جامع مسجد بریلی کے امام و مدرسہ منظر الاسلام کے محدث فقیر کے بڑے بھائی مولانا عبدالعزیز خان صاحب مرحوم کے مکان پر مولوی ظفر الدین صاحب موصوف کی زبان سے سنا تھا۔ چنانچہ فرمایا کہ علماء دیوبند کی تکفیر صحیح نہیں ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے مجھ کو خوب

تحقیق ہو چکی ہے۔ ان کا ہر گز یہ عقیدہ نہیں چنانچہ بھائی مرحوم سے اس باب میں گفتگو ہوئی یہاں تک کہ بھائی صاحب خاموش ہو گئے۔ مولانا موصوف نے بڑے شد و مد کے ساتھ یہی فرمایا کہ تکفیر کا مسئلہ چلے گا نہیں ان حضرات کا ہر گز یہ عقیدہ نہیں ہے جو ہمارا عقیدہ ہے وہی ان کا عقیدہ ہے یہاں تک کہ بقول مولوی حبیب الرحمن صاحب کے مولانا ظفر الدین صاحب نے مولوی سہیل صاحب کی جو مولوی اشرف علی صاحب کے مرید تھے۔ اقتداء میں نماز بھی ادا کی تھی۔

انکشاف حق ص 150

16۔ محدث اعظم ہند جناب مولوی سید محمد میاں صاحب کچھو چھوی نے جمعۃ المبارک کی نماز دیوبندی امام کے پیچھے پڑھی بریلوی علماء نے روکا بھی سہی مگر وہ خاموش رہے اور نماز ادا کر لی اس پر بگڑ کر مولوی حشمت علی قادری نے ”70 باادب سوالات“ کتاب لکھی۔

ملخص انکشاف حق ص 71.70

17۔ چوہدری نور احمد مقبول نقشبندی مجددی میر و والی لکھتے ہیں: (حضرت کرمانوالہ سرکار نے) مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ صدر مدرس سے سند تکمیل حاصل کی۔

مخزن کرم ص 20

18۔ مولوی محمد اکرام صاحب بریلوی لکھتے ہیں:

مدرسہ مظاہر العلوم میں ان دنوں مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ مدرس تھے۔ وہاں سے تکمیل علم کی سند حاصل کر کے آپ نے دہلی میں مدرسہ مولوی عبدالرب میں داخل ہو کر شیخ الحدیث مولانا عبدالعلی قاسمی جیسے متبحر عالم سے دورہ

حدیث کیا۔

معین کرم ص 95

19- پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب لکھتے ہیں: مولانا اشرف علی تھانوی صاحب۔
فتاویٰ مظہریہ ص 446

دوسری جگہ لکھتے ہیں: مولانا اشرف علی تھانوی -

تذکرہ مظہر مسعود ص 450

20- تذکرہ تاجدار گولڑہ شریف مصدقہ عبدالحکیم شرف قادری و پیر نصیر الدین
گولڑوی میں ہے: حضرت مولانا اشرف علی تھانوی -

ص 107

21- بریلویوں کی مستند زمانہ کتاب مہر منیر میں ہے: مولوی اشرف علی تھانوی
جوہر مسئلہ کو خالص شرعی نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی تھے۔

مہر منیر 268

22- خواجہ قمر الدین کے استاد مولانا معین الدین اجمیری لکھتے ہیں: حق تعالیٰ
آپ کو فائز المرام کرے اور سلسلہ خیر آبادیہ کو آپ کے دم سے زندہ رکھے۔

باغی بندوستان 238

حضرت نے یہ بات مولانا عبد الشاہد صاحب شیروانی کو لکھی ہے۔ شیروانی صاحب
سلسلہ خیر آبادیہ کے چشم و چراغ مشہور و معروف تھے۔
وہ لکھتے ہیں: مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم -

باغی بندوستان ص 224

23- پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں: فرقہ بین اسماعیلیہ و خیر آبادیہ سے شکر
اللہ سعیمہ راقم دونوں کو ماجور و مثاب جانتا ہے۔

فتاویٰ مہریہ ص 9

فرقہ اسماعیلیہ سے اشارہ اکابر دیوبند کی طرف ہے۔ مزید لکھتے ہیں: میرے خیال میں فریقین از علماء کرام متنازعین اہل السنۃ والجماعت سے ہیں آنحضرت کو بالاسماء المعظمہ واجب اور ضروری اعتقاد کرتے ہیں۔

آگے لکھتے ہیں: فریقین کو تحریر ہذا سنا کر آپس میں ملا دیں اور ایک دوسرے کو برا نہ کہیں۔

فتاویٰ مہربہ ص 5، 6

24۔ پیر کرم شاہ بھیروی لکھتے ہیں: اس باہمی و داخلی انتشار کا سبب سے المناک پہلو اہل سنت و جماعت کا آپس میں اختلاف ہے۔ جس نے انہیں دو گروہوں میں بانٹ دیا ہے۔ دین کے اصولی مسائل میں دونوں متفق ہیں اللہ تعالیٰ کی توحید ذاتی و صفاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و ختم نبوت قرآن کریم قیامت اور دیگر ضروریات دین میں کلی موافقت ہے۔

تفسیر ضیاء القرآن ج 1، ص 11، طبع 1995

25۔ فاضل بریلوی نے حکیم الامت کو گالیوں میں مونث کہا تو خواجہ قمر الدین سیالوی کے استاذ خواجہ معین الدین اجمیری نے جواباً لکھا کہ:

(ان) میں فحش اور سو قیت کے علاوہ حضرات علماء کرام کی غایت درجہ تحقیر و توہین بھی ہے کہ ایسے حضرات کو جو عباد الرحمن اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے وارث ہیں صاف لفظوں میں مونث کہا گیا ہے کہ جس کو سن کر بازاری و اوباش تک کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں۔

تجلیات انوار معین ص 36

26۔ تحریک منہاج القرآن والے لکھتے ہیں: جامعہ اشرفیہ کے مہتمم مولانا

عبدالرحمن اشرفی ملک عبدالرؤف خطیب آسٹریلیا مسجد لاہور اور مفتی غلام سرور قادری نے ایک معاہدہ کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کاپی محفوظ ہے۔ ہم اپنے اپنے فکری تشخص بریلوی دیوبندی کو ختم کر کے صرف اہلسنت وجماعت کہلائیں۔
تحفہ اوکاڑویہ ص 26، ازحافظ ناصر قیوم خان

27- مفتی شوکت سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

بد قسمتی سے پاکستان و ہندوستان میں اہلسنت وجماعت بریلوی و دیوبندی دو گروپوں میں منقسم ہو گئے۔

قرآن اور ادارہ معارف القرآن ص 13

28- جامع معقول و منقول مولانا نذیر احمد خان صاحب صدر مدرس مدرسہ طیبہ احمد آباد گجرات نے مولانا نوتوی رحمۃ اللہ کے متعلق اپنی کتاب بوارق لامعہ میں ص 34 پر علوم دینیہ کا ناشر اور ایک عالم کو علم دین کی طرف رہنما اور مرحوم لکھا ہے۔
تفصیل کے لیے دیکھیے انکشاف حق ص 67، 68، 69

29- سید تبسم شاہ صاحب لکھتے ہیں: تحذیر الناس شائع ہونے پر نظریاتی تصادم ابھر کر سامنے آگیا اور اہل سنت کے دو حصے معرض وجود میں آ گئے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 84

30- یہی بخاری صاحب لکھتے ہیں:

ہمارے ملک کے اندر ایک پورا طبقہ علماء کا وجود میں آچکا ہے یہ طبقہ دیگر تمام اعمال و عقائد میں پکا بریلوی ہے اور سنی بریلوی اجتماعات میں شرکت کرتا ہے اس طبقہ کو بھی امام احمد رضا خان بریلوی کا یہ فتویٰ کفر قبول نہیں۔

جسٹس کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 82

31- پیر نصیر الدین گولڑوی لکھتے ہیں:

ہمارے حضرت پیر مہر علی شاہ قدس سرہ کسی کلمہ گو کو کافر یا مشرک کہنے کے حق میں نہیں تھے اور نہ کبھی آپ نے کسی دیوبندی کو کافر اور مشرک قرار دیا۔

راہ ورسم ومنزل ص 266

32- حکیم محمود احمد برکاتی لکھتے ہیں: مولانا معین الدین اجمیری نے ایک استفتاء کے جواب میں کہا کہ حضرات شاہ اسماعیل، مولانا محمد قاسم، مولانا رشید احمد کافر ہیں؟ تحریر فرمایا تھا کہ یہ حضرات مسلمان اور مسلمانوں کے پیشوا ہیں۔

مولانا حکیم سید برکات احمد سیرت وعلوم ص 184

اسی جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ مولانا عبدالحق کے جید تلامذہ مولانا عبد العزیز، مولانا برکات احمد، مولانا نادر الدین، مولانا فضل حق رامپوری مولانا ہدایت علی بریلوی مولانا ماجد علی وغیرہم کسی سے (مخالفین) کی تکفیر ثابت نہیں۔ اگلے صفحے پر مولانا برکات احمد کا چشم دید واقعہ یوں لکھا ہے کہ والد ماجد مولانا حکیم دائم علی مولانا محمد قاسم کے خواجہ تاش تھے اس لیے ایک بار مجھے ان سے ملانے کے لیے دیوبند لے گئے تھے جب ہم پہنچے تو مولانا چھتہ کی مسجد میں سو رہے تھے مگر اس حالت میں بھی ان کا قلب ذاکر تھا اور ذکر بھی بالچہر کر رہا تھا۔

مولانا حکیم سید برکات احمد سیرت وعلوم ص 185

اعلیٰ حضرت کے جھوٹ

قارئین گرامی قدر! اس عنوان پر لکھنا بھی ضروری ہے کہ جب اس سارے مسئلے کا راوی ہی جھوٹا ہو تو حسام الحرمین کے جو احکام اکابر دیوبند کے متعلق ہیں خود ہی جھوٹ کا پلندہ ثابت ہو جائیں گے۔ اس لیے ہم نے چند سطور ان جھوٹوں کو جو احمد رضا نے بولے اکٹھا کر کے لکھ دی ہیں اور بجائے کچھ نیکی کمانے کے ان جھوٹوں کی وجہ سے فاضل بریلوی لعنتہ اللہ علیہ کا ذہن کی زد میں بری طرح آتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

1۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں: لوگ اپنی ماؤں کی طرف نسبت کر کے پکارے جائیں گے۔

احکام شریعت مسئلہ نمبر 97، حصہ دوم ص 204

دوسری جگہ لکھتے ہیں: انکم تدعون یوم القیام باسمائکم و اسماء ابابکم (الحديث)

احکام شریعت حصہ اول ص 91، مسئلہ نمبر 21

یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: تم قیامت کے دن اپنے اور اپنے والدوں کے نام سے پکارے جاؤ گے۔

اب دیکھیے یہ تو حدیث ہے لہذا سچ ہوا: اور پہلا قول فاضل صاحب کا ہے جو یقیناً جھوٹ ہے۔

2۔ داڑھی منڈے کے متعلق لکھتے ہیں: قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔

احکام شریعت ص 190، حصہ دوم، مسئلہ نمبر 70

جبکہ یہ قرآن میں کہیں نہیں ورنہ وہ آیت دکھائیں جہاں داڑھی منڈے پر لعنت

ہو۔ یہ بھی جھوٹ کا پلندہ ہوا۔

3۔ فاضل بریلوی شیطان کے متعلق لکھتے ہیں: وہ کذب کو اپنے لیے پسند نہیں کرتا۔

احکام شریعت حصہ اول ص 135، مسئلہ نمبر 39

کون نہیں جانتا تا کہ اس نے آدم و حوا علیہما السلام سے جھوٹ بولا تھا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ حالانکہ تھا دشمن۔ یہ بھی جھوٹ ہوا۔
4۔ اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں رسول کوئی شہید نہ ہوا۔

ملفوظات حصہ 4، ص 398

جبکہ قرآن کہتا ہے: کلما جاء هم رسول بما لا تهوى انفسهم استكبرتم ففرقاً
کذبتم و فریقاً تقتلون۔

المائدة نمبر 70، پارہ 6

جب بھی ان کے پس رسول لایا وہ چیز جو ان کے نفوس نہیں چاہتے تھے تو
ایک گروہ تم میں سے ان کو جھٹلا دیتا اور ایک قتل کر دیتا۔ یہ بھی فاضل بریلوی کا
جھوٹ ہے۔

5۔ انشاء اللہ وہابیہ کی دعوت بند ہوگی اور اہل سنت کی ترقی ہوگی۔

ملفوظات ص 140، حصہ اول

جبکہ ہوا الٹا ہے۔ ترقی تو اللہ نے ہمیں دی ہے جن کو یہ وہابی کہہ رہا ہے
کیونکہ ہمارے مدارس علماء و مشائخ میں اضافہ ہوا۔ یہ تو علمی یتیم ہی رہے۔ یہ بھی
جھوٹ ہوا۔

یہ یاد رہے کہ ہم اہل سنت و الجماعت ان کے وہابی کہنے سے وہابی بن نہیں

جائیں گے اور تماشا یہ ہے کہ خواجہ قمر الدین سیالوی کے استاد حضرت معین الدین اجمیری نے اپنی کتاب تجلیات انوار المعین میں فاضل بریلوی کو وہابی بھی لکھا ہے اور وہابیوں کا سرتاج بھی۔

6- فاضل بریلوی لکھتے ہیں: میرے والد ماجد وجد امجد پیر و مرشد قدس سرار ہم و خود حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اسماء طیبہ سے کتابیں گھڑیں ان کے نام نہاد مطبع تراش لیے فرضی صفحات کے نشان سے عبارتیں تصنیف کر لیں جس کی مختصر جدول یہ ہے۔

ہدایہ البریہ تحفۃ المقلدین ہدایۃ الاسلام

رسائل رضویہ ج 2، ص 492

یعنی یہ کتابیں ان دیوبندیوں نے گھڑی ہیں جبکہ خود ہی لکھتے ہیں: اپنے والد صاحب کے حالات میں کہ ہدایۃ البریہ الی الشریعۃ الاحمدیہ کہ دس فرقوں کا رد ہے۔ یہ کتابیں مطبع صادق سیتاپور میں منطبع ہوئیں۔

مقدمہ جواہر البیان ص 8

یعنی ایک جگہ لکھتے ہیں: یہ میرے والد صاحب کی کتاب ہے۔ فلاں جگہ سے چھپی ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں: یہ کتاب دیوبندی حضرات نے گھڑی ہے۔ والد صاحب کے نام پر تو جھوٹ ثابت ہو گیا۔ یا پہلی بات جھوٹ ہے یا دوسری۔

7- فاضل بریلوی لکھتے ہیں: (حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا) عبد الرحمن قاری سے پہلے کسی لڑائی میں ان سے وعدہ جنگ لیا ہو۔ (ملفوظات ص 198) یہ بھی جھوٹ ہے ورنہ ثبوت پیش کیا جائے۔

8- وہ (عبدالرحمن قاری) پہلوان تھا۔ اس نے کشتی مانگی انہوں نے قبول فرمائی۔

ملفوظات ص 198

یہ بھی جھوٹ ہے۔ ورنہ ثبوت دیا جائے۔

9- عرض: اسماعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیے۔

ارشاد: میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔

ملفوظات ص 138

دو باتیں لکھیں: 1- اگر کوئی کافر کہے تو منع نہیں کریں گے۔

2- خود کافر نہیں کہیں گے۔

جبکہ تمہید ایمان میں لکھا ہے علماء و محتاطین انہیں کافر نہ کہیں۔

حسام الحرمین مع تمہید ایمان ص 132

کیا یہ روکنا نہیں تو یہ ملفوظات کی بات بھی جھوٹ ہوئی۔

10- دوسری بات کہ: خود کافر کہیں گے نہیں۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔ اس لیے

کہ کوکبۃ الشہابیہ میں تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا۔

بلاشبہ جماہیر فقہاء کرام و اصحاب فتویٰ و اکابر و اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ

سب کے سب مرتد کافر باجماع آئمہ ان تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ و رجوع

اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض۔

الکوکبۃ الشہابیہ ص 60

تو دوسری بات بھی جھوٹ ہوئی۔

11- ایک جگہ فرماتے ہیں ”میرا کوئی استاذ نہیں۔“

سیرت امام احمد رضا ص 12

دوسری جگہ فرماتے ہیں: میرے استاذ صاحب مرزا غلام قادر بیگ رحمۃ اللہ علیہ۔
ملفوظات ص 35- ج اول

12- اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: رب العزت تبارک و تعالیٰ نے چار روز میں
آسمان اور دودن میں زمین یکشنبہ تا چہار شنبہ آسمان اور پینچشنبہ تا جمعہ زمین (بنائی)۔
ملفوظات ص 22

جبکہ قرآن مجید میں ہے۔ سورۃ حم سجدہ آیت نمبر 10، 11، 12 کا ترجمہ دیکھیے ”تم
فرماؤ! کیا تم لوگ اس کا انکار کرتے ہو جس نے دودن میں زمین بنائی اور اس کے ہمسر
ٹھہراتے ہیں۔ وہ ہے سارے جہاں کا رب اور زمین میں اس کے اوپر سے لنگر ڈالا اور
اس میں برکت رکھی اور اس کے بسنے والے کے لیے روزیاں مقرر کی یہ چار دن
ہیں۔ (یعنی زمین اور زمین پر یہ سارا کچھ چار دن میں ہوا) ٹھیک جواب پوچھنے والوں
کے لیے پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا تو اس نے آسمان و زمین سے
فرمایا دونوں حاضر ہو چاہے خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی رغبت
کے ساتھ حاضر ہیں تو پھر سات آسمان کر دیئے دودن میں۔“

پتہ چلا آسمان دودن میں زمین اور اس سے متعلقات چار دن میں جبکہ اعلیٰ
حضرت کا اعلیٰ جھوٹ آپ نے ملاحظہ فرمالیا۔

13- فاضل بریلوی لکھتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس (گائے)
کا گوشت تناول فرمانا ثابت نہیں۔

ملفوظات ص 33، حصہ اول

جبکہ ان کے صاحبزادے لکھتے ہیں۔

حدیث مسلم کتاب الزکوٰۃ کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے گوشت گاؤ (یعنی گائے کا گوشت) صدقہ میں آیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور حضور سے عرض کیا گیا یہ صدقہ ہے۔ کہ بریرہ کو آیا ہے۔ فرمایا: اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ اس سے بظاہر تناول فرمانا معلوم ہوتا ہے۔

حاشیہ ملفوظات مطبوعہ مکتبۃ المدینہ ص 68

آپ دیکھیں یہ بھی فاضل بریلوی کا جھوٹ ہے۔

14۔ فاضل بریلوی ایک جگہ مصر کے میناروں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ان کی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام سے 14 ہزار برس پہلے ہوئی۔

ملفوظات حصہ اول ص 96

آگے لکھتے ہیں: آدم علیہ السلام کی تخلیق سے بھی تقریباً پونے چھ ہزار برس پہلے کے بنے ہوئے ہیں۔

ملفوظات ص 95، حصہ اول

اب ظاہر ہے دونوں میں سے ایک تو جھوٹ ہے۔

15۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ: خود کشی کرنے والے اور اپنے ماں باپ کو

قتل کرنے والے اور باغی ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا ان کے جنازے کی نماز نہیں۔

ملفوظات ص 98، حصہ اول

دوسری جگہ خود کشی کرنے والے کے متعلق لکھتے ہیں: اس کے جنازے کی نماز پڑھی جائے گی۔

فتاویٰ افریقہ ص 42، مسئلہ ص 39

اب ایک بات تو جھوٹ ہے۔

16۔ اعلیٰ حضرت سے پوچھا گیا نمازی کے آگے سے کتنی دور سے گزرنا چاہیے تو بتایا کہ چھوٹی مسجد میں، مکان وغیرہ میں تو جائز ہی نہیں مگر بڑی مسجد میں جائز ہے اور بڑی مسجد وہ ہے جو 47، 48 گزار مساحت کی ہو۔

ملخصاً عرفان شریف ص 14، مسئلہ نمبر 38

جبکہ دوسری جگہ فرماتے ہیں: بڑی مسجد سوائے مسجد خوارزم جس کا ایک ربل چار ہزار ستون پر ہے۔ یا مسجد حرم شریف ہے۔

ملخص ملفوظات حصہ اول ص 99

اب ایک تو جھوٹ ہے۔

17۔ ارشاد فرمایا کہ اس بار مجھے 34 دن کامل بخار رہا۔ کسی وقت کم نہ ہوا۔ انہوں نے عرض کیا جاڑا (بخار میں سردی بھی لگتی ہے؟) بھی آتا ہے۔ اس پر ارشاد ہوا جاڑا طاعون اور وبائی امراض جس قدر ہیں اور ناپینائی و یک چشمی برص جذام وغیرہ کا مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ ہے۔ کہ یہ امراض تجھے نہ ہوں گے۔

ملفوظات حصہ 4، ص 414

دوسری جگہ فرماتے ہیں: میری عادت ہے بخار میں سردی بہت معلوم ہوتی ہے۔ (ملفوظات ص 154 حصہ دوم)

ان میں سے کوئی بات تو جھوٹی ہے۔ اس قسم کے کافی احمد رضا کے جھوٹ دیکھے جاسکتے۔ جن سے یہ بات معلوم ہو جائے گی جو جھوٹا ہو اس کی حسام الحرمین میں اکابر اہل السنۃ دیوبند پر لگائے گئے فتوؤں کا کیا اعتبار ہو گیا۔

باب دوم
حسام الحرین کا تفصیلی جائزہ

حسام الحرمین کا تفصیلی جائزہ

ہم نے بقدر کفایت گفتگو پیچھے مقدمہ اور اجمالی جائزہ میں کر دی ہے اسی کو ہی مد نظر رکھ لیا جائے تو حسام الحرمین کا کافی و شافی جواب ہو سکتا ہے۔ مگر قدرے تفصیل اس لیے لکھ رہے ہیں تاکہ فاضل بریلوی کا دجال و کذاب ہونا آفتاب کی طرح روشن ہو جائے۔ حسام الحرمین میں ہمارے اکابر اربعہ کی چار عبارتیں قطع و برید کر کے پیش کی گئی ہیں سب سے پہلے حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی کی عبارت ہے۔ پھر قطب الارشاد حضرت گنگوہی کی پھر فخر المحدثین حضرت سہارنپوری پھر حکیم الامت حضرت تھانوی کی عبارت ہے رحمہم اللہ تعالیٰ رحمتہ واسعہ۔ ہم ترتیب سے ہر ایک پر تفصیلی گفتگو کرتے ہیں۔

الزام بر حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی:

مولوی احمد رضا نے یہ الزام لگایا کہ یہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اب ہم تفصیلاً مولوی احمد رضا کے دجل سے پردہ اٹھائیں گے۔

ہوا یہ کہ ہندوستان میں بعض حضرت کی طرف سے حدیث ابن عباسؓ کی تردید اور انکار ہونے لگا اور وہ حدیث و اثر یہ ہے کہ زمینیں سات ہیں اور ہر زمین میں تمہارے نبی کی طرح نبی تمہارے آدم کی طرح آدم اور نوح تمہارے نوح کی طرح اور ابراہیم تمہارے ابراہیم کی طرح اور عیسیٰ تمہارے عیسیٰ کی طرح موجود ہیں۔ اس اثر و حدیث کو چونکہ علماء امت نے صحیح قرار دیا اس لیے حضرت حجۃ الاسلام نے لوگوں کو اس حدیث کے انکار سے بچانے کے لیے ایک کتاب لکھی جس کا نام تحذیر الناس من

انکار اثرا بن عباسؓ اس کتاب کو پڑھ کر اپنے تو اپنے مخالفین بھی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ اس میں مولانا رحمہ اللہ نے ختم نبوت کی ایسی تشریح کی جس سے منکرین ختم نبوت کا منہ بھی بند ہو گیا اور اس اثر کے انکار کا راستہ بھی بند ہو گیا۔ مگر خدا برا کرے تعصب کا اس نے یہاں بھی اپنا رنگ دکھایا۔ جس شخصیت نے پنڈتوں اور دھریوں اور آریہ سماج سے مناظرے کر کے سرکار کی نبوت و ختم نبوت پر پہرا دیا اسی کو متعصبین نے منکر ختم نبوت ٹھہرا دیا۔

آئیے ہم جائزہ لیتے ہیں کہ جو الزام اس ولی اللہ پر اہل بدعت نے لگایا اس الزام میں اہل بدعت پھنسے خود نظر آتے ہیں۔ اور بریلوی فتاویٰ سے اُمت کے مقتدا و اکابر بھی نہیں بچ سکے۔ اب ہم نمبر وار ان اعتراضات کا جائزہ لیتے ہیں جو حجۃ الاسلام پر کیے جاتے ہیں۔

اعتراض نمبر 1:

1- سید تبسم شاہ بخاری لکھتے ہیں:

اس اثر کو صحیح ماننے سے جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل اور نظیر ہونے کا عقیدہ پیدا ہوتا ہے۔ وہیں ختم نبوت کے اجماعی عقیدے پر بھی زد پڑنی ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 41

مولوی حسن علی رضوی لکھتے ہیں:

ان (مولوی نفی علی خان) کی رائے میں اثرا بن عباس کی صحت قبول کرنے

کے بعد مولانا محمد احسن منکر خاتم النبیین ٹھہرتے تھے۔

محاسبہ دیوبندیت ج 2، ص 451

ایک اور بریلوی مولوی لکھتا ہے: اثر ابن عباس کی صحت قبول کرنے کے بعد مولانا احسن نانوتوی منکر خاتم النبیین ٹھہرتے ہیں۔

جسٹس محمد کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 12

مولوی غلام نصیر الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

اگر نانوتوی صاحب ختم زمانی کے قائل تھے تو وہ اثر ابن عباس کی تصحیح و

تقویت کیوں کر رہے ہیں۔

عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ص 192، ج 1

ان عبارات کا خلاصہ یہ ہوا کہ جو اس اثر ابن عباس کی تصحیح کرے وہ ختم

نبوت کا منکر ہے۔ اب دیکھیے اس فتوے کی زد میں اکابرین اُمت بھی آتے ہیں۔ وہ

اس طرح کہ بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی لکھتا ہے۔

امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے امام بخاری اور امام مسلم نے اس

کو روایت نہیں کیا حافظ ذہبی نے بھی کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابو بکر احمد بن

حسین بیہقی نے اس حدیث کو دو سندوں سے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی لکھتے ہیں اس حدیث کی سند حضرت ابن عباس سے صحیح ہے راوی

مرہ کے ساتھ شاذ ہے اور میں نہیں جانتا کہ ابوالضحیٰ کا کوئی متابع ہے۔

کتاب الاسماء و الصفات ص 390، 389۔ تبیان القرآن ج 12، ص 92

سعیدی صاحب آگے لکھتے ہیں: حافظ عماد الدین بن عمر بن کثیر شافعی متوفی

774ھ نے اپنی تفسیر میں سات زمینوں سے متعلق اثر ابن عباس کو امام بیہقی کے

کتاب الاسماء و الصفات کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس کی سند پر کوئی تبصرہ نہیں کیا

تبیان القرآن ج 12، ص 93

آگے ابن حجر عسقلانی کی تحقیق نقل کی ہے کہ انہوں امام ابن جریر کا اقتباس نقل کیا ہے۔ جس میں انہوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ آگے علامہ عسقلانی نے فیصلہ یہ لکھا ہے کہ امام بیہقی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ یہ مرہ کے ساتھ شاذ ہے۔

سعیدی صاحب لکھتے ہیں :

علامہ عینی نے بھی سات زمینوں کی اسی طرح تحقیق کی ہے۔

تبیان ج 12، ص 93

آگے لکھتے ہیں: حافظ جلال الدین سیوطی متوفی 911 ہجری نے اس اثر کا ذکر امام ابن جریر امام ابن ابی حاتم، امام حاکم اور ان کی تصحیح کے ساتھ اور امام بیہقی کی شعب الایمان اور کتاب الاسماء والصفات کے حوالوں سے کیا ہے۔ آگے علامہ آلوسی کا قول نقل کیا ہے کہ: میں کہتا ہوں کہ اس اثر کے صحیح ہونے میں کوئی عقلی شرعی مانع نہیں ہے۔

تبیان ج 12، ص 94

علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں: اقول رواۃ ثقات علی الری الصحیح و صحیح سندہ جمع من ارباب التصحیح و سکت علیہ جمع من اصحاب الترجیح فعدم قبولہ رای غیر نجیح یعنی میں کہتا ہوں کہ اس کے راوی صحیح قول کی بنیاد پر صحیح ہیں اور اس کی سند کو ارباب تصحیح نے صحیح قرار دیا ہے اور اصحاب ترجیح کے جم غفیر نے اس پر سکوت کیا ہے پس اس اثر کو قبول نہ کرنا ناپسندیدہ بات ہے۔

مولانا لکھنوی آگے متدرک حاکم سے ایک مختصر روایت نقل کرتے ہیں۔

عن ابن عباس قال فی کل ارض نحو ابراہیم هذا حدیث علی شرط البخاری و

مسلم یعنی ابن عباسؓ سے مروی ہے ہر زمین میں ابراہیم علیہ السلام جیسے افراد ہیں۔ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

زجر الناس ص 5

المختصر یہ سارا رسالہ دیکھنے کے قابل ہے جو کئی صفحات پر مشتمل ہے اور تقریباً سارا اس کی سند کو صحیح ثابت کرنے پر دلائل ہیں۔ مولانا لکھنوی اس اعتراض کا کہ یہ اثر شاذ ہے یہ جواب دیتے ہیں اگرچہ اس دور میں کئی لوگوں نے اس بات سے دھوکہ کھایا ہے۔ لیکن اہل علم کے ہاں یہ اعتراض معتبر نہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ ہر شاذ و منکر مردود نہیں ہوتی بلکہ ان میں مقبول بھی ہوتی ہیں۔ آگے لکھتے ہیں کہ شاذ کی دو قسمیں ہیں۔ غیر مقبول اور مقبول

زجر الناس ص 11

آگے لکھتے ہیں: شاذ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حدیث مردود الروایت ہو۔ آگے لکھتے ہیں: القصہ کوئی شک نہیں کہ اس اثر کی سند صحیح ہے یا حسن اگرچہ شاذ بھی ہے اور جو اس میں شک کرے وہ جاہل ہے ان باتوں سے جو ائمہ حضرات نے لکھی ہیں اور مخالف ہے ان کی باتوں کا۔

زجر الناس ص 12

آگے لکھتے ہیں: تحقیق تو نے پہچان لیا کہ اس اثر کے طرق محفوظ ہیں جرح و قدح سے پس ضروری ہے کہ یہ مقبول ہو اور لائق احتجاج ہو۔

(زجر الناس ص 13)

مولانا لکھنوی ایک جگہ لکھتے ہیں: حدیث مذکور صحیح بسند اور معتبر ہے ارباب

جموعۃ فتاویٰ اردو ج 1 ص 15

تحقیق نے اس کی توثیق کی ہے۔

ایک جگہ لکھتے ہیں حدیث مذکور محققین محدثین کے نزدیک معتمد ہے حاکم نے اس کے حق میں صحیح الاسناد کہا ہے اور ذہبی نے حسن الاسناد کا حکم دیا ہے اس حدیث کے ثبوت میں کوئی علت قادحہ معتمدہ نہیں ہے۔

مجموعۃ فتاویٰ اردو ج 1 ص 33

قارئین گرامی قدر! ان اجلہ علماء وائمہ کے سامنے ان چند رضا خانی حضرات کی کون سنتا ہے۔ باقی ہمارا سوال اور استدلال اس سے یہ ہے۔ ان سب کو منکر ختم نبوت مانتے ہو یا نہیں۔ جس وجہ سے مولانا احسن نانوتوی اور جتہ الاسلام کی تکفیر کرتے ہیں۔ وہی وجہ مولانا لکھنوی سے لے کر امام حاکم بیہقی، سیوطی، ابن جریر، عسقلانی، عینی، آلوسی، ذہبی رحمہم اللہ میں پائی جاتی ہے۔ تو کیا یہ سب منکرین ختم نبوت ہیں؟ خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف والے کہتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ حدیث مثلہن کے معنی بطون سے تعلق رکھتے ہیں۔

مقابیس المجالس ص 538

معلوم ہوا خواجہ صاحب اس کو درست مانتے تھے ورنہ اس کی تشریح کی ضرورت نہ تھی بلکہ رد کر دیتے اور کہہ دیتے کہ یہ صحیح نہیں ہے تو کیا وہ بھی کافر ہیں؟ بینوایا اہل البدعة والشرک۔

اعتراض نمبر 2:

مولوی غلام نصیر الدین سیالوی لکھتے ہیں:

جب مصنف تحذیر الناس اس اثر کے مضمون کو صحیح سمجھتے ہیں تو ختم نبوت زمانی کے قائل کیسے رہے۔

عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ج 1، صف 202

مولوی یاسین اختر مصباحی لکھتے ہیں: مولانا محمد احسن نانوتوی نے قیام بریلی کے زمانہ میں جب اپنے اس مسلک و موقف کا اظہار کیا کہ مختلف طبقات ارض میں بھی انبیائے کرام مثل آدم و نوح و محمد علیہم السلام موجود ہیں اور اس کی بنیاد اثر ابن عباس کو بنایا تو حضرت مولانا نقی علی خان بریلوی نے اس کا زبردست تعاقب کیا کہ یہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہے۔

رسائل فضل رسول بدایونی ص 60

یعنی اس اثر کے مضمون کو درست سمجھنا کہ باقی طبقات ارض میں انبیاء کرام مثل انبیاء کرام علیہم السلام موجود ہیں تو یہ ختم نبوت کا انکار ہے۔ جبکہ مولانا غلام دستگیر قصوری لکھتے ہیں: ہر ایک کی خاتمیت اضافی ہے یعنی ان زمینوں میں جو نبی ہیں ان کی خاتمیت ان زمینوں کے اعتبار سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت اس زمین میں مبعوث ہونیوالے انبیاء کے اعتبار سے ہے۔

تبیان القرآن ج 12، ص 94

دوسری جگہ لکھتے ہیں: ہم آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کے ممتنع بالذات ہونے کے اس جہان دنیا میں قائل ہیں پس اگر کوئی اور جہاں ہو اور اس میں سوائے اس دنیا کے انبیاء مبعوث ہوں اور ہر ایک ان کا خاتم ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نبی اور خاتم ہونے میں ہو تو اس کے ممتنع ہونے پر ہم حکم نہیں کرتے۔

تقدیس الوکیل ص 134

مولانا عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: جس طرح ایک خاتم الرسل اس طبقہ میں ہے اسی طرح سے ایک ایک خاتم ہر طبقہ میں ہے۔

مجموعۃ فتاویٰ اردو ج 1 ص 20

تو قصوری صاحب اور مولانا لکھنوی نے مختلف زمینوں میں اور انبیاء مان

لیے تو بریلویوں کو چاہیے تھا کہ ان کے خلاف بھی منکر ختم نبوت ہونے کی وجہ سے کتاب لکھ دی جاتی۔ مگر ایسا کیوں نہیں اگر یہی جرم مولانا کا ہو تو ان پر فتویٰ کفر اور یہی جرم قصوری اور مولانا لکھنوی کا ہو انہیں معافی آخر کیوں؟ بینو! یا اہل بدعت۔

اعتراض نمبر 3:

سید تسم شاہ بخاری لکھتے ہیں: ایک اور مسئلہ یہ نکالا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر ممکن ہے اس عقیدے سے بھی ختم نبوت پر زد پڑتی ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 25

ایک جگہ لکھتے ہیں: نظیر کو محال نہ مانا بلکہ ممکن مانا تو آپ ختم نبوت کے منکر اور کذب الہیہ کے قائل ٹھہرے اور یہ بھی کفر ہے۔

دیوبندیوں سے لاجواب سوالات ص 1052

پیر مہر علی شاہ صاحب نے جبکہ امکان نظیر کے قائلین کو ماجور و مثاب لکھا ہے۔

دیکھیے فتاویٰ مہربہ ص 9

تو کیا ختم نبوت کا منکر ماجور و مثاب ہوتا ہے اور علامہ فضل حق خیر آبادی کے دوست مفتی صدر الدین آزادہ نے بھی امکان نظیر کے مسئلہ میں شاہ صاحب سے اتفاق کرتے ہوئے علامہ کی رائے سے اختلاف کیا ہے۔

خیر آبادیات ص 131

تو اب ان دونوں پیر مہر علی شاہ اور مفتی صدر الدین آزادہ کو منکر ختم نبوت کیوں نہیں کہا گیا اور نہ کہنے کی بناء پر آج تک کی بریلویت کیا مسلمان ٹھہری؟

اعتراض نمبر 4:

مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں: احناف کا عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بعد کسی کو نبی فرض کرنا بھی کفر ہے۔

مقیاس حقیقت ص 198

جبکہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: لو کان بعدی نبی لکان عمر۔

اور دوسری حدیث یوں ہے:

لو عاش ابراہیم لکان نبیاً جیسے ارشادات عالیہ کا کیا بنے گا؟ تو نبی پاک علیہ

السلام نے بھی تو نبوت کو فرض کیا ہے۔

اب اچھروی کے ایمان کی خیر مناد۔

کاظمی لکھتا ہے: اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض محال بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو۔ تو خاتمیت محمدی میں ضرور فرق آئے گا۔

مقالات کاظمی ص 298

1۔ ہمارا سوال ہے کہ کاظمی وغیرہ دیگر بریلوی حضرات جو کاظمی کے ہم مشرب تھے یا ہیں ان کا کیا بنے گا۔ یہ سب اعتراضات تھے۔ توجہ الاسلام پر اور پھنستے بریلوی ملاں جارہے ہیں۔

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی

یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

کیا کاظمی کافر ہے اگر نہیں تو کیوں؟

اعتراض نمبر 5:

مولوی غلام نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے: مولانا سرفراز خان صاحب

صفدر نے یہ بات ثابت کرنے کے لیے مولوی قاسم نانوتوی ختم نبوت زمانی کے قائل تھے۔ فرمایا حضرت نانوتوی نے منطقی طور پر ختم نبوت ثابت کی ہے۔ کیونکہ نانوتوی صاحب نے فرمایا ہے مابالعرض کا سلسلہ مابالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔

دوسرے انبیاء وصف نبوت کے ساتھ بالعرض متصف ہیں حضور علیہ السلام بالذات متصف ہیں لہذا سلسلہ نبوت آپ پر ختم ہو گیا۔ سرفراز صاحب قاسم نانوتوی کی اس عبارت کو ختم نبوت زمانی پر بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اس طرح تو باقی انبیاء علیہم السلام کی نبوت سے تو انکار ہو جائے گا۔

عبارات اکبر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ص 198 ج 1

یعنی نبی پاک علیہ السلام کو بالذات نبی ماننا اور باقی کو بالعرض ماننا یہ انبیاء کی نبوت و رسالت کا انکار ہے۔

مولوی احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت میں ذاتی اور عرضی کی تفریق کرنا قرآن مجید کی متعدد آیات کے خلاف ہے۔

مقالات کاظمی حصہ سوم ص 531

مولوی تبسم شاہ بخاری لکھتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بالذات اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت کو محض بالعرض اور مجازی نبوت و رسالت قرار دینا قرآن مجید میں تحریف معنوی اور انبیاء کی نبوت کا صریح انکار ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس 197

القصہ بریلیوی اصول یہ ہے کہ ذاتی اور عرضی کی تقسیم کرنا انکار نبوت ہے۔

الجواب:

یہ جتہ الاسلام کی اپنی اصطلاح ہے اور اصطلاحات اپنی اپنی ہو سکتی ہیں۔ پیرا
کرم شاہ بھیروی لکھتے ہیں لامشاحۃ فی الاصطلاح

تحذیر الناس میری نظر میں 40

یعنی اصطلاحات کے بنانے میں کوئی جھگڑا نہیں۔

یعنی حضرت کی بات کا مطلب یہ ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کو نبوت کسی کے
وسیلے سے نہیں ملی۔ اور باقی انبیاء کو نبوت آپ علیہ السلام کے وسیلے سے ملی اسی کو
حضرت نے بالذات وبالعرض کا نام دیا ہے اور یہ بات تو بریلوی حضرات کو بھی مسلم
ہے۔ ہم آگے چل کر اس کی تفصیل عرض کرتے ہیں۔ سر دست ذاتی و عرضی کے
معنی عرض کرتے ہیں۔ علماء نے اس کے کئی معنی لکھے ہیں۔

آپ شرح مطالع ہی ملاحظہ فرمالیے تو مسئلہ حل ہو جاتا۔ اس میں ہے۔

الخامس ان یکون دائم الثبوت للموضوع و مالا یدوم هو العرضی یعنی ذاتی کا
پانچواں معنی یہ ہے کہ چیز اپنے موضوع کے لیے ہمیشہ ہمیشہ ثابت ہو اور جو چیز ہمیشہ
نہ ہو وہ عرضی ہے۔

اور آپ کی نبوت آپ کو شروع سے ہی ملی یہ آپ ہی کا وصف ہے کیونکہ
دوام کا معنی بھی یہ کیا جاتا ہے کسی چیز کا تمام اوقات میں موجود رہنا۔ تو جب رسول
محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ وصف نبوت تمام انبیاء سے قبل ملا ہے۔ اور آپ شروع ہی
سے نبی تھے یعنی آپ کی روح مبارکہ بھی شروع ہی سے نبی تھی۔

تو یہی تو آپ کی نبوت کے بالذات ہونے کی دلیل ہے اور باقی انبیاء کی نبوت
کے بالعرض ہونے کی اور اسی کتاب شرح مطالع میں ہے السادس ان یتحصل لموضوعہ

بلا واسطہ و فی مقابلہ العرضی یعنی جو چیز اپنے موضوع کو بلا واسطہ ملی ہوئی ہو وہ ذاتی ہے۔
جو کسی واسطہ سے ملی ہوئی ہو وہ عرضی ہے۔

ہم بھی تو یہی کہہ رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت بلا واسطہ و وسیلہ ملی ہے اور باقی انبیاء کو نبوت آپ کے واسطے و وسیلے سے ملی ہے۔ تو نبوت کا ذاتی اور عرضی کی طرف تقسیم کرنا بالکل درست ہے ان معنوں میں جو ہم نے عرض کیے۔ (مخلصا چراغ سنت)۔

باقی آپ کے فتاویٰ میں کون کون بریلوی پھنستا ہے۔ آئیے دیکھیے!
آپ کے عطا محمد نقشبندی جامعہ اسلامیہ عربیہ خیر المعاد ملتان کے شیخ الحدیث لکھتے ہیں: علامہ سلیمان جمل کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بالاصالت یعنی اصل اور مستقل نبی و رسول ہونے کے لحاظ سے داعی تھے۔ اور دیگر انبیاء کرام نے آپ کے نائب و خلیفہ ہونے کی حیثیت سے دعوت دی۔

خلاصۃ الکلام ص 53

یہاں نبی پاک علیہ السلام کو اصل نبی قرار دیا گیا اور باقی سب کو نائب۔
یہی آپ کے شیخ الحدیث آگے لکھتے ہیں۔

عارفین امت نے تصریح کی کہ حقیقی اور مطلق رسول آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ سابقہ انبیاء کرام نے اپنے اپنے زمانہ میں آپ علیہ السلام کے تابع ہو کر آپ کی نیابت میں رسالت و نبوت کا فریضہ سرانجام دیا۔

خلاصۃ الکلام ص 61

یہاں آپ کو حقیقی رسول قرار دیا گیا ہے۔ جیسے آپ بریلویوں نے حجۃ الاسلام کی بات سے اپنا مطلب نکالا ہے ایسے ہی کوئی یوں کہہ دے کہ حقیقی مقابل

مجازی ہوتا ہے۔ اب عارفین کرام پر کیا آپ الزام لگائیں گے کہ وہ جملہ انبیاء کو سوائے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے مجازی نبی مانتے ہیں۔ اگر نہیں لگاتے تو کیوں نہیں؟ جب بات حجۃ الاسلام اور عارفین کی تقریباً ایک ہے۔ تو فتویٰ ایک کیوں نہیں؟ یہی آپ کے جید شیخ الحدیث آگے لکھتے ہیں۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں: اسی لیے عارفین نے فرمایا نبی مطلق رسول حقیقی اور مستقل شریعت لانے والے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دیگر جملہ انبیاء حضور علیہ السلام کے تابع ہیں۔

خلاصۃ الکلام ص 63

اور بخاری صاحب نے تو لکھ بھی دیا ہے کہ باقی انبیاء کی نبوت مجازی قرار دینا یہ انکار نبوت ہے۔ تو اب عارفین و آلوسی بھی آپ کے فتوے سے منکر نبوت ٹھہرے یا نہیں۔

اور یہی بات غلام نصیر الدین سیالوی نے لکھی ہے عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ میں۔ یہی شیخ الحدیث علامہ عطاء محمد نقشبندی لکھتے ہیں علامہ آلوسی کی ایک اور عبارت نقل کر کے کہ:

”علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت کا مطلب واضح ہے کہ جب دیگر بعض انبیاء کو بچپن میں نبوت عطا کی گئی اور ان میں استعداد موجود تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بچپن میں اس کی استعداد کے زیادہ لائق ہیں۔“

کیونکہ آپ اصل ہیں اور وہ فرع۔ اصل کی صلاحیت فروع سے زیادہ ہوتی ہے۔

خلاصۃ الکلام ص 114

ہم اصل کے لفظ پر کلام آگے کرتے ہیں۔ سر دست ایک حوالہ اور بھی دیکھ لیجئے۔
مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے: شیخ ابو عثمان نے فرمایا ابتداء سے
لے کر انتہا تک کوئی نبی بھی حقیقی نہیں ہے۔ سوائے اس حقیقت احمدیہ کے۔
تو ادھر بھی کچھ فتوے کا رخ کریں نا۔۔۔۔۔

رأس البریلویہ و امام البریلویہ جناب مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم منصب نبوت میں اصل ہیں۔

الكلام الاوضح ص 192، سرور القلوب ص 226

ذاکر حسین شاہ سیالوی لکھتے ہیں: نبوت کا اصل آپ علیہ السلام کی ذات اقدس ہے۔

نبی الانبیاء و المرسلین ص 91

مولوی اشرف سیالوی لکھتے ہیں: سلسلہ رسالت کی اصل اور بنیاد آپ ہیں۔

کونثر الخیرات ص 35

مولوی عبد المجید خان سعیدی لکھتا ہے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت
میں بھی اصل اور واسطہ ہیں۔۔۔۔ الخ

نبوت عند الشیخین ص 6

مزید لکھتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول الخلق سبب ایجاد عالم اصل اور واسطہ
کل ہیں۔

نبوت عند الشیخین ص 19

بریلوی علامہ کاظمی لکھتا ہے حضور تمام عالم کے وجود اس کے ہر کمال کی اصل ہیں۔

نبوت عند الشیخین ص 20

پیر کرم شاہ بھیروی نے مولانا نانوتوی کی عبارت نقل کر کے پھر محشی کی

عبارت نقل کی ہے پھر آگے لکھا کہ علماء اہلسنت کا یہی عقیدہ ہے ان عبارات میں یہ تھا

”آپ کی نبوت ذاتی ہے اور دیگر کی عرضی“ تو اس کو پیر کرم شاہ اہلسنت کا عقیدہ قرار دے رہے ہیں۔

تحدیز الناس میری نظر میں ص 27

اب آئیے دیکھیے! جتنے لوگوں نے اصل کا لفظ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے لیے بولا ہے۔ چاہے علامہ سلیمان جمل ہوں یا آلوسی یا عارفین امت رحمہم اللہ یا نقی علی خان، یا ذاکر سیالوی یا عطا محمد نقشبندی سب زد میں آگئے وہ اس طرح کہ: سید تبسم شاہ بخاری لکھتا ہے: یہ لفظ اصلاً ہی بالذات کا ترجمہ ہے لفظ اصل ذات کے معنی میں آتا ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق بے شمار لغوی اشتہادات پیش کیے جاسکتے ہیں۔ (کہ آتا ہے)

ختم نبوت اور تحدیز الناس ص 162

مولوی غلام مہر علی لکھتا ہے: یہاں ذات کا بدل اصل اور اصل کا بدل ذات موجود ہے دیوبندی مذہب ص 595

تو معلوم ہوا کہ اصل کا معنی ذاتی بھی ہے۔ تو جتنے اکابرین اور بریلویوں نے اصل کے لفظ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے استعمال کیے ہیں۔ وہ منصب نبوت میں آپ کو ذاتی مانتے ہیں اور باقی انبیاء کو ذاتی نہیں مانتے۔ تو پھر عرضی ہی مانتے ہیں۔ تو جو بات حجۃ الاسلام نے کہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منصب نبوت میں ذاتی ہیں۔ باقی عرضی تو وہی بات یہ سب اکابرین اور بریلوی بھی کہہ رہے ہیں۔ اب کاظمی سے لے کر یہ تبسم بخاری تک سے سب کان کھول کر سن لیں کہ ان کو یعنی اپنے بریلویوں کو کافر کہو ورنہ ہم کہیں گے کہ تم بھی کافر ہو جیسا کہ شروع میں ہم لکھ آئیں ہیں بریلویوں کے حوالے سے کہ جو کافر کو کافر نہیں کہتا وہ خود کافر ہوتا ہے۔

القصة جو بات حضرت حجۃ الاسلام نے فرمائی تھی کہ اللہ نے آپ کو براہ راست وصف نبوت دیا اور باقی انبیاء کرام کو آپ کے واسطے سے دیا۔ (یہ بھی بریلوی علماء کے گھر میں موجود ہے۔)

علامہ کاظمی لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی نعمت حضور ہی کے وسیلہ سے ملتی ہے اور یقیناً نبوت و رسالت بھی انبیاء کرام و رسل عظام علیہم السلام کو حضور ہی کے طفیل ملی۔

بحوالہ ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 197

بریلوی شیخ القرآن مولوی غلام علی اوکاڑوی لکھتے ہیں: اہل سنت اس بات کے قائل ہیں کہ ہر صاحب کمال کو جو کمال ملا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ملا ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 188

اعتراض نمبر 6:

حجۃ الاسلام پر اعتراض کرتے ہوئے سید تبسم شاہ بخاری صاحب لکھتے ہیں:

قرآن حکیم نے جب خاتم النبیین فرما دیا تو آیت آپ کے آخری نبی ہونے میں نص قطعی ہو گئی۔ آخری نبی کا معنی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا صحابہ کرام تابعین اور تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ ایمان اسی پر رہا اور اسی پر رہے گا۔ جملہ ائمہ کرام مفسرین و محدثین نے قرآن و حدیث کی روشنی میں یہی بتایا کہ خاتم بمعنی آخری نبی ہے اسی پر اجماع ہے۔ اور اسی پر تو اثر ثابت ہے۔ اس معنی میں نہ کوئی تاویل مانی جائے گی نہ کوئی تخصیص بلکہ تاویل و تخصیص کرنے والا بھی خارج از اسلام ہو گا اور سمجھ بوجھ کر بھی ایسے کافر کے کفر میں شک کرنے والا اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 23

دوسری جگہ لکھتے ہیں: انقطاع نبوت کا انکار اور تکمیل نبوت کا اقرار یہ عقیدہ قادیانیت کے لیے بہت مفید ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 112

اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

1- اس لفظ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کے علاوہ کوئی اور لینا کفر ہے۔

2- ایسے کفر کو جو کفر نہ کہے وہ بھی کافر۔

3- اس کا معنی تکمیل نبوت کرنا، انقطاع کا نہ کرنا قادیانیت کو مفید ہے۔

اور اس معنی میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں ہو سکتی۔

القصہ دیکھیے: بریلویت بانی فاضل بریلوی نے اپنے والد کی کتاب الکلام الاوضح کی تعریف و توصیف کی اور اسے علوم کثیرہ پر مشتمل کہا ہے۔

دیکھیے الکلام الاوضح ص 2

اسی میں لکھا ہے: جو اس لفظ کو بموجب قرأت عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے خاتم النبیین بفتح تاء پڑھیں تو ایک اور خاصہ آپ کا ثابت ہوتا ہے۔ کہ سوا آپ کے یہ لقب بھی کسی کو حاصل نہ ہو۔ مہر سے اعتبار بڑھتا ہے۔ اور آپ کے سبب سے پیغمبروں کا اعتبار زیادہ ہوا اور مہر سے زینت ہوتی ہے اور آپ انبیاء کی زینت ہیں۔

الکلام الاوضح ص 202

اس لفظ کا معنی صرف آخری نبی نقی علی خان بھی نہیں مانتا۔ بلکہ اس کا معنی انبیاء کی نبوت پر مہر لگانے والا کیا ہے۔ تو یہ بھی نص قطعی کا منکر، اجماع امت کا منکر، اس معنی میں تاویل کرنے والا ہے۔ لہذا کافر ہوا اور پیچھے گزر چکا کہ جو کسی کفر کی تحسین کرے وہ بھی کافر ہے۔ لہذا فاضل بریلوی بھی گیا۔ اس لیے تبسم صاحب ذرا

قدم پھونک پھونک کے رکھیے۔ آگے دیکھیے۔

پیر جماعت علی شاہ کے بیٹے سید محمد حسین شاہ جماعتی لکھتے ہیں:

جن اوصاف حمیدہ، اخلاق جمیلہ شامل حسنہ، فضائل برگزیدہ مکارم اخلاق سے انبیاء کرام خالی تھے۔ وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے ہیں اور آپ ہر طرح سے کامل و مکمل ہے۔ ختم نبوت کے یہی معنی ہیں کہ نبوت آپ کے ذریعے سے تکمیل کو پہنچ گئی۔

افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم ص 130

اس کو مدون کیا ہے آپ کے جید عالم مولوی صادق قسوری نے اس پر مقدمہ پیر کرم شاہ صاحب نے لکھا ہے۔: تو یہ سب قادیانیوں کی تائید کرنے والے اور ختم نبوت کے اجماعی معنی اور قطعی معنی سے ہٹ کر معنی کرنے والے ہیں۔ یہ بھی بقول آپ کے سب کافر۔ اگر کوئی بریلوی اب ان کی تعریف و تحسین کرے گا وہ بھی آپ کے بقول کافر جاٹھرا۔ آگے آئیے:

مولانا محمد ذاکر صاحب خلیفہ مجاز خواجہ ضیاء الدین سیالوی کی ادارت میں چھپنے والے رسالے میں ہے۔ ختم نبوت سے مراد قطع نبوت یا انقطاع رسالت نہیں بلکہ تکمیل نبوت و ابدیت رسالت ہے۔ یعنی نبوت اس کا رگہ حیات میں اپنے تمام ارتقائی منازل طے کر کے جس نقطہ عروج پر پہنچی اس کا نام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

الجامعہ نومبر دسمبر 1961ء، جلد نمبر 13، شمارہ نمبر 4، ص 10

کیا مولانا ذاکر صاحب خواجہ قمر الدین سیالوی کے اخص الخواص لوگوں سے

تھے۔ وہ قادیانی نواز ہیں کیا انہیں آپ کافر کہیں گے۔ اگر نہ کہیں بھر بھی جاتے ہیں اور اگر کہیں تو پھر بھی۔

سوچ لیں۔ مشورہ کر کے جواب دیں آپ کو قیامت تک کی مہلت ہے جو الزامات جناب آپ مولانا نانوتوی پر لگا رہے تھے وہ سب کے سب آپ کے گھر میں ملتے ہیں۔ پہلے اپنے گھر کی فکر کیجئے۔ پھر باہر۔

اعتراض نمبر 7:

کاظمی صاحب لکھتے ہیں: ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک کسی نبی کی نبوت میں دوسرے نبی کی نبوت کے بالمقابل کوئی فرق نہیں پایا جاتا نہ کسی نبی کا وصف نبوت کسی دوسرے نبی کے وصف سے کم و بیش ہو سکتا ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 191

اب دیکھیے قارئین کرام!

جبکہ بریلوی لوگ اور اکابرین امت ہم پیش کر چکے ہیں کہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو اصل اور حقیقی نبی سمجھتے ہیں تو فرق کے تمہارے بریلوی قائل ہو گئے اب آپ اپنے دام میں خود پھنس گئے ہیں۔ پتہ نہیں بریلویت کے کفر پر ایک کتاب یہ تبسم صاحب کب لکھیں گے۔

اعتراض نمبر 8:

غلام نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے: بعض حضرات یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا: انی عند الله لمکتوب خاتم النبیین وآدم لمنجدل فی

طینتہ۔

اس کے بارے میں گزارش ہے کہ اس حدیث سے استدلال درست نہیں کیونکہ اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی ہے تو آپ خاتم الانبیاء کیونکر ہو سکتے ہیں اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے۔ تو پھر بعد میں ایک لاکھ 24 ہزار انبیاء کیسے مبعوث ہوئے۔ اس طرح تو پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ اگر بعد زمانہ نبوی کوئی اور نبی آجائے گا تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ نیز دیگر انبیاء علیہم السلام صرف علم الہی میں نبی تھے بالفعل نہیں ہے۔ تو پھر سرکار علیہ السلام ان سے آخری کیسے ہو گئے۔ آخری نبی ہونے کا مطلب تو یہ ہے کہ سارے انبیاء علیہم السلام کے بعد نبوت کا اعطا ہوا اور اس ہستی کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

تحقیقات ص 393، 394

اس سے چند باتیں ثابت ہوں گی۔

- 1- اگر نبوت آپ کو سب سے پہلے ملنا مانی جائے تو آپ خاتم النبیین نہیں ہو سکتے۔
- 2- اگر آپ کو شروع سے ہی یعنی تخلیق آدم سے پہلے ہی سے ختم المرسلین مانا جائے تو پھر مولانا نانوتوی کا کلام درست ہو جائے گا۔ بالفاظ دیگر اس کا اور مولانا نانوتوی کا نظریہ ایک جیسا ہو گا۔

- 3- آخری نبی کا مطلب یہ ہے آپ کو نبوت سب کے بعد ملے۔
- 4- مفتی عبد المجید خان سعیدی نے غلام نصیر الدین سیالوی کے متعلق لکھا ہے کہ بیٹا اور اس کے توسط سے مولانا درست اور موید عقیدہ کفر یہ نانوتویہ بتا رہا ہے۔

مسئلہ نبوت ص 30

یعنی یہ کہنا کہ اب جناب آدم سے پہلے ہی خاتم الانبیاء تھے یہ غلام نصیر الدین سیالوی کے نزدیک عقیدہ کفریہ کا موید ہے تو پھر اگلے آنے والے سب علماء بھی کفر کے موید ہونے کی وجہ سے کافر ہوئے۔

پہلی اور تیسری بات تقریباً ایک ہی طرح ہے۔ ہم اس پر کلام کر کے آگے چلتے ہیں۔ جو نبوت آپ کو شروع ہی سے ملنا مانے وہ خاتم الانبیاء نہیں مان سکتا یا اس صورت میں آپ خاتم الانبیاء نہیں بن سکتے۔ تو وہ آدمی آپ کے فتوے سے ختم نبوت کا منکر ہوا۔ تو پھر لیجئے: ان کتابوں کے مصنفین اور مویدین اور مصدقین جو تقریباً نصف صد سے زائد بریلوی اکابر علماء ہیں وہ سب ختم نبوت کے منکر ٹھہرے۔

1- خلاصۃ الکلام مولوی عطا محمد نقشبندی

2- نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ پروفیسر عرفان قادری

3- نبوت مصطفیٰ اور عقیدہ جمہور اکابر علماء امت مفتی نذیر احمد سیالوی

4- تنبیہات مولوی عبد المجید خان سعیدی

5- اہم شرعی فیصلہ پیر محمد چشتی

6- تجلیات علمی فی رد نظریات سلوی مفتی محمود حسین شائق

7- توضیحات قاضی محمد عظیم نقشبندی

8- نبی الانبیاء والمرسلین سید ذاکر حسین شاہ سیالوی

یہ سب سب کے اس پر مصر ہیں کہ آپ علیہ السلام کو نبوت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ملی۔ تو کیا یہ سب منکرین ختم نبوت ہیں؟ اگر ہیں تو بتائیں ورنہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے لعنت کا طوق آپ پر ہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ آپ

علیہ السلام کو شروع ہی سے خاتم الانبیاء مان لینا مولانا نانوتوی کے کلام سے متفق ہونا ہے۔ اب دیکھیے کیا ہوتا ہے:

آپ کے شارح بخاری مولوی محمود رضوی لکھتے ہیں: حضور نے فرمایا! میں خاتم الانبیاء اس وقت سے ہوں جب کہ آدم آب و گل میں تھے۔

(مسند احمد ج 4، ص 127) (دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص 85)

بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی لکھتے ہیں کہ ”احمد اور بیہقی اور حاکم نے صحیح اسناد سے حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں رب تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا حالانکہ ابھی آدم علیہ السلام اپنے ضمیر میں جلوہ گر تھے۔“ (مشکوٰۃ)

رسائل نعیمیہ ص 64

مولوی عبدالاحد قادری لکھتے ہیں کہ: حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت خاتم النبیین تھا جب ابھی حضرت آدم علیہ السلام مٹی ہی تھے۔“

رسائل میلاد مصطفیٰ ص 258

مولوی اشرف سیالوی لکھتے ہیں: ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق و ایجاد سے پہلے نبوت و رسالت اور خاتم النبیین کے منصب پر فائز تھے۔“

(ملخصاً تنویر الابصار ص 22، 23، بحوالہ سندیلوی کا چیلنج منظور ہے)

کاظمی صاحب لکھتے ہیں حدیث کا مطلب یہی ہے کہ میں فی الواقع خاتم النبیین ہو چکا تھا نہ یہ کہ میرا خاتم النبیین ہونا علم الہی میں مقرر تھا۔

مسئلہ نبوت عند الشیخین ص 21

سیالوی صاحب! آپ کا کیا پروگرام ہے۔ یہ مولانا نانوتوی کے موافق تمہارے بزرگ ہوئے یا نہ اب ان کے کفر و ایمان کا مسئلہ نہ رہا۔ بلکہ تمہارے ایمان کا مسئلہ بن گیا اب بھی ان کو بزرگ مانتے ہو تو تم بھی گئے اور اگر ان کو بھی کافر مانو تو یہ تم سے ہو نہ سکے گا کہ باپ کو بھی کافر کہو۔

اب ہم تفصیل سے عبارات تحذیر الناس کے متعلق کچھ عرض کرتے ہیں۔

اعتراض نمبر 9:

حجۃ الاسلام پر ایک اور اشکال اور اس کا جواب۔ کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

ہمیں نانوتوی صاحب سے شکوہ نہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تاخر زمانی تسلیم نہیں کی یا یہ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعیان نبوت کی تکذیب و تکفیر نہیں کی انہوں نے سب کچھ کیا ہے۔ مگر قرآن کے معنی منقول متواتر کو عوام کا خیال قرار دے کر سب کیے پر پانی پھیر دیا۔

مقالات کاظمی ج 2، ص 360

الجواب: الحمد للہ یہ تو بریلوی مان گئے کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت زمانی کو مانتے ہیں اور یہ بھی مان گئے انہوں نے آپ علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کی تکفیر بھی کی ہے۔ اعتراض صرف یہ رہا کہ یہ عوام کا خیال بتایا۔ تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ عوام سے مراد جہلاء نہیں کیونکہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں۔

عوام سے مراد وہ ہوتے ہیں جو حقائق تک نہ پہنچے ہوں چاہے عالم کہلاتے ہوں۔

فہارس فتاویٰ رضویہ ص 401

یعنی جو بات کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتے ان کو بھی عوام کہا جاتا ہے۔ چاہے وہ

علماء بھی ہوں یہ بات تو صاف ہو گئی جہلا مراد نہیں۔ باقی حضرت کے ارشاد کا مطلب صاف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کا عام طور پر لوگ یہی مطلب سمجھتے ہیں کہ آپ کا زمانہ آخری ہے اور اس کی علت اور اصل وجہ کو نہیں پا سکتے کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ تو اس کی وجہ اور علت آپ کا خاتم المراتب ہونا ہے۔ اور اکمل و مکمل ہونا ہے۔ اسی وجہ سے آپ کو آخر میں بھیجا گیا بولے اس میں کیا قباحت ہے۔ اس علت کی وجہ سے آپ کے خاتم النبیین ہونے کا کسی مفسر و محدث کو بھی انکار نہیں۔ اور آپ کے گھر سے بھی اس کی کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں اور گزر بھی چکی ہیں۔ جیسے فاضل بریلوی نے رسوخ فی العلم نہ رکھنے والوں کو طبقہ عوام میں شامل کیا اسی طرح حضرت نے کہا نہ یہ کہ یہ خیال جابلوں کا بتایا یعنی مولانا نانوتوی نے ان کو عوام کہا ہے جو رسوخ فی العلم نہیں رکھتے نہ کہ حضرت نے جابل لوگوں کو عوام کہا ہے لہذا مولانا کا دامن صاف ہے۔

اعتراض نمبر 10:

حجۃ الاسلام پر ایک اور اشکال اور اس کا مسکت جواب: مولانا نے آیت ختم نبوت میں اجماعی مفہوم آخری نبی کو چھوڑ کر اور مفہوم لیا ہے۔

الجواب: حضرت حجۃ الاسلام نے خاتم النبیین کا اجماعی مفہوم ترک نہیں کیا۔ اجماعی مفہوم تھا آخری نبی ماننا تو حضرت نے اسی آیت سے آپ کا آخری نبی ہونا بھی ثابت کیا۔ حضرت اجماعی مفہوم مان کر بطور فائدے یا نکتے کے اپنے مدعا کو بیان کرتے ہیں اور یہ کوئی جرم نہیں کیونکہ مفسرین نے اپنی تفاسیر میں یہ سب کچھ کیا ہے۔ دور نہ جائیں اسی تفسیر نعیمی کو دیکھ لیں۔ جو آپ کے گھر کی معتبر تفسیر ہے اس میں ہر آیت

کی تفسیر کے بعد اس سے چند فوائد نکال کر بیان کیے گئے ہیں۔

بریلویت کی ریڑھ کی ہڈی کا ظمی صاحب لکھتے ہیں: ان کننن تر دن الحیوة الدنیا کی تفسیر میں ”اے عائشہ! پہلے طے کر لو اس بات کو کہ بیٹے کی خواہش ہے یا نہیں تاکہ آگے جا کر کوئی یہ بکو اس نہ کرے اور اگر کرے تو اپنا منہ آپ ہی کالا کرے۔ تم یہ آج فیصلہ کر لو کہ بیٹے کی خواہش ہے تو پھر رسول کے گھر میں نہیں رہ سکتیں۔“

التبیان العظیم ص 81

اس آیت کی یہ تفسیر پوری امت میں کس نے کی ہے کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اجماعی مفہوم جو آج تک لیا گیا ہے کہ تمہیں دنیاوی زیب و زینت اور دنیا چاہیے تو پھر تمہیں رخصت کر دیا جائے اس کو ترک کر کے کا ظمی صاحب نے الگ مفہوم گھڑا ہے۔ اگر آپ یہ جواب دیں گے کہ نہیں وہ مفہوم مان کر بطور نکتے اور فائدے کی یہ بات کہی ہے تو یہی جواب ہماری طرف سے بھی سمجھ لیں۔ مگر یہ آپ کی بات پھر بھی ٹھیک نہیں کیونکہ یہ بہت بڑا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر آپ بہتان لگ رہے ہیں اور قرآن پر بھی جھوٹ بول رہے ہیں کیونکہ اولاد کی خواہش تو ہر شادی شدہ عورت کو ہوتی ہے اور یہ قلبی شوق اور خواہش ہوتی ہے جس کو آپ اتنے سخت الفاظ میں رد کر رہے ہیں۔ (اللہ ہی آپ کو سمجھ دے۔)

اسی طرح صلوٰۃ و سطلی کا تذکرہ قرآن نے فرمایا ہے اور احادیث میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریحات سے وہ عصر کی نماز معلوم ہوتی ہے۔ مگر آپ کو بھی علم ہے کہ کئی حضرات نے اس سے مختلف نمازیں مراد لی ہیں۔

اب ان کے متعلق کیا فتویٰ سرزد ہو گا۔ جو جواب آپ ادھر لیں وہی ہماری طرف سے بھی تصور فرمائیں۔

اعتراض نمبر 11:

جب اہل السنۃ دیوبند کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے تینوں عبارتوں کو آگے پیچھے کیوں کیا؟ تو بریلوی علامہ تبسم شاہ بخاری کو دکر میدان میں آٹپکے اور کہنے لگے وہ تین عبارات علیحدہ علیحدہ بھی مستقل طور پر کفریہ ہیں۔

حاشیہ جسٹس کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 135

ابو کلیم محمد صدیق فانی بھی چلایا کہ: تحذیر الناس کی تینوں عبارتیں اپنی اپنی جگہ پر مستقل کفریہ عبارتیں ہیں۔

افتخار اہلسنت ص 25

الجواب بعون الملک الوہاب پہلی عبارت تحذیر الناس کی جو اعلیٰ حضرت نے پہلے لکھی ہے:-

ویسے تو وہ ص 14 کی ہے۔ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

تمہید ایمان مع حسام الحرمین ص 70

اگر یہ کفر ہے تو دیکھیے بڑے بڑے بریلوی کفر کی دلدل میں پھنس جائیں گے۔

1۔ شاہ نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں: ”چار پیغمبر یعنی حضرت ادریسؑ اور

حضرت عیسیٰؑ اور حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کہ بعد آپ کی بعثت کے زندہ رہے۔

سرور القلوب ص 225

مولوی احمد رضا خان فرماتے ہیں: چار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وہ ہیں جن پر ابھی

ایک آن کے لیے بھی موت طاری نہیں ہوئی دو آسمان پر سیدنا ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوزمین پر سیدنا الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت خضر علیہ السلام۔

ص 437 ملفوظات مشتاق بک کارنر لاہور

مولوی محمد اشرف سیالوی بریلوی لکھتا ہے: حضرت عیسیٰ، حضرت ادریس، حضرت خضر، حضرت الیاس علیہم السلام ظاہری حیات کے ساتھ زندہ موجود ہیں۔

کثر الخیرات ص 70

یہ سب بریلوی کہہ رہے ہیں کہ اب بھی یہ چار نبی موجود ہیں دوزمین پر اور دو آسمان پر تو یہ کہہ کر یہ سب کافر ہوئے یا نہیں؟ اور آپ پڑھ چکے ہیں جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے تو پھر دنیا جہان کے بریلوی بشمول فانی صاحب اور تبسم صاحب کافر ٹھہرے کیونکہ یا تو وہ اس عقیدے کو مانتے ہیں یا منکر ہیں۔ اگر مانتے ہیں تو پھر بھی ان دو فتوؤں کی وجہ سے کافر۔ نہیں مانتے تو احمد رضا کے ہم عقیدہ نہ ہونے کی وجہ سے کافر ہیں۔

حضرت کی عبارات کو سمجھنے سے پہلے تھوڑی سی تمہید:

اس کے لیے ہم امام الحکمتہ و الکلام حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے چند باتیں عرض کر رہے ہیں۔

یوں سمجھیے ایک کمرے میں 10 آدمی یکے بعد دیگرے داخل ہوئے کیا کوئی بھی یہ کہے گا کہ آخری آدمی ان سب سے افضل ہے کیونکہ وہ آخر میں آیا۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح سیدنا علیؑ کا زمانہ خلافت بعد میں ہے مگر افضل پہلے خلفاء ہیں تو معلوم

ہوا محض آخر میں آنے کی وجہ سے آدمی افضل نہیں ہوتا۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ قرآن نے تو خاتم الانبیاء کی اسی وصف کی وجہ سے تعریف کی ہے۔ جب محض آخر میں آنا فضیلت کی بات اور دلیل نہیں تو اس آیت سے تعریف کیوں کر ثابت ہوگی۔

اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ چونکہ ہمارے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اعلیٰ اور مقام و مرتبہ سب سے بلند بالا ہے۔ اس لیے آپ کو آخر میں مبعوث کیا گیا۔ تو آپ کے آخری نبی ہونے کی وجہ اور علت یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کی شان و مقام و مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے۔ یہیں ایک اعتراض ہو سکتا ہے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جس کی شان سب سے زیادہ ہو اس کو آخر میں بھیجا جائے تو ہم اس کے متعلق یہ عرض کرتے ہیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے بھیج دیا جاتا تو آپ کے بعد آنے والے نبی مقام میں کم ہونے کی وجہ سے ان کے لائے ہوئے احکام بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے احکامات سے مقام میں کم ہوتے۔ یہاں قرآن تھا وہاں صحائف یاد گیر کتب ہوتیں۔ تو پھر اعلیٰ احکام کو ادنیٰ کے ذریعے منسوخ کر دیا جاتا۔

اور اگر درمیان میں بھی آتے تو بھی یہی صورت بنتی کہ نسخ اعلیٰ بالادنیٰ ہوتا یعنی کم مقام والے احکامات کے ذریعے اعلیٰ شان و مقام والے احکام منسوخ ہو جاتے جو کہ حکمت خداوندی کے خلاف ہے۔ کیونکہ حکمت تو یہ ہے:

ماننسخ من آية او ننسخها نات بخير منها۔ الاية یعنی جو آیت ہم منسوخ یا بھلاتے ہیں۔ اس سے بہتر لاتے ہیں۔ یعنی منسوخ سے نسخ بہتر ہوتا ہے یا برابر۔

تو نہ تو آپ علیہ السلام کے برابر کوئی تھا اور نہ افضل۔ اس وجہ سے آپ کا

آخر میں آنا آپ کا کمال ہے۔ اب سوال پیدا ہوا کہ آپ علیہ السلام کے برابر یا افضل کیوں کوئی نہیں ہو سکتا۔

تو اس کا جواب یہ ہے: اوصاف کی دو قسمیں ہیں ذاتی، عرضی، ذاتی کہتے ہیں کہ یہ وصف اپنے موصوف کے لیے شروع ہی سے ثابت ہو اور عرضی کہتے ہیں کہ یہ وصف اپنے موصوف کے لیے شروع ہی سے تو نہ ہو بعد میں ثابت ہو یا ذاتی کہتے ہیں۔ یہ وصف اس کا اپنا ہوتا ہے یعنی کسی ذریعے سے نہیں ملتا اور عرضی اس وصف کے کہتے ہیں جو اپنا نہیں ہوتا کسی کے ذریعے سے ملتا ہے۔

مثال کے طور پر: یہ درودیوار روشن ہیں ان پر روشنی سورج کی ہے۔

تو درودیوار کی روشنی عرضی ہے ذاتی نہیں اس لیے رات کو یہ روشن نہیں اور سورج کی روشنی ذاتی ہے۔ وہ کبھی بھی اس سے جدا نہیں ہوتی۔ اسی طرح:

چاند کی روشنی اپنی نہیں بلکہ اس میں روشنی سورج سے آرہی ہے۔ تو چاند کی روشنی جن چیزوں پر پڑتی ہے۔ ان کو روشنی چاند کی وجہ سے بھی۔ اب سلسلہ چلا کہ رات کو مختلف اشیاء روشن ہیں۔ چاند کی وجہ سے اور چاند روشن ہے سورج سے۔ تو روشنی کا سلسلہ یہاں سورج پر آکر ختم ہو گیا۔ اسی طرح دیکھئے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارکہ کو جب پیدا کیا گیا تو اسے نبوت سے سرفراز کیا گیا اور باقی نبیوں کو نبوت روح اور بدن عنصری کے متعلق ہو جانے کی بعد ملی۔ گویا آپ علیہ السلام موصوف بالذات ہوئے وصف نبوت سے اور باقی انبیاء موصوف بالعرض ہوئے۔ جب اللہ نے آپ علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا تو اپنی حکمت سے یادداشت کے اوپر حکمت کے پردے لٹکا دیئے۔ آپ کو پچھلا منظر یاد نہ رہا۔ جب آپ کی عمر مبارک

40 سال کو پہنچی تو پھر آگاہ فرمایا کہ اپنی نبوت کا اعلان فرمادیں۔ القصہ آپ علیہ السلام اس وصف نبوت سے موصوف بالذات ہیں تبھی تو آپ ارشاد فرما رہے ہیں کہ:

كنت نبيا و آدم بين الروح والجسد کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم روح اور جسد کے مابین تھے۔

اب دیکھیے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے رات کو روشنی جو مختلف چیزوں پر ہے یہ آتی ہے چاند سے اور چاند کی روشنی آئی سورج سے اور یہاں سورج پر پہنچ کر سلسلہ ختم ہو گیا اسی طرح تمام انبیاء کی نبوت آپ علیہ السلام کے وسیلے سے ان کو ملی ہے اور آپ علیہ السلام کی نبوت بالذات ہے یعنی کسی کے وسیلے سے نہیں ملی تو یہ سلسلہ آپ علیہ السلام پر پہنچ کر ختم ہو گیا۔ یعنی آپ علیہ السلام پر تمام کمالات کو تمام محاسن و فضائل کو ختم کر دیا گیا۔ اس کو ختم نبوت مرتبی کہتے ہیں۔

یہ مقام و مرتبہ اس وقت سے ملا جب آدم علیہ السلام پیدا بھی نہیں ہوئے تھے لیکن اس ختم نبوت مرتبی کے باوجود انبیاء تشریف لاتے رہے اور سلسلہ نبوت چلتا رہے اور جب آپ اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ نے اعلان فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے تو پھر ختم نبوت زمانی کہ آپ کے زمانہ کے بعد کوئی نبی نیا نہیں آئے گا بھی آپ کو حاصل ہو گئی۔ اب دو قسم کی ختم نبوت ہوں گی۔

1- ختم نبوت مرتبی اور

2- ختم نبوت زمانی ہمارے نزدیک دونوں قسم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا

ضروری ہے۔

ایک دوسری طرح دیکھتے ہیں: ایک نقطہ ہوتا ہے اور اسے مرکز دائرہ بھی کہتے ہیں اور ایک اس کے گرد دائرہ ہوتا ہے۔ اب دائرہ کا اس مرکز سے پورا تعلق ہوتا ہے اور دائرہ اسی مرکز کی وجہ سے بنتا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مرکز نبوت ہے اور باقی انبیاء دائرہ نبوت ہیں۔ مرکز نہ ہو تو دائرہ کہاں تو یہ دائرہ اسی مرکز کی وجہ سے ہوتا ہے تو تمام انبیاء کو نبوت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ملی اور سارے انبیاء کا سلسلہ نبوت آکر آپ علیہ السلام پر ختم ہو جاتا ہے اور اللہ نے شان و مرتبہ و مقام و منصب کو بھی آپ پر ہی ختم فرمادیا۔ تو اسی کو ختم نبوت مرتبی کہتے ہیں۔

القصہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں قسم کی ختم نبوت حاصل ہیں۔ قادیانی صرف ایک مانتے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت مرتبی مانتے اور یہ مسلمان صرف ختم نبوت زمانی مانتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی حکمت دیکھیے کہ قادیانی سے برسوں پہلے خدا نے مولانا نانوتوی کو پیدا کیا اور ان سے یہ جواب دلوا دیا کہ ہم دونوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو قادیانیوں کا منہ بند کر دیا۔

اس بات کو دوبارہ ذہن نشین فرمائیں کہ مولانا نانوتوی نے یہ نہیں فرمایا کہ آخر میں آنے میں کوئی فضیلت نہیں بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ آخر میں آنے میں بالذات فضیلت نہیں یعنی بالعرض تو فضیلت ہے وہ ہم عرض کر چکے ہیں۔

ماخوذ از مناظرے مباحثے بتغیر یسیر

اب دیکھیے اصل عبارات کو: اگر آپ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی بالفرض نبی موجود ہو۔ تو بھی ختم نبوت میں فرق نہیں پڑتا تو اس سے مراد حجۃ الاسلام کی یہ ہے کہ خاتمیت مرتبی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

کیونکہ یہ تو آپ کو شروع ہی سے حاصل تھی اور دیگر انبیاء تشریف لاتے رہے تو فرق نہ پڑا اب اگر بالفرض و الحال کوئی نبی آجائے تو کیسے فرق پڑے۔ سوال ہو گا کہ خاتم زمانی میں تو فرق پڑے گا۔ جواب یہ ہے کہ بالکل پڑے گا اسی لیے توجہ الاسلام نے بالفرض و اگر جیسے لفظ استعمال کیے ہیں کہ ایسا ہو نہیں سکتا کہ آپ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی آئے یہ عبارت تو صرف خاتمیت مرتبی کو ہی سامنے رکھتے ہوئے حضرت نے فرمائی ہے۔ اگر نبی کے آنے کو جائز مانتے ہوتے تو حضرت فرض کیوں کرتے اور یہ بات تو فاضل بریلوی بھی لکھتا ہے کہ فرض محالات جائز ہے۔

اللہ جھوٹ سے پاک ہے ص 139

تو اعتراض کیوں؟ باقی زمانی ختم نبوت کا خیال کر کے اسے محال سمجھا کہ آپ کے بعد کوئی نبی آئے تبھی تو فرض کیا۔ جیسے پیچھے گزر چکا ہے کہ بریلویوں نے لکھا ہے اگر مرزا قادیانی نبی ہوتا تو سیدنا ابراہیم کی اولاد سے ہوتا۔ تو جیسے یہ اگر کہنے سے نبی بن نہیں گیا یہاں بھی اگر اور بالفرض کہنے سے نئے نبی کے آنے کو ممکن نہیں مانا جارہا بلکہ محال ہی مانا جا رہا ہے کیونکہ محال کو ہی فرض کیا جاتا ہے نہ ممکن کو۔ بعض لوگ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ خاتم زمانی کو خاتم مرتبی کے لیے لازم مانتے ہو جب نبی آجائے خاتم زمانی ٹوٹ گیا اور جب وہ نہ رہا تو ملزوم بھی نہ رہا۔

تو جواباً عرض ہے کہ اسی لیے توجہ الاسلام نے اگر اور بالفرض کہا یعنی ایسا ہونا محال ہے ناکہ ممکن، اور محال کو فرض کرنا جرم نہیں۔ جیسا کہ قرآن مقدس میں بھی محالات کو فرض کیا گیا ہے۔ جیسے اگر رحمن کا بیٹا ہوتا... الخ، اور اگر زمین و آسمان میں دو خدا ہوتے الخ... ایک اور بات حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی ختم نبوت زمانی کے

قائل ہیں اور منکر کو کافر کہتے ہیں دیکھیے۔

شیخ العرب والعجم حضرت مدنی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم زمانی ہونے کی پانچ دلیلیں ذکر فرما رہے ہیں۔ تین دلیلیں قرآن سے ایک حدیث سے اور ایک اجماع اُمت سے آیت قرآنی اس بارے میں: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ میں لفظ ”خاتم النبیین“ یا تو عام مانا جائے کہ اس کے دو افراد ہوں ایک خاتم مرتبی اور دوسرا خاتم زمانی اور لفظ خاتم کا دونوں پر اطلاق اس طرح کیا جاتا ہے جیسے کہ مشترک معنوی اپنے متعدد افراد پر اطلاق کیا جاتا ہے۔ (جیسے لفظ عین کئی معنوں میں مشترک ہے۔ ہر ایک پر برابری کے ساتھ بولا جاتا ہے) پس اس دلیل سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہر دو وصف اس آیت سے ثابت ہوں گے۔ (اور یہ دلالت مطابقی ہے کہ لفظ اپنے موضوع لہ پر دلالت کرے۔)

یہ دلیل اول کی اجمالاً تقریر ہوئی اور دلیل ثانی کی تقریر یہ ہے کہ لفظ خاتم کے معنی حقیقی خاتمیت مرتبی کے لیے جاویں اور خاتمیت زمانی معنی حقیقی نہ ہوں بلکہ مجازی ہوں لیکن آیت میں مراد ایسے معنی ہوں کہ جو معنی حقیقی اور مجازی دونوں کو شامل ہوں بطریق عموم مجاز کے اس صورت میں ہر دو وصف کا ثبوت آپ کی ذات پاک کے لیے ظاہر ہے اور دلیل ثالث یہ ہے کہ معنی حقیقی خاتم کے خاتمیت مرتبی کے ہیں لیکن خاتمیت مرتبی کو خاتمیت زمانی لازم ہے۔ (تاکہ نسخ الاعلیٰ بالانی لازم نہ آئے اسی لیے یہ ختم زمانی ختم مرتبی کو لازم ہے۔)

اس لیے بدالالت التزامی خاتمیت زمانی پر دلالت کرے گی اور اس آیت سے خاتمیت مرتبی اور زمانی کا ثبوت لازم آئے گا دلیل چہارم یہ کہ احادیث متواتر سے ثابت ہو گیا کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اس لیے ثبوت خاتمیت زمانی کا ضرور ہو گا اور منکر اس کا اسی طرح کافر ہو جیسے کہ منکر احادیث متواتر کا لیکن ان احادیث کا تواتر لفظی نہیں تواتر معنوی ہے دلیل پنجم یہ ہے کہ اجماع امت کا منعقد ہو گیا ہے کہ آنجناب علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم الانبیاء زمانائیں اور اقرار اجماع کا کرنا ضروری اور منکر اس کا کافر ہے۔

الشہاب الثاقب ص 73، 74

حجۃ الاسلام کی برأت بریلویوں کے قلم سے

پیر کرم شاہ صاحب بھیروی نے اپنے مدرسہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے اساتذہ کے ساتھ مل کہ تحذیر الناس کو پڑھ کر تمام اساتذہ کے ساتھ مل کر یہ فیصلہ لکھا۔ یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے کیونکہ یہ اقتباسات بطور عبارت النص اور اشارۃ النص اس امر پر بلاشبہ دلالت کرتے ہیں کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت کو ضروریات دین سے یقین کرتے تھے اور اس کے دلائل کو قطعی اور متواتر سمجھتے تھے انہوں نے اس بات کو صراحتہ ذکر کیا ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت زمانی کا منکر ہے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

جمال کرم ج 1، ص 694

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں: وہ لوگ جن کے پیش نظر تلاش حق اور بیان حق ہے وہ تو مولانا کے مقصد کلام کو سمجھنے کے لیے ان قواعد کو پیش نظر رکھیں گے کہ یہاں قضیہ فرضیہ ہے اور قضیہ فرضیہ اور ہوتا ہے اور قضیہ واقعیہ اور ہوتا ہے۔

تحذیر الناس میری نظر میں ص 15

معلوم ہوا فاضل بریلوی کے پیش نظر بیان حق اور تلاش حق نہیں ہے۔

2۔ حافظ احمد بخش لکھتے ہیں: تحذیر الناس کی عبارت کے بارے میں حضرت ضیاء

الامت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طرف پیر مہر علی شاہ گوٹروی اور پیر جماعت علی شاہ

محدث علی پوری کے موقف پر عمل کیا۔

جمال کرم ج 1، ص 696

آگے لکھتے ہیں: حضرت ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ نے نانوتوی موصوف کی

عبارت کو قضیہ فرضیہ پر محمول کرتے ہوئے اسے کفریہ کہنے میں احتیاط برتی ہے۔

جمال کرم ج 1، ص 696

معلوم ہوا پیر صاحب ان عبارات کو کفریہ کہنے کے لیے تیار نہیں۔

3۔ ڈاکٹر طاہر القادری فرماتے ہیں:

میں تکفیری مہم کا فرد نہیں ہوں..... دوسرے مسلک کی توہین اور تکفیر دینداری نہیں بلکہ عین فرقہ واریت ہے ہم پر لازم ہے کہ امت مسلمہ کے مختلف طبقات کو ساتھ لے کر چلیں۔

خطرہ کی گھنٹی ص 233

4۔ ڈھول کی آواز نامی کتاب مولانا کامل الدین رتوکالوی صاحب کی ہے۔ جو

حضرت حجتہ الاسلام کی عبارات کی صفائی میں لکھی گئی ہے۔

اس پر مندرجہ ذیل اکابر اور بریلوی علماء کی تصدیقات

1۔ جناب خواجہ قمر الدین سیالوی

2۔ مولانا محبوب الرسول سجادہ نشین اللہ شریف جہلم

3۔ قاری الحاج محمد حنیف صاحب سجادہ نشین کوٹ مو من

4۔ مولانا حکیم مولانا صدیق صاحب

5۔ مولانا تاج الملوک

6۔ مولانا محمد فضل حق خطیب میلوا والی ضلع سرگودھا

7۔ مولانا غریب اللہ صاحب بھیرہ

8۔ مولانا الحاج مفتی محمد سعید نمک میانی

9۔ حضرت پیر سید حامد شاہ خطیب مسجد متصل ہسپتال

10- حضرت پیر سید محمد صاحب خطیب جامع مسجد پولیس لائن سرگودھا ڈھول کی آواز ص 116 تا 127

بریلوی کہتے ہیں کہ: خواجہ صاحب کے حوالے سے جو لکھا گیا ہے ڈھول کی آواز میں کہ ”میں نے تحذیر الناس کو دیکھا میں مولانا محمد قاسم صاحب کو اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں۔ مجھے فخر ہے کہ میری حدیث کی سند میں ان کا نام موجود ہے۔ خاتم النبیین کا معنی بیان کرتے ہوئے جہاں مولانا کا دماغ پہنچا ہے۔ وہاں تک معترضین کی سمجھ نہیں گئی قضیہ فرضیہ کو قضیہ واقعہ حقیقہ سمجھ لیا گیا ہے۔

فقیر قمر الدین سیال شریف

جعلی ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 431

جواباً ہم عرض کرتے ہیں تبسم صاحب یہ جعلی نہیں ہے بلکہ اصل ہے دلیل یہ ہے۔ حاجی مرید احمد چشتی سیالوی آپ کے معتمد علیہ رائٹر ہیں وہ لکھتے ہیں:

حضور شیخ الاسلام سیالوی نے ایک مرتبہ کسی دیوبندی مولوی کے سامنے مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس کے بارے میں چند الفاظ فرمائے اسے خانوادہ دیوبند نے بڑے پیمانے پر شائع کیا۔

فوز المقال ج 4، ص 553

کیوں بخاری صاحب اصلی ہے یا جعلی ہے؟ اب ہم کہتے ہیں جو تم بریلویوں نے خواجہ صاحب کا اس عبارت سے رجوع کا افسانہ بنایا ہے اور فتویٰ خود لکھ کر خواجہ صاحب کا نیچے نام لکھ دیا وہ جعلی ومن گھڑت ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ کی کتاب ختم نبوت اور تحذیر الناس کے

ص 435 پر یہ جعلی خط ہے اس کے نیچے بھی خواجہ صاحب کے دستخط دیکھ لیں اور خواجہ صاحب کے اصلی دستخط بھی دیکھ لیں اگر آپ کے پاس نہ ہوں۔ تو ہم پیش کر دیں گے۔ خدا شاہد ہے وہ دونوں نہیں ملتے۔ بخاری صاحب نقل کے لیے عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔

دلیل دوسری یہ ہے کہ آپ کے گھر سے جو جعلی فتویٰ چھپا ہے۔ خواجہ صاحب کے طرف منسوب ہو کر اس میں یہ لکھا ہے۔

فقیر (قمر الدین) کے پاس ایک استفتاء پہنچا کہ زید یہ کہتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی صرف آخری نبی اگر نہ بھی لیا جائے بلکہ یہ معنی بھی کر لیا جائے کہ تمام انبیاء کرام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و فیوض سے مقتبس ہیں تو نہایت مناسب ہو گا کیا زید پر فتویٰ کفر لگایا جاسکتا ہے یا نہ؟

جواب میں لکھا کہ: اس قول پر زید کو کافر نہ کہا جائے گا بعد میں سنا گیا کہ بعض علماء اہل سنت نے فقیر کے اس فتویٰ کو اس وجہ سے ناپسند کیا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کے رسالہ تحذیر الناس کی اس نوعیت کی عبارت پر علماء اہل سنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 434

اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

- 1۔ خاتم النبیین کے معنی میں تخصیص و تاویل کرنے والے کے کفر میں شک کرنے والا تبسم صاحب آپ کے اصول سے کافر ہے۔ جیسا کہ آپ اپنی کتاب کے ص 23 پر لکھ آئے ہیں تو خواجہ صاحب آپ کے فتوے کی رو سے کافر ہیں کیونکہ وہ تاویل کرنے والے کو کافر نہیں کہہ رہے۔

اگر یہ جعلی فتویٰ صحیح ہے تو خواجہ صاحب کافر ہیں۔ خواجہ صاحب کو بریلوی کا فر بنانا چاہتے ہیں۔

2- اس جعلی فتویٰ میں جو بریلویوں نے گھڑا ہے کہ زید کے متعلق سوال ہوا ہے: جبکہ ہم پیچھے حاجی مرید احمد چشتی صاحب کے حوالے سے لکھ آئے کہ خواجہ صاحب نے تحذیر الناس جو حضرت محمد قاسم نانوتوی کی کتاب ہے اس کی تعریف فرمائی تھی۔ اس جعلی فتوے سے خواجہ صاحب کاذب ثابت ہوتے ہیں اور بحکم قرآن ملعون ٹھہرے۔ یہ مہربانی بریلویوں کی ہے۔

3- یہ جعلی فتویٰ کہتا ہے۔ فرضی زید اور مولانا نانوتوی کی عبارت کی نوعیت ایک ہے تو پھر ہمارا سوال یہ ہے کہ خواجہ صاحب نے ایک کی تکفیر کیوں کی اور ایک کی عدم تکفیر کیوں؟ ایک ہی نوعیت والی عبارتوں کا حکم ایک ہونا چاہیے مگر یہ حکم میں فرق کرنے کی وجہ سے خواجہ صاحب پھنس جائیں گے۔ تبسم صاحب اس جعلی فتوے کی وجہ سے خواجہ صاحب کا ایمان خطرے میں پڑ جائے گا اس لیے اس جعلی خط کو تسلیم نہ کریں۔ ایک بات پر سید تبسم شاہ کو بڑا ناز ہے کہ شرف قادری سیال شریف گئے اور وہاں جا کر سند دیکھی تو اس میں مولانا کا نام تک نہیں۔

ملخص: ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 431

یعنی ڈھول کی آواز میں جو یہ لکھا ہے کہ خواجہ صاحب نے کہا میری سند میں مولانا نانوتوی کا نام آتا ہے۔ مجھے اس پر فخر ہے۔ اس کا جواب تبسم صاحب دے رہے تھے۔ تبسم صاحب آپ ذرا ہوش سنبھالیے۔ ذرا ہماری بھی سنیے: وہ بگہ شریف کا ٹکڑا جہاں سے پیدا ہونے والے لوگ اکثر مرید سیال شریف کے حضرات سے ہوئے

تھے۔ ان کا صاحبزادہ ڈاکٹر انوار احمد صاحب بگوی لکھتا ہے:

مولانا جمیری کا تعلق علماء کے معروف سلسلہ خیر آبادی سے تھا۔ جنہوں نے انگریزوں کے خلاف زبردست جدوجہد کی تھی آپ دیوبند سے فارغ التحصیل اور حضور خواجہ ضیاء الدین ثالث سیالوی کے مرید تھے۔

تذکار بگویہ ج 1، ص 426

کیوں بخاری صاحب جب دارالعلوم دیوبند کے فاضل ہیں تو سند میں حضرت حجۃ الاسلام کا نام آیا یا نہ؟ جب ان کی سند میں ہے تو خواجہ قمر الدین سیالوی کی سند میں بدرجہ اولیٰ ہوا۔ اب کدھر جائیں گے۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو ہم اس موضوع پر مزید بھی لکھ دیں گے۔ (ان شاء اللہ)

خیانات احمد رضا

فاضل بریلوی نے عبارتوں کو نقل کرنے میں خیانت سے کام لیا۔

خیانت نمبر 1:

1۔ تین عبارتوں کو ایک بنا دیا مثلاً عربی عبارت جو بنائی وہ یہ ہے:

و لو فرض فی زمنہ صلی اللہ علیہ وسلم بل لو حدث بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم
نبی جدید لم یخل ذالک بخاتمیتہ و انما یتخیل العوام انہ صلی اللہ علیہ وسلم
خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین مع انہ لا فضل فیہ اصلاً عند اهل الفہم

حسام الحرمین عربی اردو، ص 19

و لو فرض فی زمنہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک ٹکڑا)، بل لو حدث بعدہ صلی اللہ
علیہ وسلم نبی جدید لم یخل ذالک بخاتمیتہ (دوسرا ٹکڑا)، و انما یتخیل العوام
سے آخر تک۔ (تیسرا ٹکڑا)

پہلا ٹکڑا: تحذیر الناس کے ص 14 کا ہے۔ اس کے شروع اور آخر سے عبارت کو کاٹ
دیا۔

دوسرا ٹکڑا: ص 28 کا اس کے ساتھ بھی یہی حشر کیا۔ پھر ص 3 کا ٹکڑا لے آئے اور
اس کے ساتھ بھی یہی حشر کیا۔

ہمارا سوال ہے بریلوی ملاؤں سے اگر تمہارے بقول تینوں ٹکڑے کفر تھے
تو یہ بتاؤ کہ سیاق و سباق کے کاٹنے کی ضرورت کیا تھی اور عبارات میں تقدیم و تاخیر کہ
پہلے والی عبارت کو آخر میں لانے اور آخر والی عبارت کو درمیان میں لانے کی اور
درمیان والی عبارت کو شروع میں لانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اس سے معلوم ہوتا

ہے کہ اگر وہ عبارات کفریہ ہوتی تو فاضل بریلوی کو یہ کبڑی کھیلنے کی ضرورت نہ تھی۔

پھر فاضل بریلوی نے یہ بھی نہیں بتایا کہ عبارات تین ہیں بلکہ ایک ہی بنا کر دکھائی۔ پھر درمیان میں کچھ فاصلہ بھی نہیں رکھا اور تو اور ترتیب بھی بہت ہی خاص انداز میں بنائی: پہلے ص 14 پھر دوسرا ص 28 پھر تیسرا ص 03

یعنی ترتیب کو نہ شروع سے کیا کہ چلو ص 03 پھر ص 14 پھر ص 28 ہو یا الٹ کر کے ص 28، ص 14، ص 3 ہوتے۔ خدا برا کرے اس تعصب کا۔

4۔ تکفیر کے مسئلہ میں انتہائی احتیاط ہوتی ہے کہ مبادیہ تکفیر پلٹ کر مجھ پر نہ آ پڑے چونکہ فاضل بریلوی کے گلے میں یہ طوق فٹ آچکا تھا اس لیے اس نے عبارات کو نقل کرنے میں احتیاط نہیں برتی۔

بہر حال سیاق و سباق عبارات کو کاٹ کر ان عبارات کو پیش کیا جو کہ کبھی بھی تکفیر کے لیے مفید نہیں کیونکہ بریلوی مناظر اور علامہ اشرف سیالوی پیر نصیر الدین گولڑوی کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

آپ نے بندہ کے مقالہ میں سے صرف ایک عبارت سیاق و سباق سے کاٹ کر اور پورے مضمون و مفہوم اور بنیادی مطلب و مقصد کو قارئین سے پوشیدہ رکھ کر جس تحکم اور سینہ زوری اور ظلم اور تعدی اور ناانصافی و بے اعتدالی کا مظاہرہ کیا اور باری تعالیٰ کی مشکلات سبکدوشی کا عنوان قائم کر کے اس کو میرا عقیدہ قرار دے دیا ہے۔ اور کفر کا فتویٰ پھر جڑ دیا۔

ازالۃ الريب ص 71

یہی رونا ہم رو رہے ہیں کہ فاضل بریلوی نے ظلم و تعدی کر کے سیاق و سباق

کو کاٹ کر نا انصافی کر کے ہمارے بنیادی مقصد کو چھپا کر تحکم اور سینہ زوری سے ہماری عبارات کا مطلب گھڑا ہے ہم اس گھڑنتو مطلب سے بری ہیں۔ اگر سیالوی صاحب اس طرح کا فر نہیں تو ہم کیوں؟

خیانت نمبر 2:

مرزا قادیانی کے اقوال نقل کر کے آگے لکھا ہے منہم الوہابیہ (حسام الحرمین) یعنی یہ وہابیہ مرزائیوں سے ہیں حالانکہ دنیا جانتی ہے یہ مرزائی نہ تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ فتویٰ ہمارے اکابر کو مرزائی بتلا کر لیا گیا ہے اس لیے اس فتوے کی کوئی حیثیت نہیں

خیانت نمبر 3:

حسام الحرمین میں عبارات عربی بنائیں گی جبکہ ہماری کتب اردو میں تھیں حالانکہ حرمین شریفین کے علماء اُردو نہ جانتے تھے۔ اور بقول بریلویہ کے محض مخالف کے بیان پر اعتماد کرتے ہوئے بلا تحقیق فیصلہ صادر کر دینا نہ تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول و پسندیدہ ہے اور نہ ہی اسے اہل علم و دانش قبول کر سکتے ہیں۔

البریلویہ کا تحقیقی جائزہ ص 62

تو حرمین کے علماء نے فاضل بریلوی پر اعتماد کر کے یہ فتویٰ دیا جو فاضل بریلوی نے ان کی طرف منسوب کیا حقیقت اللہ بہتر جانتا ہے۔ تو یہ فتویٰ دینا نہ خدا کو پسند ہے نہ ہی اہل علم و دانش کو بلکہ چند بریلوی بھیڑوں کو ہی یہ اچھا لگا ہے۔ القصہ وہ علماء حرمین اُردو نہ جانتے تھے۔

صاحبزادہ حمید الدین سیالوی نے ایک خط حکومت سعودیہ کو اس وقت لکھا

جب وہاں کنز الایمان پر پابندی لگی بلکہ جلانے کا فتویٰ صادر ہوا۔

وہ خط یہ تھا کہ: اس میں شک نہیں ہے کہ ترجمہ و حواشی اُردو زبان میں ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ ادارہ البحوث العلمیہ (جس نے فتویٰ دیا جلانے کا) کے اکثر ارکان اردو زبان نہیں جانتے ایک خاص گروہ نے اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو کبھی قبول نہ کرے اس ترجمہ اور ان کے حواشی کو جھوٹے رنگ میں رنگ کر ادارۃ البحوث العلمیہ کے اراکین کے سامنے پیش کیا اور اپنی چرب زبانی اور عیاری کے باعث ان سے یہ فتویٰ صادر کرانے میں کامیاب ہو گئے۔

ہم کہتے ہیں اور جو ہم کہتے ہیں اس کے سچائی پر اللہ تعالیٰ کو گواہ پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے شر، کفر اور آیات کے معانی میں تحریف کا بہتان ایسے دوبانی عالموں پر لگایا ہے۔ جنہوں نے اپنی زندگیوں کا ایک ایک لمحہ اپنا علم اپنی دانش اور اپنی قابلیت اللہ کی بات کو بلند کرنے کے لیے اور ہندوستان میں بسنے والے بت پرستوں کو دعوت توحید پہنچانے کے لیے صرف کی اور وہ بہت سے بت پرستوں کو شرک کے گھپ اندھیروں سے نکال کر اسلام کے نور کی طرف لانے میں کامیاب ہو گئے اس مخصوص گروہ نے اپنے دل سے جھوٹی تہمتیں اور ظلم و کذب بیانی سے ان پاک نفوس پر الزام لگایا۔

انوار کنز الایمان ص 846، 847

یہی کچھ ہم اپنے اکابرین کی صفائی میں کہتے ہیں۔ عبارات کا مطلب وہ گھڑا جو ان اکابرین کے ذہن و خیال میں بھی نہیں آیا۔

بریلوی جید مناظر لکھتے ہیں: بزرگوں کے کلام کا ان کی مراد کے خلاف مطلب نکال

کر مراد لینا سراسر جہالت ہے۔

میٹھی میٹھی سنتیں اور دعوت اسلامی ص 74

مولوی اشرف سیالوی جو بریلوی ملت کے مناظر اعظم اور قائد ہیں وہ لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ صحیح سوچ اور فکر نصیب فرمائے اور مقصود متکلم بھی سمجھنے کی توفیق بخشے۔

تحقیقات ص 62

معلوم ہوا متکلم کی مراد نہ سمجھنا الٹی سوچ و فکر ہے جو فاضل بریلوی اور دیگر بریلوی علماء میں ہے۔

ایک بات ضمناً عرض کرتا جاؤں گا۔ اسماء الرجال میں جرح اس آدمی کی لی جاتی ہے۔ جو تشدد نہ ہو گا۔ اگر تشدد ہو گا تو اس کی جرح کو کوئی نہیں دیکھتا۔ بریلوی حضرات نے خود تسلیم کیا ہے کہ وہ فاضل بریلوی تشدد تھے۔ دیکھیے لکھتے ہیں:

فاضل بریلوی کی طبیعت کی شدت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ اقبال نے مزید فرمایا اگر یہ چیز درمیان میں نہ ہوتی تو اس دور کے ابو حنیفہ کہلا سکتے تھے۔

ملفوظات ص 6، مشتاق بک کارنر لاہور

یعنی تشدد قسم کے آدمی تھے۔ اور مولوی حشمت علی کے بارے میں بریلوی مفتی اعظم لکھتے ہیں۔

مولانا حشمت علی صاحب کا اسم گرامی سننے کے ساتھ ایک عرصہ سے ان کے کچھ اوصاف بھی سنتا رہا ہوں کہ اپنے کو بریلوی کہتے ہیں اور مزاج میں نہایت درجہ تشدد ہے۔

فتاویٰ مظہریہ ص 71

ایک نے حسام الحرمین لکھی دوسرے نے الصواریم الہندیہ لکھی تو ان تشدد

لوگوں کے فتویٰ تکفیر کا کوئی اثر نہیں۔ عربی عبارت میں اتنی خیانتیں فاضل بریلوی نے کیں اب اردو والوں کو بھی دیکھیے:

خیانت نمبر 4:

مکتبہ نبویہ والوں نے اردو میں شائع کی تو پہلے ٹکڑے میں فاضل بریلوی نے جتنا حصہ کتاب کا لیا تھا انہوں نے دیکھا کہ عام قاری بھی یہ غلطی اور خیانت پکڑ لے گا تو انہوں نے عبارت کو کچھ بڑھادیا۔

پہلا ٹکڑا فاضل بریلوی نے یوں لکھا تھا: ولو فرض فی زمنہ صلی اللہ علیہ وسلم ”اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی کوئی نبی فرض کر لیا جائے۔“ مگر مکتبہ نبویہ والوں نے اس کے ساتھ ایک جملہ اور بڑھادیا اور شروع میں بلکہ کا اضافہ بھی کر دیا۔

یوں لکھتے ہیں:

”بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو۔ جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔“

یہ اس لیے کیا گیا کہ فاضل بریلوی کی خیانت پکڑی نہ جائے مگر عربی خواں تو جانتے ہیں بہر حال یہ اردو خواں لوگوں کی بھی خیانت معلوم ہو گئی کہ اردو والی حسام الحرمین میں ایک ٹکڑے کا اضافہ کر دیا۔

خیانت نمبر 5:

کچھ مکتبے اور آگے نکلے انہوں نے حسام الحرمین کی عبارت کہ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کو یوں کر دیا عوام

کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بے ایمانی ہے۔
تمہید ایمان مع حسام الحرمین ص 70، مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور، تمہید ایمان مع
حسام الحرمین ص 53، مطبوعہ مکتبہ غوثیہ کراچی، تمہید ایمان مع حسام الحرمین
ص 70، مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی

ان تینوں مکتبوں نے خیانت کے ریکارڈ توڑ دیئے۔ انما اشکو ابھی و حزنی
الی اللہ ہی کہا جاسکتا ہے۔

خیانت نمبر 6:

تذیر الناس ص 3 کی جب عبارت نقل کی گئی تو اس میں ایک جملہ چھوڑ
دیا گیا جو کہ ”بایں معنی ہے کہ“ کے بعد موجود تھا۔ ”آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ
کے بعد“

تذیر الناس ص 3
پوری عبارت یہ ہے کہ: ”سوعوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم
ہونا بے معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی
ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدیم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں“
تذیر الناس ص 3

کئی خیانات:

اُردو والوں نے کہیں، بلکہ، کالفظ چھوڑ دیا کہیں ”سو“ کالفظ نہیں لائے کہیں
”اگر“ کالفظ بھی چھوڑ گئے اور خیر سے فاضل بریلوی نے بھی ”بلکہ“ وغیرہ کئی جملوں
کا عربی میں ترجمہ ہی نہیں کیا۔

اصل کتاب تذیر الناس میں یوں تھا کہ اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدیم و تاخیر زمانی

میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔

تخذیر الناس ص 3

مگر عربی میں ترجمہ کرتے وقت یوں لکھا گیا: انه لا فضل فيه اصلاً عند اهل الفهم بالذات کا ترجمہ ہی نہیں کیا گیا۔

اب بریلوی کہتے ہیں بالذات کا ترجمہ لفظ اصلاً میں آگیا تو پھر جو ابا عرض یہ ہے کہ اصلاً کا مطلب یہ بتا ہے کہ بالکل کوئی فضیلت ہی نہیں نہ ذاتی نہ عرضی جو کہ متکلم کے الفاظ و معانی و مراد کے بالکل خلاف ہے کیونکہ متکلم بالعرض فضیلت کا قائل ہے۔ بہر کیف یہ فاضل بریلوی کی خیانات اور دجل و فریب کا مجموعہ ہے۔

بریلویوں کو یہ تو ماننا پڑے گا اس نے دھوکہ دہی و خیانت سے کام لیا ہے باقی بحث بعد کی بات ہے اور جب حسام الحرمین کذب بات، خیانات، دھوکہ جات کا مجموعہ ہو تو پھر اس کا جواب دینے کی ضرورت بھی باقی نہ رہے گی۔ مگر منہ بند کرنے کی غرض سے ہم آگے بھی کلام کرتے ہیں۔

بریلویوں سے دو سوال:

مفتی احمد یار نعیمی گجراتی صاحب کی سنئے وہ فرماتے ہیں:

1۔ جو کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا امکان بھی مانے وہ بھی کافر ہے۔

علم القرآن ص 97

ایک جگہ لکھتے ہیں: حضور علیہ السلام کے بعد کسی نئے نبی کا آنا جائز یا ممکن مانے وہ مرتد ہے۔

شان حبیب الرحمن ص 107

جبکہ بریلوی فقیہ ملت کے فتاویٰ فیض الرسول میں ہے: بے شک سرکار اقدس آخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا شرعاً محال اور عقلاً ممکن بالذات ہے۔

فتاویٰ فیض الرسول ج 1، ص 9

اب بتایا جائے کہ یہ فقیہ ملت مرتد و کافر ہو یا نہ؟

سوال نمبر 2: غلام نصیر الدین سیالوی لکھتے ہیں: وہ (ملا علی قاری) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ بعد العلم بخاتمہ علیہ السلام لایجوز الفرض و التقدير ایضاً یہ جاننے کے بعد کہ حضور علیہ السلام خاتم النبیین ہیں فرض اور تقدیر کے طور پر کسی نبی کے آنے کا قول کرنا جائز نہیں۔

عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ج 1۔ ص 202

جبکہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں: یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاکؒ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح و جائز اطلاق ہے۔

عرفان شریعت۔ ص 84

مفتی یار احمد نعیمی لکھتے ہیں: اگر قادیانی نبی ہوتا تو آج کل سائنس کا دور ہے اسے ایسی ایجادات عطا ہوتی جو ان تمام ایجادوں سے اعلیٰ ہوتی۔

تفسیر نور العرفان پارہ نمبر 7، سورۃ مائدہ آیت نمبر 110

آگے لکھتے ہیں: اگر قادیانی نبی ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہوتا۔

تفسیر نور العرفان پارہ نمبر 7، سورۃ الانعام، آیت نمبر 84

آگے لکھتے ہیں: اگر قادیانی نبی ہوتا تو وہ دنیا میں کسی کا شاگرد نہ ہوتا۔

تفسیر نور العرفان، پارہ نمبر 7، سورۃ الانعام، آیت نمبر 83

ایک جگہ لکھتے ہیں: اگر مرزا قادیانی نبی ہوتا تو پٹھانوں کے خوف سے حج جیسے فریضہ

سے محروم نہ رہتا۔

نور العرفان ص 806، کتب خانہ نعیمی لاہور

اب بتائے کہ یہ فرض نبوت کی وجہ سے مسلمان رہے یا کافر؟
 ہو سکتا ہے کوئی کہے کہ یہ لفظ تو ”اگر“ ہے فرض کرنا تو نہیں۔ تو ہم عرض کریں گے ”
 اگر“ کا عربی میں ترجمہ ”لو“ سے اور ”لو“ کا معنی فرض کرنا ہے جیسا کہ فاضل بریلوی
 لکھتے ہیں، لو، فرض کے لیے ہے۔

اللہ جھوٹ سے پاک ہے ص 139

سید تبسم بخاری اور دیگر بریلویت اپنوں کی زد میں:

مولوی عبد الحکیم شرف قادری لکھتے ہیں: علماء دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر ایک
 رسالہ المہند علی المفند ترتیب دیا جس میں کمال چابکدستی سے یہ ظاہر کیا گیا ہے ہمارے
 عقائد وہی ہیں جو اہل سنت و جماعت کے ہیں۔

حسام الحرمین اردو ص 8

یعنی المہند علی المفند میں عقائد وہی ہیں جو بریلویہ کو بھی تسلیم ہیں کہ اہل
 سنت کے ہیں۔

بریلوی مناظر مولوی عبد العزیز مراد آبادی لکھتے ہیں: المہند علی المفند میں اپنے عقائد
 بالکل سنیوں کے مطابق ظاہر کیے۔

الدیوبندیت ص 14

یعنی المہند علی المفند میں جو کچھ لکھا ہوا ہے یہ بریلوی عقائد کے موافق ہے۔
 اور مولوی عبد الستار خان نیازی لکھتے ہیں: المہند علی المفند مصنفہ مولانا خلیل احمد
 انبیٹھوی کی جو اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کی تصنیفات حسام الحرمین اور

الدولۃ المکیہ کے جواب میں شائع ہوئی جس میں انہوں نے اپنے عقائد نظریات کی وضاحت کی ہے ایک نہایت ہی مفید کتاب ہے۔

اتحاد بین المسلمین ص 115

اب آئیے اس میں دیکھتے ہیں کہ کیا لکھا ہے: اور آئندہ بھی ہم اس کتاب میں اسی المہند علی المفند سے دلیل لائیں گے چونکہ یہ بریلویوں کے ہاں بھی مستند ہے۔

خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ یہ ہے کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے خاتم ہیں اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار ذات جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے۔ اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء کی نبوت بالعرض اس لیے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ کی نبوت کے واسطے سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل و یگانہ اور دائرہ رسالت و نبوت کے واسطے ہیں پس آپ خاتم النبیین ہوئے ذاتاً بھی اور زماناً بھی اور آپ کی خاتمیت صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں اس لیے کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل سرداری اور غایت رفعت اور انتہا درجہ کا شرف اسی وقت ثابت ہو گا جبکہ آپ کی خاتمیت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت و فضل

کلی کا شرف حاصل ہو گا۔

المہند علی المفند ص 51، 52

اس میں مندرجہ ذیل باتیں بیان ہوئیں۔

- 1- قرآن پاک میں وارد شدہ لفظ خاتم النبیین ایک جنس ہے اس کو دونو عین ہیں ایک خاتم زمانی اور دوسرا خاتم مرتبی۔
- 2- آپ نبوت سے موصوف بالذات ہیں اور باقی انبیاء موصوف بالغرض ہے۔
- 3- صرف زمانہ کے اعتبار سے ہی خاتم ماننا اور ذات کے اعتبار سے خاتم نہ ماننا کوئی بڑی فضیلت نہیں بنتی۔

تبصرہ از مصنف

1- تبسم صاحب، کاظمی، غلام نصیر الدین سیالوی، غلام مہر علی صاحب کی کتابیں اور ان کے دلائل جو ان تین باتوں کے رد میں لکھے گئے وہ سب بے کار اور کالعدم ہوئے کیونکہ وہ سب اہل سنت کے عقائد جو المہند میں لکھے ہوئے ہیں اس کا رد کر رہے ہیں۔

2- شرف قادری اور عبدالعزیز مراد آبادی وغیرہا بھی انہیں باتوں کو سنیوں کے عقائد کہتے ہیں جو حجۃ الاسلام نے لکھی ہیں تو یہ بھی کافرو گستاخ ٹھہرے کیونکہ ان باتوں کی وجہ سے بریلوی حجۃ الاسلام کی تکفیر کرتے ہیں۔ ان دونوں کی تعظیم کرنے کی وجہ سے تبسم اینڈ کمپنی بھی پھنس گئے۔

3- ہم مکہ و مدینہ شریفین اور ازہر و دمشق کے اکابر علماء کے نام بھی پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں جو ان تین باتوں کو عقائد اہلسنت کے موافق اور درست و ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

علماء مکہ شریف

- 1- الشیخ محمد سعید صبیّل الشافعی امام و خطیب مسجد حرام شریف
- 2- الشیخ احمد رشید حنفی
- 3- الشیخ محب الدین مہاجر مکی حنفی
- 4- الشیخ محمد صدیق افغانی مکی
- 5- الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ
- 6- الشیخ مولانا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف

علماء مدینہ شریف

- 1- الشیخ السید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانہ نبویہ
- 2- الشیخ رسوچی عمر مدرس مدرسۃ الشفاء
- 3- الشیخ ملا محمد خان المدرس فی الحرم النبوی
- 4- الشیخ راجی فیض الکریم خلیل بن ابراہیم خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
- 5- الشیخ السید احمد الجزائرّی شیخ المالکیہ بالحرم النبوی الشریف
- 6- الشیخ عمر بن حمدان الحرّسی خادم العلم بالمسجد النبوی الشریف
- 7- الشیخ محمد العزیز الوزیر التونسی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
- 8- الشیخ محمد زکی البرزنجی خادم العلم بالمسجد النبوی
- 9- الشیخ محمد السوسی النجاری
- 10- الشیخ احمد بن مامون البلغیش من مشاہیر العرب

- 11- الشیخ موسیٰ کاظم بن محمد خادم العلم والمدرس باب الاسلام
 - 12- الشیخ احمد بن محمد خیر الحاج العباسی خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی
 - 13- الشیخ ابن نعمان محمد منصور خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی
 - 14- الشیخ معصوم احمد سید خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی
 - 15- الشیخ عبد اللہ القادر بن محمد بن سوده العری ولیہ من علماء العرب
 - 16- الشیخ یاسین غفرلہ
- یہ دو حضرات دمشق کے علماء میں سے ہیں۔ شیخ یاسین اور شیخ توفیق
- 17- الشیخ محمد توفیق
 - 18- الشیخ ملا عبد الرحمن المدرس بالحرم النبوی الشریف
 - 19- الشیخ محمود عبد الجواد خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
 - 20- الشیخ احمد سباطی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
 - 21- الشیخ محمد حسن سندی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
 - 22- الشیخ احمد بن احمد اسعد خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
 - 23- الشیخ عبد اللہ خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
 - 24- الشیخ محمد بن عمر الفارانی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
 - 25- الشیخ احمد بن محمد الشقیطی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی

علماء مصر وازہر

- 1- الشیخ سلیم البشری شیخ الازہر

- 2- الشیخ محمد ابراہیم القایانی ازہر
- 3- الشیخ سلمان العبد ازہر
- 4- مولانا السید محمد ابوالخیر الشہیر بابن عابدین بن العلامہ احمد بن عبدالغنی بن عمر عابدین الدمشقی یہ فتاویٰ شامی کے مصنف کے نواسہ ہیں۔
- 5- الشیخ المصطفیٰ بن احمد الشطیٰ الحنبلی
- 6- الشیخ محمود رشید العطار تلمیذ رشید بدرالدین محدث شامی
- 7- الشیخ محمد البوشی الحموی دمشقی
- 8- الشیخ محمد سعید الحموی دمشقی
- 9- الشیخ علی بن محمد الدلال الحموی دمشقی
- 10- الشیخ محمد ادیب الحورانی
- 11- الشیخ عبدالقادر
- 12- الشیخ محمد سعید دمشقی
- 13- الشیخ محمد سعید لطفی حنفی دمشقی
- 14- الشیخ حضرت فارس بن محمد دمشقی
- 15- الشیخ مصطفیٰ الحداد

یہ حرمین شریفین و ازہر و دمشق کے 46 جید علماء کے نام آپ نے ملاحظہ کیے۔ جنہوں نے المہند کی تصدیق کی۔

تو یہ تین اقوال جو ہم نے پیچھے عرض کیے تھے جو ہم نے المہند والی عبارت سے اخذ کیے تھے وہ ان سب کے مصدقہ ہیں۔ اب اگر یہ کفر و الحاد و بے دینی ہیں تو

حرمین شریفین و ازہر دمشق کے سارے علماء کرام پر ہی فتویٰ لگے گا اگر یہ درست ہیں تو تبسم بخاری اور کاظمی، غلام نصیر الدین سیالوی ان کو کفر و بے دینی کہہ کر خود کا فربے دین ہوتے ہیں۔

کیونکہ تبسم صاحب نے اپنی کتاب ختم نبوت اور تحذیر الناس کے ص 23 پر لکھا ہے کہ خاتم النبیین کا معنی صرف آخری نبی ہے اس میں تخصیص و تاویل کرنا کفر ہے۔ ملخصاً

اور دوسری جگہ لکھتے ہیں: بالذات اور بالعرض کی تقسیم سرے سے باطل ہے۔

ختم نبوت ص 189

ایک جگہ لکھتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بالذات اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت و رسالت کو محض بالعرض اور مجازی نبوت و رسالت قرار دینا ہے۔ قرآن مجید میں تحریف معنوی اور انبیاء کی نبوت کا انکار صریح ہے۔

ختم نبوت ص 197

ایک جگہ لکھتے ہیں: نبوت میں ذاتی اور عرضی کی تفریق قرآن مجید کی متعدد آیات کے خلاف ہے۔

ختم نبوت ص 197

و غیر ہا عبارات اس پر دلالت کرتی ہیں۔

بریلویوں کے نزدیک جو جرم حجۃ الاسلام نے کیے وہی ان حرمین شریفین اور مصر و دمشق کے علماء نے بھی کیے۔ اگر حجۃ الاسلام کی تکفیر اس بناء پر کی جاتی ہے۔ تو یہ حرمین شریفین و دیگر اکابر علماء بریلی کی تکفیری مشین گن سے کیا محفوظ رہے؟
اللہ تمام مسلمان کو محفوظ رکھے۔

قارئین ذی وقار! ان عبارات پر جو کلام ہماری سمجھ میں ہونا چاہیے تھا اور جن کی ضرورت تھی وہ ہم نے سب ہی نقل کر دیا۔ ضرورت پڑی تو مزید عرض کیا جائے گا۔

الزام بر قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی:

قطب الارشاد گنگوہی پر فاضل بریلوی نے یہ الزام لگایا کہ: اس نے یہ افتراء باندھا کہ اللہ کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے۔

حسام الحرمین ص 14

آگے لکھتا ہے: ظلم و گمراہی میں یہاں تک بڑھا کہ اپنے فتوے میں جو اس کا مہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا صاف لکھ دیا کہ جو اللہ سبحانہ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ معاذ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو۔... الخ

حسام الحرمین ص 15

الجواب: ہم بریلویوں سے گزارش کرتے ہیں کہ ہمیں بھی وہ قلمی فتویٰ دکھاؤ کہ کہاں ہے یہ فاضل بریلوی کا اتنا بڑا جھوٹ ہے جو شاید کسی پنڈت سے تو امید ہو سکتی ہے۔ مسلمان سے نہیں۔

قطب الارشاد کی اپنی تحریر ملاحظہ فرمائیں: ذات پاک حق جل جلالہ کی پاک و منزہ ہے۔ اس سے کہ متصف بصفۃ کذب کیا جاوے معاذ اللہ اس کے کلام میں ہر گز ہر گز شائبہ کذب کا نہیں: قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلا

جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے وہ کذب بولتا ہے وہ قطعاً کافر ہے ملعون ہے اور مخالف قرآن و حدیث کا اور اجماع امت کا ہے وہ ہرگز مومن نہیں۔

فتاویٰ رشیدیہ ص 90

اب بھی کوئی کہے کہ نہیں جی میں تو نہیں مانتا۔ تو ہم اسے اتنا کہیں گے کہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں پیشی کے لیے تیار رہے۔ بعض رضا خانی یہ کہہ دیا کرتے ہیں اچی انہوں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں نے یہ تحریر نہیں لکھی۔ تو جواباً عرض ہے استفتاء میں اگر یہ پوچھا جاتا کہ آپ نے ایسی تحریر لکھی ہے تو آپ اس کا جواب دے دیتے کہ میں نے نہیں لکھی جب پوچھا نہیں گیا تو یہ جواب دینے کی کیا معنی، جیسے کوئی کہے کہ فتاویٰ مہریہ میں پیر مہر علی شاہ نے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا تو یہی کہا جائے کہ بھائی اس کے کفر کا سوال ہی نہیں کیا گیا تو جواب کہاں ہوتا۔ جو سوال ہو جواب اس کے موافق ہوتا ہے۔

سوال تھا کہ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ذات باری تعالیٰ عزا اسمہ موصوف بصفۃ کذب ہے یا نہیں اور خدا تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے یا نہیں اور جو شخص خدا تعالیٰ کو یہ سمجھے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے وہ کیسا ہے۔ بینو اتوجروا۔

فتاویٰ رشیدیہ ص 90

تو جواب حضرت نے وہی دیا جو نقل کیا جا چکا ہے۔

مولانا خلیل احمد خان قادری برکاتی لکھتے ہیں: فاضل بریلوی نے اپنے رسالہ ازکی الہلال میں بارہ روایت ہلال خط وغیرہ تحریرات کو ناقابل اعتماد فرمایا ہے پھر تکفیر مسلم کے بارے میں مجرد قلمی تحریر پر کیوں اعتماد کر کے احکام کفر و ارتداد جاری کیے۔

یعنی چاند کے دیکھنے کے بارے میں کسی کے خط اور تحریر پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہو سکتا ہے کسی اور نے لکھی ہو کیونکہ تحریر میں آدمیوں کی بعض دفعہ لکھائی مل بھی جاتی ہیں یعنی یہ ہو سکتا ہے لکھی کسی نے ہو اور نام کسی کے لگائی ہو۔

جب چاند دیکھنے کے معاملے میں کسی کی تحریر جو موصول ہو اس پر فیصلہ نہیں ہو سکتا تو اتنے بڑے تکفیر کے مسئلے میں کیونکر کسی کی تحریر پر تکفیر ہو ہاں اگر صاحب تحریر قبول کرے کہ یہ میری تحریر، پھر بات اور ہے جب حضرت گنگوہی خود کہہ رہے ہیں کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بری ہے۔ تو پھر کیونکر یہ بات ان کے ذمے لگائی جائے۔ ہذاہم اللہ۔

اور یہ بات فاضل بریلوی نے بھی کہی ہے کہ: خط خود کب معتبر تمام کتابوں میں تصریح ہے کہ الخط لا یشبہ الخط او الخط لا یعمل بہ۔

ملفوظات ص 203

یعنی خط معتبر نہیں۔ اس کو بنیاد بنا کر عمل نہیں کیا جائے گا تو فاضل بریلوی نے خود عمل کیوں کیا؟

مسئلہ عموم قدرت باری اور اہل السنۃ دیوبند

اس مسئلہ میں اکابرین اہل السنۃ دیوبند کا نظریہ ہماری مستند کتاب المہند علی المفند میں فخر المحدثین و بدر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے یوں لکھا: ہمارے اور ہندی منطقوں و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہے کہ حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا یا خبر دی یا ارادہ کیا۔ اس کے خلاف پر اس کو قدرت ہے یا نہیں سو وہ یوں کہتے ہیں کہ ان باتوں کا خلاف اس کی قدرت قدیمہ سے خارج ہے اور عقلاً محال ہے ان کا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور حق تعالیٰ پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر کو ارادہ اور علم کے مطابق کرے اور ہم یوں کہتے ہیں ان جیسے افعال یقیناً قدرت میں داخل ہیں البتہ اہل السنۃ والجماعت اشاعرہ و ماتریدیہ سب کے نزدیک ان کا وقوع جائز نہیں ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز اور نہ عقلاً اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں۔

المہند علی المفند ص 76، 77 سوال و جواب نمبر 25

ہماری بات کو حرمین شریفین اور مصر و دمشق کے تقریباً 46 علماء نے درست

قرار دیا ہے اور یہی ہمارا اور اہل بدعت کا اصل نقطہ اختلاف ہے۔ اہل بدعت حضرت کے نزدیک ہمارا نظریہ جو عرب و عجم کا مصدقہ ہے کفریہ ہے دیکھیے:

1۔ بریلویوں کے مفتی اعظم مفتی احمد یار نعیمی گجراتی لکھتے ہیں: جو یوں کہے

کہ رب قادر ہے کہ ولیوں کو دوزخ میں ڈال دے وہ قادر ہے کہ ابو جہل کو جنت میں بھیج دے وہ رب کی حمد نہیں کر رہا بلکہ کفر تک رہا ہے۔

تفسیر نعیمی ج 7، سورۃ انعام آیت نمبر 65

2۔ مناظر بریلویہ جناب مولوی اجمل شاہ صاحب لکھتے ہیں: حضرت نعمانی کے اس قول کا رد کر کے ”اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ جو خبر اس نے اپنے کلام ازلی میں دی ہو اس کے خلاف کرنے سے وہ عاجز نہیں سکتا۔“ (یہاں تک حضرت نعمانی کا ارشاد تھا) اس کے یہی تو معنی ہوئے کہ وہ کلام جھوٹا ہو سکتا ہے اس کی خبریں غلط ہو سکتی ہیں یہ شائبہ کذب ہوا یا نہیں ہوا ضرور ہوا تو صاحب سیف یمانی اپنے قول سے کافر و ملعون ہوا اور اس کے تمام وہ اکابر جن سے یہ عقیدہ لیا ہے وہ بھی اسی حکم میں داخل ہوئے۔

رد سیف یمانی ص 201

اجمل شاہ صاحب ذرا کان کھول کر سینے گا ہمارا جو نظریہ ہے جس کو آپ کفر قرار دے رہے ہیں۔ یہی نظریہ پیران پیر روشن ضمیر محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے وہ لکھتے ہیں:

اگر وہ (فرضاً) انبیاء کرام و صالحین میں سے کسی کو دوزخ میں داخل کر دے تب بھی وہ عادل ہے اور یہ اس کی حجت بالغہ ہوگی ہم پر تو یہی واجب ہے کہ ہم کہیں معاملہ و حکم سچا ہے اور ہم چوں چرآنہ کریں۔ ایسا ہو سکتا ہے اور ممکن ہے اور اگر ہو گا تو حق بجانب ہو گا اور سراپا انصاف ہو گا یہ ایسی بات ہے جو ہوگی نہیں اور نہ اس میں سے کوئی بات کرے گا۔

الفتح الربانی عربی اُردو، مجلس نمبر 61، ص 584 فرید بکسٹال لاہور

کیوں بریلوی صاحب کیا اگر ہمارا نظریہ اور ہمارے اکابر غلط اور اسی بنیاد پر ہماری تکفیر ہے۔ تو ہم نے یہ نظریہ پیران پیر سے لیا ہے۔ اب فتویٰ دیکھتے ہیں کہاں لگتا ہے اور یہی بات آپ کے گھر میں بھی مل جائے گی تو ماننا پڑے گا کہ بریلوی فتویٰ

تکفیر کی زد میں بریلوی خود پھنس گئے۔

1- بریلوی فقیہ ملت لکھتے ہیں: بے شک مغفرت مشرکین تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔

فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 2) مصدقہ منشا تابش قصوری

2- کاظمی صاحب لکھتے ہیں: نیکوں کو دوزخ میں ڈالنا یا بالعکس اس میں ہمارا کلام نہیں۔

مقالات کاظمی ج 2، ص 240، 241

یعنی خدا تعالیٰ کی قدرت میں یہ بات داخل ہے۔

3- بریلویوں کا بڑا اعلامہ غلام رسول سعیدی کہتا ہے: اگر وہ تمام کفار پر انعام فرمائے اور ان کو جنت میں داخل کر دے تو وہ اس کا مالک ہے۔ (یعنی کر سکتا ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے اور اس کی خبر صادق ہوتی ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔
شرح مسلم ج 7، ص 653

شرح مسلم کی تصدیق کرنے والے بریلوی علماء

- 1- سید محمود احمد رضوی دارالعلوم حزب احناف لاہور
- 2- مولوی عبدالحکیم سرف قادری جامعہ نظامیہ لاہور
- 3- مفتی محمد نظام الدین مفتی جامعہ اشرفیہ مبارک پور
- 4- علامہ محب اللہ نوری شیخ الحدیث دارالعلوم حنفیہ فرید پور بصیر پور
- 5- علامہ اشرف سیالوی شیخ الحدیث سیال شریف
- 6- مفتی ڈاکٹر شجاعت علی قادری
- 7- علامہ سعادت علی قادری ہالینڈ

- 8- مفتی محمد گل رحمن برطانیہ
- 9- قادری عبد المجید شر قپوری برطانیہ
- 10- مفتی محمد خان قادری لاہور
- 11- علامہ خالد محمود کراچی
- 12- مولانا محمد عالم مختار حق لاہور
- 13- مفتی محمد زبیر تبسم (ناروے)
- 14- مولانا افتخار علی چشتی (ہالینڈ)
- 15- سید حسین الدین شاہ صاحب پنڈی

کیا بریلوی اپنے ان 19 مولویوں کو کافر کہنے کے لیے تیار ہیں اگر نہیں تو کیوں؟

الزام بر فخر المحدثین مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ:

فاضل بریلوی لکھتے ہیں: ان کے پیر ابلیس کا علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور یہ اس کا برا قول خود اس کے بد الفاظ میں ص 47 پر یوں ہے: شیطان و ملک الموت کی یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جسے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

حسام الحرمین ص 15

الجواب: ہم حیران ہیں کہ شیطان پر قیاس خود مولوی عبد السمیع رامپوری نے کیا اپنی کتاب انوار ساطعہ میں اور اس پر تقریظ فاضل بریلوی کی ہے اور نام ہمارا لگا دیا۔ اس سے بڑھ کر کیا شاطرانہ چال ہو سکتی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان پر قیاس کرنا کیا یہ تعظیم نبوی ہے؟

بریلوی اس بات کا ہمیں جواب دیں شیطان پر قیاس تو رامپوری اور فاضل بریلوی کریں قصور وار ہم ٹھہریں کیوں؟ کیا بریلویوں کے ہاں شیطان پر قیاس کرنا درست ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو؟

چنانچہ رامپوری صاحب لکھتے ہیں: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت ہر جگہ حاضر ہے بھلا ملک الموت علیہ السلام تو ایک فرشتہ مقرب ہے۔ دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے۔ درمختار کے مسائل نماز میں لکھا ہے کہ شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے مگر جس کو اللہ نے بچا لیا بعد اس کے لکھا ہے۔ واقدرة علی ذالک کما اقدر ملک الموت علی نظیر ذالک یعنی اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دے دی ہے جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا۔ پس اسی طرح سمجھو کہ جب سورج آسمان پر علیین میں موجود ہے۔ اگر وہاں سے آپ کی نظر مبارک کل زمینوں کے چند مواضع و مقامات پر پڑ جائے اور ترشح انوار فیضان احمدی سے کل مجالس مطہرہ کو ہر طرف سے مثل شعاع شمس محیط ہو جائے کیا محال اور کیا بعید ہے۔
(انوار ساطعہ ص 357)

حضرت سہارنپوری نے اس کے جواب میں لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے: تمام مسلمان بشمول مصنف شیطان سے افضل ہیں تو کیا اپنا علم شیطان کے دائرہ کار کے علم سے زائد مانتے ہیں۔ مولف کے ایسے جہل پر تعجب بھی ہوتا ہے اور رنج بھی ہوتا ہے۔ کہ ایسی نالائق بات منہ سے نکال کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان پر قیاس کیا یہ کس قدر دور از علم و عقل ہے۔

حضرت نے تو اس پر خوب خبر لی کہ تم نے آپ علیہ السلام کو شیطان پر

قیاس کر کے کیوں نالائق بات کہی اُٹا بریلویوں نے ہمیں کو سنا شروع کر دیا۔

اب مولوی اشرف سیالوی کی سنیے وہ لکھتے ہیں: انبیاء و اولیاء کو اصنام و اوثان پر قیاس کرنا اور ان کے متبعین اور اطاعت گزاروں کو بت پرستوں پر قیاس کرنا یہ خالص خارجیت ہے اور مخلوقات میں بدترین مخلوق ہونے کی دلیل۔

گلشن توحید و رسالت ص 139، ج 2

جب بتوں پر قیاس کرنا خارجیت اور بدترین مخلوق ہونے کی دلیل ہے تو شیطان پر قیاس کرنا اور وہ بھی انبیاء علیہم السلام کو بدرجہ اولیٰ بدترین مخلوق ہونے کی دلیل ہے۔

دوسری جگہ یہی مولوی صاحب لکھتے ہیں: اوثان پر اللہ تعالیٰ کے تقرب اور فضل کے وسائل و ذرائع کو قیاس کرنا سراسر محرومی اور بد نصیبی ہے اور بے دینی و الحاد اور منصب نبوت و رسالت کی توہین و تحقیر ہے۔

گلشن توحید و رسالت ص 164، ج 2

یعنی انبیاء و اولیاء کو بتوں پر قیاس کرنا۔ بد نصیبی محرومی بے دینی الحاد و منصب نبوت و رسالت کی توہین و تحقیر ہے تو معلوم ہو گیا کہ شیطان تو ان بتوں سے بھی گیا گزرا ہے۔ اس پر قیاس کرنا بڑا جرم ہو گا۔

مفتی حنیف قریشی صاحب کہتے ہیں:

جانوروں کے ساتھ کسی جنس کا ذکر کیا جائے تو یہ اس جنس کی توہین ہے۔

مناظرہ گستاخ کون ص 54

تو کیا شیطان پر قیاس کیا جائے تو یہ درست مانو گے۔

مفتی احمد یار نعیمی لکھتا ہے: حضور کی شان میں ہلکے لفظ استعمال کرنے ہلکی

مثالیں دینا کفر ہے۔

نور العرفان ص 345، کتب خانہ نعیمی لاہور

اس سے گھٹیا مثال کیا ہوگی کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان پر قیاس کیا جائے۔ القصہ یہ بریلوی اصول کی روشنی میں رامپوری اور احمد رضا نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ مگر ہم بریلویوں پر حیران ہیں کہ ان کو تو کچھ نہ کہا اور جس آدمی نے اس کو نالائق حرکت قرار دیا ہے۔ اس کو گستاخ رسول کہنا شروع کر دیا۔ اصل عبارت پر گفتگو شروع کرنے سے پہلے چند باتیں ذہن میں رکھیں۔

- 1- عقائد قیاس سے ثابت نہیں ہوتے۔
- 2- ہم اہل حق اہلسنت شیطان لعین کے دائرہ کار کا علم جو اس کی گندی سوچ پر مشتمل ہے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہیں مانتے۔
- 3- ملک الموت کی معلومات کہ فلاں کی روح قبض کرنی ہے اور فلاں کی وغیرہ معلومات ملک الموت کی نبی پاک علیہ السلام کو حاجت ہی کیا ہے۔
- 4- اللہ تعالیٰ نے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے شایان شان تمام باتیں بتادی ہیں۔
- 5- اگر کوئی کہے رقص وغیرہ کا علم فاضل بریلوی کو نہیں لہذا فاضل بریلوی صاحب کا علم رقصہ اور سینما والے سے کم ہے تو بریلوی کہیں گے کہ یہ غلط ہے بلکہ ان کی نسبت ہی بریلوی حضرات فاضل بریلوی کی طرف کرنا توہین سمجھیں گے۔
- 6- اور دنیا کی بعض باتیں جو علم دین سے متعلق نہیں ان کو اگر انبیاء نہ جانیں تو یہ ان کے لیے عیب نہیں۔

7۔ اگر بعض جزوی باتوں کا علم کسی کو ہو اور نبی کو نہ ہو تو اس سے وہ نبی سے بڑھ نہیں جائے نہیں جیسے کہ ہد ہد نے آکر سلیمان علیہ السلام سے کہا تھا ایسی خبر لایا ہوں جو آپ کو نہیں۔

8۔ سیدنا علیؑ کو حضرت مابورؓ کے قتل کے لیے بھیجا وہ کنوئیں میں چھپے تھے جب حضرت علیؑ نے نکالا اور قتل کرنے لگے وہ گر پڑے اور ان کی چادر (تہبند) کھل گئی۔ سیدنا علیؑ کی اچانک نظر ان کے ستر پر پڑی وہ تو نامرد تھے قتل نہ کیا۔ واپس آئے آپ علیہ السلام نے تو سارا واقعہ عرض کر دیا۔ تو سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الشاهدیری ما لایری الغائب

مسند احمد

اب کیا سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم کوئی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کہے گا؟ ہر گز نہیں۔

اب عبارت کو دیکھیے جہاں حضرت نے اس شیطانی قیاس کا جواب دیا ہے جس کو اہل بدعت اچھا نہیں سمجھتے وہ عبارت یہ ہے:

”الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر (یعنی ان کو جو بعض جزئیات حادثہ دنیاویہ کا علم ہے کہ جن سے ان کا مقصد اغوا اور قبض ارواح ہے۔ وہ ان کو حاصل ہو گیا ہے اور یہ پیدا بھی اسی کے لیے گئے ہیں ان پر قیاس کر کے) علم محیط زمین فخر عالم کو (یعنی علم غیر عطائی ذاتی آپ علیہ السلام کو مانا جائے تاکہ روئے زمین میں جہاں بھی مجلس موجود ہو وہیں آپ تشریف لائیں۔ ہم نے علم محیط زمین کا مطلب ذاتی علم اس لیے کیا ہے۔ کہ آگے حضرت سہارنپوری نے ص 57 پر

خود لکھا ہے یہ بحث اس صورت میں ہے کہ علم ذاتی آپ کو کوئی ثابت کر کے یہ عقیدہ کرے جیسا جہلاء کا یہ عقیدہ ہے اگر یہ جانے کہ حق تعالیٰ اطلاع دے کر حاضر کر دیتا ہے تو شرک تو نہیں مگر بدون ثبوت شرعی کے اس پر عقیدہ درست بھی نہیں۔) خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ (یعنی ذاتی علم کو بغیر کسی دلیل کے نبی محترم کیسے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے یعنی ذاتی علم کو بغیر کسی دلیل کے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت کرنا شرک ہی ہے جیسا کہ فاضل بریلوی نے خود ملفوظات ص 317 میں فرمایا ہے کہ غیر خدا کے لیے کی ایک ذرہ ذاتی علم ماننا کفر ہے۔) شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت (کہ ملک الموت کا روحوں کو قبض کرنا اور شیطان کا بھاگ دوڑ کر کے لوگوں کو گمراہ کرنا جس کے لیے وہ پیدا کیے گئے ہیں) نص سے ثابت ہوئی وہ آپ بھی مانتے ہیں اور آپ نے بھی یہ باتیں لکھی ہیں کہ ان کاموں کے لیے ان کو وسعت دی گئی ہیں۔) فخر عالم کی وسعت علم کی (یعنی ذاتی علم جو محیط ہو علم زمین پر) کون سے نص قطعی سے ثابت ہے۔

برابین قاطعہ ص 55

اس میں کیا گستاخی ہے؟

- 1- اس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم محیط ذاتی ماننا شرک قرار دیا ہے۔ وہ آپ کو بھی مسلم ہے اور یہ قید ہماری نہیں بلکہ حضرت نے اس بحث کے آخر میں خود لکھی ہے کہ یہ بحث اس صورت میں ہے جب علم ذاتی مانا جائے۔
- 2- آپ علیہ السلام کے علوم عالمیہ و کمالیہ کی بات نہیں ہو رہی بلکہ شیطان و

ملک الموت کے دائرہ کار کی بات ہو رہی ہے۔

3۔ نصوص قطعیہ میں تو ایسے علوم کو سر کا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے لائق نہیں کہا گیا ہے جیسے شعر گوئی وغیرہ اس لیے شیطانی سوچ و فکر پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو محیط ماننا نصوص قطعیہ کا رد ہے۔

4۔ اور مولانا کے یہ الفاظ کہ ”یہ وسعت یہ اس بات پر مشیر ہے کہ ان ملک الموت اور شیطان کے دائرہ کار کی بات ہو رہی ہے نہ کہ مطلق اور جمیع علوم کی۔

5۔ یہ بات کہ شیطان کے دائرہ کار کا علم نبی کو ہوتا ہے ہمیں مسلم نہیں بریلویوں کو مسلم ہے۔ مثلاً جاء الحق میں مفتی احمد یار نعیمی نے لکھا ہے۔ حضور علیہ السلام کو تمام جہان والوں کا علم دیا گیا اور جہان والوں میں شیطان بھی شامل ہے۔

جاء الحق ص 77

اس لیے بریلویوں کو تکلیف ہے کہ یہ گستاخی ہے ہم کہتے ہیں ان گندی باتوں کا علم ماننا گستاخی ہے نہ کہ انکار۔ اس لیے کہ آپ کے جید عالم مولوی اللہ دتہ صاحب لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو وہ امور غیبہ جن کا علم ان کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ ان کا علم عطا فرماتا ہے اور کسی کے لیے غیر ضروری معلومات مہیا کرنا حکیم اور علیم کی شان نہیں۔

تنویر الخواطر ص 48

آپ کی معتبر کتاب روضۃ القیومیہ میں ہے ہزار ہا علوم و معارف اس قسم کے ہیں کہ انہیں انبیاء سے منسوب کرنے سے عار آتی ہے۔

ج 1۔ ص 160

تو یہ بات ہمیں تو اچھی نہیں لگتی البتہ بریلوی حضرات کو اچھی لگتی ہے تو ان کی قسمت۔ الزام کا خلاصہ یہ تھا کہ یہ شیطان کے علم کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ مانتے ہیں۔ جبکہ یہ بات چور مچائے شور کے حساب سے ہے۔ کیونکہ یہ تو تم نے ہی لکھی ہے اور اپنا آپ چھپانے کے لیے ہمارے نام لگا دی جن کو اس کا وہم و گمان بھی نہیں گزرا تھا ہم تو اس کو کفر سمجھتے ہیں۔ اب سنیے! فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اوروں سے زائد ہے۔ ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔

خالص الاعتقاد ص 6

یہی بات اولیسی بہاولپوری نے عقائد صحابہ ص 5 رسائل اولیسیہ ج 2 اور الیاس عطار قادری نے کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب کے ص 245 اور نعیم اللہ خان قادری نے شرک کی حقیقت کے ص 132 پر نقل کی ہے۔ جس کا مطلب صاف یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کا علم اوروں سے تو زائد ہے مگر ابلیس کا علم آپ کے علم مبارک سے وسیع تو ہے مگر وسیع تر نہیں۔

2۔ مفتی احمد یار نعیمی نے معلم التقریر ص 95 پر سیدنا آدم کو ابلیس کا شاگرد بنایا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ استاد کا علم طالب علم کم مان کر نہیں آتا زیادہ مانتا ہے تو پڑھنے آتا ہے۔

3۔ اور یہی مفتی صاحب نور العرفان ص 730 پیر بھائی کمپنی لاہور پر لکھتے ہیں۔ شیطان نے کہا میں پرانا صوفی عابد عالم فاضل اور آدم علیہ السلام نے نہ ابھی کچھ سیکھانہ عبادت کی۔ یعنی علم و عمل میں جناب آدم علیہ السلام سے شیطان زیادہ تھا۔

4۔ اب آپ بتائیں کہ بریلوی حضرات شیطان کے علم کو انبیاء سے زیادہ مانتے ہیں یا کم۔ مگر بدنامی کے ڈر سے یہ جرم ہم پر دھر دیا۔ وہ مثل مشہور ہے کسی علاقہ میں ناک کٹے کو حرامی کہتے ہیں۔ وہاں ایک ناک کٹا آگیا اس کو جب یہ معلوم ہوا تو جو آدمی اس کے پاس آتا اس کو حرامی کہتا۔ حالانکہ وہ ناک والے ہوتے تھے صرف اس لیے کہ یہ مجھے نہ کہیں میں پہلے ہی کہہ کے ان منہ بند کر دوں۔

ہم آخر میں اپنا نقطہ نظر المہند علی المفند سے عرض کر دیتے ہیں۔ جو عرب و عجم کی مصدقہ ہے۔

سوال: کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم و اسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کے فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جاسکتا ہے ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر کا حضرت کو اس لیے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اس کی جانب توجہ نہیں فرمائی آپ کے اعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان نہیں پیدا کر سکتا۔ جبکہ ثابت ہو چکا کہ آپ ان شریف علوم میں جو آپ کے منصب اعلیٰ کے مناسب ہیں۔ ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں کی شدت

التفات کے سبب اطلاع مل جانے سے مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل اور کمال کا مدار نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ کسی اپنے بچے کو جسے کسی جزئی کی اطلاع ہو گئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں بچہ کا علم اس تبجر و محقق مولوی سے زیادہ ہے جس کو جملہ علوم و فنون معلوم ہیں۔ مگر یہ جزئی معلوم نہیں اور ہم ہد ہد کا سیدنا سلیمان علیہ السلام کے ساتھ پیش آنے والا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں۔ کہ مجھے وہ اطلاع ہے جو آپ کو نہیں اور کتب حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں۔ نیز حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون و جالینوس وغیرہ بڑے طبیب ہیں جن کو دواؤں کی کیفیت و حالات کا بہت زیادہ علم ہے حالانکہ یہ بھی معلوم ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالتوں اور مزے اور کیفیتوں سے زیادہ واقف ہیں تو افلاطون و جالینوس کا ان ردی حالت سے ناواقف ہونا ان کے اعلم ہونے کو مضر نہیں اور کوئی عقلمند بلکہ احق بھی یہ کہنے پر راضی نہ ہو گا کہ کیڑوں کا علم افلاطون سے زیادہ ہے۔ حالانکہ ان کا نجاست کے احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا یقینی امر ہے اور ہمارے ملک کے مبتدعین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام شریف و ادنیٰ و اعلیٰ و افضل علوم ثابت کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ تو ضرور سب ہی کے علوم جزئی ہوں کلی آپ کو معلوم ہوں گے اور ہم نے بغیر کسی معتبر نص کے اس فاسد قیاس کی بناء پر اس علم کلی و جزئی کے ثبوت کا انکار کیا ہے۔ ذرا غور تو فرمائیے کہ ہر مسلمان کو شیطان پر فضل و شرف حاصل ہے۔

پس اس قیاس کی بناء پر لازم آئے گا کہ ہر اُمتی بھی شیطان کے ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو اور لازم آئے گا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اس واقعہ کی جسے ہد ہد نے جانا اور افلاطون و جالینوس واقف ہوں کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم باطل ہیں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا گیا جس نے کند ذہن بد دینوں کی رگیں کاٹ دیں اور دجال و مفتری گروہ کی گردنیں توڑ دی ہیں۔ سو اس میں ہماری بحث صرف بعض حادثات جزئی میں تھی اسی لیے اشارہ کا لفظ ہم نے لکھا تھا تاکہ دلالت کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف یہ ہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ وہ کافر ہے چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے بہترے علماء کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف ہم پر بہتان باندھے اس کو لازم ہے کہ شاہنشاہ روز جزاء سے خائف بن کر دلیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے۔

المہند علی المفند ص 57 تا 60

مزید سنئے! بریلوی جید عالم دین مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی لکھتے ہیں:

رہی مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری مرحوم کی عبارت براہین قاطعہ جس کو مختلف جگہ کے فقروں اور ٹکڑوں کو جوڑ کر ایک کفری مضمون بنایا ہے یہ آپ کی (اعلیٰ حضرت) دستکاری کا ایک نمونہ ہے۔ کہیں کا فقرہ کہیں کاٹ کر لگا دیا اس کا سیاق و سباق غائب پھر اس میں بھی اپنی تصنیف شامل۔۔۔ آگے لکھتے ہیں:

مولوی نذیر احمد خان صاحب مدرس مدرسہ طیبہ احمد آباد گجرات نے اول رد

براہین قاطعہ کا لکھا تھا جس کا نام بوارق لامعہ ہے جو 1309ء بمبئی مطبع دت پرشاد سے شائع ہوا اس میں براہین قاطعہ کی اصل عبارت کا انہوں نے یہ مطلب کہیں نہ بتایا نہ اس پر حکم کفر بیان کیا۔

انکشاف حق 132

آگے لکھتے ہیں: کیا وہ ہندوستانی زبان اور اس کے محاورات کو نہ جانتے تھے یا وہ کفر و اسلام کو بھی نہ پہنچانتے تھے۔ ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک براہین قاطعہ کی عبارت کا یہ مطلب ہی نہیں تھا جو آپ نے بیان فرمایا ہے۔ ورنہ وہ اس پر ضرور رد بلوغ فرماتے اور اسے احکام کفر بتاتے۔

انکشاف حق ص 133

مولوی عبدالسمیع رامپوری کی سنیے! رامپوری صاحب سے جب کہا گیا کہ براہین قاطعہ کا جواب لکھیں تو انہوں نے کئی عذر کیے اور یہ بھی عذر کیا کہ مؤلف براہین قاطعہ نے بہت سے مضامین ایسے لکھ دیئے ہیں جس سے اکثر اہل اسلام متوحش اور نفوز ہو گئے اور آگے مختلف باتیں لکھیں مگر اس عبارت کا نام و نشان نہیں معلوم ہوتا ہے اس وقت کے اہل اسلام نے اس عبارت کو قابل گرفت نہ سمجھا۔

دیکھیے انوار ساطعہ ص 32

آگے نظر ثانی کا عنوان قائم کر کے اس میں لکھتے ہیں: ہاں جو کوئی شبہ صاحب براہین قاطعہ کا واجب الدفع سمجھا جائے گا اب نظر ثانی (انوار ساطعہ) کی کر رہا ہوں خاص اپنی (انوار ساطعہ) میں اس شبہ کو لکھ کر حل کر دیا جائے گا۔

انوار ساطعہ 34

اگر یہ عبارت کفریہ ہوتی تو وہ ضرور اس کو بھی واجب الدفع سمجھتے مگر انہوں

نے کئی مقامات پر جوابات دینے کے باوجود اس مقام پر عبارت کو رد بالکل نہیں کیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ ہندوستان کے علماء نے بشمول رامپوری صاحب یہ عبارت قابل رد و تردید نہ سمجھی اس لیے اس کو نہ رد کیا۔ یہ صرف فاضل بریلوی صاحب کی مہربانی ہے اور عنایت ہے کہ انہوں نے تکفیر کر ڈالی۔ حسد و عناد و بعض و کینہ کی آگ میں جلتے ہوئے۔ اس وقت فاضل بریلوی نے بھی اس کو کفر نہ کہا جب اس پر تقریظ لکھی تھی۔ اور رام پوری کی ہاں میں ہاں ملائی مگر اس عبارت کی تکفیر کا کہیں بھی ذکر نہیں۔ بہذا القدر نکتفی

الزام بر حکیم الامت مجدد ملت الشاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ:

فاضل بریلوی لکھتے ہیں: اسی گنگوہی کے دم چھلوں میں سے اشرف علی تھانوی کہتے ہیں۔ اس نے ایک چھوٹی سے رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں اور اس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا تو ہرنچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے۔ اس کی ملعون عبارت یہ ہے کہ آپ کی ذات مقدمہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے۔ یا کل اگر بعض علوم غیبہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صیبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔

حسام الحرمین ص 18

اس میں گستاخی کیا ہے ہمارا یہ سوال بریلویوں سے ہے۔

وہ جواب میں لکھتے ہیں: تھانوی صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم

پاک کو ہر کس و ناکس زید و عمرو بکر بلکہ مجنون پاگلوں جانوروں کے علم سے تشبیہ دی یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو ان کے مساوی بتایا اور اس پر فریقین کا اتفاق ہے کہ ان دونوں باتوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی توہین اور تحقیر ہے۔

مسئلہ تکفیر اور امام احمد رضا ص 34

خلاصۃ الکلام یہ ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گھٹیا تشبیہ دینا یا آپ کے علم کو گھٹیا چیزوں کے برابر کہنا توہین و گستاخی ہے۔ اب ہم سے سنئے! حضرت حکیم الامت کی عبارت میں نہ تو آپ علیہ السلام کے علم مبارک کو جانوروں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور نہ ہی ان کے برابر کیا گیا ہے۔

آئیے! بریلویوں کے جید عالم مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی کی سنئے وہ اسی عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

جناب ابھی تک آپ یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ اس عبارت میں آپ کے نزدیک تشبیہ ہے یعنی معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو ان مذکورہ اشیاء کے علم کے ساتھ تشبیہ ہے یا برابر (کیونکہ ابھی گزر چکا ہے کہ بریلوی کہتے ہیں یا تشبیہ ہے یا برابر)

فاضل بریلوی نے تو برابر کے معنی متعین کیے ہیں۔ چنانچہ اس کا ترجمہ عربی میں مثل کے ساتھ کیا ہے۔

مگر جناب کو ان کے بیان کئے ہوئے معنی میں تردد ہے جب ہی تو یہ کہ رہے ہیں۔ کہ تشبیہ دی یا برابر کر دیا۔ نعوذ باللہ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مولوی اشرف علی

صاحب کی عبارت میں نہ تشبیہ ہے نہ برابری لفظ ایسا نہ تشبیہ کے لیے متعین ہے نہ برابری کے لیے یہ فاضل بریلوی کی خوبی فہم ہے کہ اپنی رائے سے مقرر کر کے اس پر احکام کفر لگا دیئے۔

سنیئے! اہل زبان ہندوستان کے یہاں لفظ ایسا ہر جگہ تشبیہ کے لیے ہی نہیں بولا جاتا ہے ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ زید نے ایسا گھوڑا خریدا ہے۔ جو اس کو پسند آیا یا زید نے ایسا کام کیا جس سے سب لوگ خوش ہو گئے۔ کہیے کہاں دونوں مثالوں میں لفظ ایسے کے معنی تشبیہ یا برابری کے لیے کب ہوئے پھر چند سطور کے بعد لکھتے ہیں۔

اگر مولوی شریف الحق صاحب کے بقول تشبیہ ہے تو تشبیہ میں مشبہ و مشبہ بہ میں برابری کیا لازم ہے اہل فن کا مقررہ قاعدہ ہے کہ مشبہ بہ مشبہ سے اقویٰ ہوتا ہے۔ خلیفہ معتمد باللہ کی مدح میں جو اس مداح حسان مصیعی شاعرانہ اندلس نے کہا تھا۔

کان ابوبکر ابوبکر الرضی

وحسان حسان وانت محمد

یعنی اے محمد ویرا ابوبکر ابن زیدون ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مانند ہے اور تیرا مداح شاعر حسان مصیعی حسان بن ثابت مداح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ہے اور تو خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ہے۔

اس پر بعض شارحین شفا نے کہا تھا کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر معتمد باللہ کو حسان شاعر نے کہ دیا ہے اس پر علامہ خفاجی نے شرح شفا میں اور

علامہ علی قاری نے اپنی شرح شفا میں اعتراض فرمایا اور تشبیہ کی بناء پر دعویٰ برابری کو خلاف قاعدہ مقررہ اہل فن قرار دیا۔

علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں فرمایا کہ ان شارحین کے کلام کو نہ ذکر کرنا ہی بہتر ہے۔ علامہ علی قاری نے فرمایا یعنی اس شعر حسان مصیصی پر شارحین نے مصنف کی تبعیت میں طویل کلام کیا ہے لیکن کلام اشکال سے خالی نہیں اس لیے کہ تشبیہ سے مشبہ بہ کے ساتھ کمال میں برابری لازم نہیں آتی بلکہ قاعدہ مقرر ہے کہ مشبہ بہ اقویٰ ہوتا ہے۔ سارے حالات میں۔ الخ.....

اس میں تصریح ہے کہ تشبیہ میں برابری نہیں ہوتی اگر کسی اعلیٰ درجہ کی چیز کو کسی ادنیٰ درجہ کی چیز سے بغرض سمجھانے مخاطب کو تشبیہ دے دی جائے تو اس کو توہین و تنقیص نہیں کہا جاسکتا۔

صحیح بخاری شریف میں حدیث موجود تھی: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ آپ پر وحی کس طور سے آتی ہے۔ تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی کبھی مجھ پر وحی مثل گھنٹہ کے آواز کے آتی ہے۔

غور کیجئے کہ اس حدیث شریف میں وحی الہی کے نزول کو گھنٹہ کی آواز کے مثل فرمایا یعنی گھنٹہ کی آواز سے تشبیہ دی ہے حالانکہ گھنٹہ کی آواز کو حدیث شریف میں شیطانی آواز فرمایا گیا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ:

جس قافلہ میں گھنٹہ ہوتا ہے اس قافلے میں رحمت کے فرشتے نازل نہیں

ہوتے کیا معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بین وحی فرمائی؟

انکشاف حق ص 128 تا 130

پھر آگے لکھتے ہیں: جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالم کی پیدائش اور تمام عالم کی بقا کا سبب مان رکھا ہے اور تمام علوم عالیہ شریفہ لو از م نبوت کا جامع مان رہا ہے۔ کیا معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کی برابری زید عمر و مجانیس۔ و بہائم و حیوانات کے علم سے کرے گا۔

افسوس عقل و انصاف کو ترک کر دینا اور اپنی انفرادی رائے کو تمام اہل علم کی رائے پر ترجیح دے دینا جبکہ مصنف خود اپنی عبارت کے لیے اس مضمون کا انکار صریح کر رہا ہے اور دوسرے اہل علم بھی اس خبیث مضمون کو اس عبارت کے لیے نہیں مانتے اس پر بھی وہی کہنا دین و دیانت کے خلاف نہیں تو اور کیا ہے۔

انکشاف حق ص 131

قارئین ذی وقار! مفتی خلیل احمد صاحب قادری برکاتی نے صاف کہہ دیا ہے کہ اس عبارت میں حکیم الامت نے نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک علم کو چوپاؤں کے برابر کہا ہے اور نہ ہی تشبیہ دی ہے۔

اور ہم بھی یہی کہتے ہیں اور یہی بات حکیم الامت نے بھی ارشاد فرمائی کہ لفظ ایسا مطلق بیان کے لیے بھی آتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اللہ ایسا قادر ہے اب یہاں نہ تشبیہ ہے اور نہ برابری۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ گفتگو حکیم الامت رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم مبارک کے متعلق نہیں کر رہے بلکہ وہ تو لفظ عالم الغیب پر گفتگو کر رہے ہیں کہ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب بعض علم کی وجہ سے کہا جاتا ہے تو

بھرتو ہر ایک کو کہنا چاہیے کیونکہ ہر ایک کے پاس کچھ نہ کچھ معلومات ہوتی ہے جو کہ بعض علم کہلاتی ہے۔ آخری جملہ جو فاضل بریلوی نے اڑا دیا اس سے یہ بات مفہوم ہو رہی تھی وہ ٹکڑا یہ ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہوتی ہے اگر ٹکڑا لکھ دیا جاتا تو ہر آدمی اس ٹکڑے کو دیکھ کر بات سمجھ لیتا ہے کہ لفظ ”ایسا علم“ سے نبی پاک علیہ السلام کے علم مبارک کی طرف اشارہ نہیں بلکہ اس آخری ٹکڑے والے علم کی طرف اشارہ ہے۔ مگر فاضل بریلوی تو فاضل تھے۔

اور دوسری خیانت فاضل نے یہ کی کہ ایک ٹکڑا اور عبارت کا آخر سے اڑا دیا جو یہ تھا کہ تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے تاکہ لوگوں کا دماغ اس طرف نہ جائے کہ بات اس پر ہو رہی ہے کہ آپ علیہ السلام کو عالم الغیب کہا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اب ٹکڑا اڑانے سے لوگوں کو دھوکہ دیا کہ بات آپ علیہ السلام کے علم مبارک کی ہو رہی ہے۔ القصہ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے مشورہ دیا کہ بے دین لوگ آپ کی تحریر کی وجہ سے عوام کو دھوکہ دیتے ہیں عبارت اگرچہ ٹھیک ہے مگر اس کو بدل دیا جائے تو کیا حرج ہے۔ تو آپ نے اس مشورہ کو قبول کر کے عبارت کو بدل دیا، اب عبارت یوں ہے:

اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیا تخصیص مطلق بعض علوم تو غیر انبیاء کو بھی حاصل ہیں تو چاہیے سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔

تغیر العنوان ص 13

مگر بریلویت وہیں کھڑی ہے۔ اب بریلویت کے گھر میں چلتے ہیں۔ انہوں

نے لفظ ایسا سے دو الزام لگائے۔

- 1- تھانوی صاحب نے آپ کے علم مبارک کو جانوروں کے علم سے تشبیہ دی۔
- 2- ان کے برابر علم کہا اب ہم بھی بریلوی لوگوں کے گھر سے ایسے الفاظ لاتے ہیں اور پھر دنیا کے غیر جاندار اور سمجھ دار لوگوں کو دعوت فکر دیں گے کہ اگر ہمارے لیے یہ اصول ہے تو ان کے لیے کیوں نہیں۔

1- مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

کسی کو الو گدھا کہہ دو تو وہ رنجیدہ ہو جاتا ہے اور حضرت قبلہ و کعبہ کہہ دو تو خوش ہوتا ہے حالانکہ الو گدھا بھی مخلوق ہیں اور قبلہ و کعبہ بھی ایسے ہی خالق کے مختلف ناموں میں مختلف تاثیریں ہیں۔

اسرار الاحکام ص 52

اب دیکھیے لفظ ”ایسے ہی“ کو وہ کہہ رہے ہیں جیسے کسی کو الو گدھا کہہ دیا جائے تو اثر پڑتا ہے ایسے ہی خدا کے ناموں سے دم وغیرہ کرنے میں بھی اثر ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے اثر میں خدا کے نام اور الو گدھا کے ناموں کو برابر نہیں کیا اور کیا ایسی گھٹیا چیز سے تشبیہ دے کر ان کا ایمان باقی رہا۔ مگر بریلویت کو سانپ سونگھ جائے جو اس عبارت کا جواب دینے کی کوشش کریں۔

- 2- یہی مفتی صاحب اور جگہ لکھتے ہیں: انبیاء نے اپنے آپ کو ظالم ضال خطاوار وغیرہ فرمایا ہے اگر ہم یہ لفظ ان کی شان میں بولیں تو کافر ہو جائیں ایسے ہی حضور سے فرمایا گیا اپنے کو بشر کہو۔

نور العرفان ص 802، کتب خانہ نعیمی لاہور

تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں مفتی احمد یار نعیمی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی

بشریت کو ظلم اور گمراہی کے برابر کہا ہے یا اس سے تشبیہ دی ہے؟ جو فتویٰ حکیم الامت حضرت تھانوی پر لگاتے ہو وہ مفتی احمد یار نعیمی پر بھی لگاؤ۔

3۔ یہی مفتی اور جگہ لکھتے ہیں: جب لاٹھی سانپ کی شکل میں ہو گی تو کھائے گی پیئے گی مگر ہو گی لاٹھی یہ کھانا پینا اس کی اس شکل کا اثر ہو گا ایسے ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور ہیں جب بشری لباس میں آئے تو نوری بشر تھے۔ یہ کھانا پینا نکاح و فوات اسی بشریت کے احکام ہیں۔

نور العرفان ص 805 کتب خانہ نعیمی لاہور

کیوں شریف الحق امجدی صاحب: یہاں بھی لفظ ایسے آیا ہوا ہے تو کیا آپ کے اصول سے یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کو سانپ سے تشبیہ نہیں دی جا رہی کیا یہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت مبارک کو سانپ کے برابر نہیں کہا جا رہا۔ یہاں آپ خاموش کیوں ہیں کیا وہ فتوے اور اصول ہمارے لیے ہی ہیں یا یہاں بھی کچھ توجہ فرمائیں گے۔

اور یہ بات گزر چکی ہے کہ حفظ الایمان کی عبارت پر سب سے پہلے مناظرہ مولوی احمد رضا اور مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے مابین ہوا۔ جس میں بڑی ذلت سے فاضل بریلوی کو دو چار ہونا پڑا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے

انوار مظہریہ ص 292

اس وقت حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحب نے حامد رضا کے اعلان پر کہ اگر یہ ہمارے متعلق ہوتی تو ہم اس پر عدالت میں درخواست دائر کرتے اور ہتک عزت کا پرچہ ان پر کروایا جاتا۔ یہی عبارت حامد رضا خان کے نام سے لے کر اپنے رسالے میں چھاپ دی مگر بریلویت کو سانپ سونگھ گیا۔ آج بھی کوئی بریلوی اپنی ضد

پر اڑا رہے تو اس کے نام سے یہ عبارت لکھ سکتے ہیں۔

ایک اور مثال:

مولوی اشرف سیالوی لکھتا ہے: وہاں سب لوگوں نے اللہ رب العزت کے سوال الست برکم کے جواب میں بلی کہا تھا لیکن یہاں کوئی شدا کوئی فرعون کوئی ہامان اور ابولہب بن گئے اس کی وجہ یہی ہے کہ عالم ارواح و عالم اجساد کا معاملہ مختلف ہے اسی طرح نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح میں ملائکہ و انبیاء کے نبی تھے لیکن یہاں نہ کوئی ملک نہ نبی پھر آپ نبی کس کے تھے۔

نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص 62

بریلویوں حضرات سے ہمارا سوال یہ ہے کہ یہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تمثیل فرعون و ہامان سے نبی دی جا رہی۔ جس سے بریلوی مسلک کے لوگ بھی کہہ اُٹھے۔

آپ نے بڑی دیدہ دلیری سے اور بے باکی سے سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم ارواح میں نبی ہونے اور بقول آپ کے عالم اجساد میں تقریباً 40 سال تک نبی نہ ہونے کا موازنہ حکم خداوندی کے مطابق جانوروں سے بھی بدتر کفار بلکہ کفار کے سرداروں کے کفر سے کر دیا۔

نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آن لحظہ ص 62، 63

اس تشبیہ و برابری پر کیا بریلوی علماء نے اس کو کافر کہا اگر نہیں تو کیوں؟ ایک اور مثال:

فاضل بریلوی سے ایک سوال ہوا کہ ایک عالم نے اپنے وعظ میں

کہا۔ ”اے مسلمانوں آپ لوگوں کو سمجھانے کے لیے ایک مثال دیتا ہوں اس کے بعد آپ لوگ خیال کریں کہ قوت ایمانی میں کہاں تک ضعیف ہو گیا ہے۔ دیکھو کسی حاکم کا چہرہ اسی سمن لے کر آتا ہے۔ تو اس کا کس کا قدر خوف ہوتا ہے۔ حالانکہ حاکم ایک بندہ مثل و شامن آدھے پیسے کا کاغذ جس میں معمولی مضمون ہوتا ہے۔ چہرہ اسی 6،5 روپے کا ملازم ہوتا ہے۔ مگر حالت یہ ہوتی ہے کہ اس کے خوف کے مارے لوگ روپوش ہو جاتے ہیں لاچاری سے لینا ہی پڑتا ہے بعدہ وکیل کی تلاش اور روپے کا صرف کرنا کذا و کذا اور اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین کہ وہم بھر میں تہہ و بالا کر سکتا ہے۔ اس کا حکم نامہ قرآن پاک و مقدس کہ جس کے ایک ایک حرف پر دس بیس تیس نیکی کا وعدہ ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے۔ الخ.....

الجواب: حاشیہ اس میں نہ تشبیہ ہے نہ تمثیل نہ اصلاً معاذ اللہ توہین کی بو۔

فتاویٰ رضویہ ج 15، ص 150

اب دیکھیے مولوی واعظ صاحب کہہ بھی رہے ہیں کہ ایک مثال دیتا ہوں اور اس میں اس نے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال چہرہ اسی سے دی ہے۔ مگر فاضل بریلوی نے چونکہ اپنا آدمی تھا اس لیے یہ کہہ دیا کہ کوئی تشبیہ و تمثیل نہیں حالانکہ وہ کہہ رہا ہے کہ میں مثال دیتا ہوں۔ اس آدمی نے تمثیل مانی بھی ہے مگر نہ اس مثال میں چہرہ اسی سے آپ علیہ السلام کی برابری تسلیم کی جاتی ہے۔ اور نہ تشبیہ۔

تو ہم بھی یہی کہتے ہیں ہماری مثال میں اس قسم کی گفتگو نہیں۔ اگر یہ گستاخی نہیں تو پھر ہماری کیوں ہے۔ کیا اسی وجہ سے ہے کہ ہم نے دین خالص لوگوں کو سنایا جس سے تمہیں تکلیف ہوئی۔ ایک اور مثال:

اصل میں توہین اور گستاخی بریلویت میں بہت ہے مگر چور بھی کہے چور چور
کا اصول اپنا کر انہوں نے اپنی گستاخانہ عبارات اور توہین پر عشق و محبت کے مدعی ہونے
کی چادر اوڑھ رکھی ہے اور علماء کرام اس فرقہ کی کتب کو جاہل و مجہول سمجھ کر پڑھتے
نہیں اور جو بریلویت کو پڑھتا نہیں وہ ان کی گستاخیوں پر مطلع کیسے ہو گا۔
اس لیے علماء کرام سے گزارش ہے کہ ان کی کتب کو پڑھیں اور پھر فیصلہ
فرمائیں کہ یہ لوگ گستاخ ہیں یا عاشق۔

ایک اور طرز سے:

بریلوی اس حفظ الایمان کی عبارت پر اعتراض کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ نبی
پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کو تشبیہ دی گئی ہے جانوروں کے علم کے ساتھ
تو یہ بات برابری کو لازم کرنے والی ہے۔ یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک
کو جانوروں کے علم سے تشبیہ دینے کی وجہ سے یہ لازم آتا ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا علم مبارک جانوروں کے علم کے برابر ہے۔ یہ بات احمد رضا خان کی کتب کو
دیکھ کر سمجھ آتی ہے۔ تو جواباً عرض یہ ہے کہ ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی اور خلیل احمد
رانا جیسے بریلوی اسکالر کا عقیدہ و نظریہ تو یہ ہے کہ:

مشابہت سے مساوات بھی لازم نہیں آتی چہ جائے کہ مشبہ کی برتری کا قول
کیا جائے۔

افضیلت غوث اعظم دلائل و شواہد ص 86

تو معلوم ہو گیا کہ فاضل بریلوی نے بہت بڑی زیادتی کی ہے۔ جو کہ قابل
معافی جرم نہیں اور یہی جرم اس کے ایمان کو کھا گیا کہ وہ خود اپنے فتویٰ کفر میں بری

طرح پھنس گیا جیسا کہ آپ اجمالی نظر میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

مفتی عبدالمجید خان سعیدی لکھتے ہیں: مثال محض تفہیم کے لیے ہوتی ہے مساوات کے لیے نہیں۔

کنز الایمان پر اعتراضات کا آپریشن ص 186

مفتی حنیف قریشی کہتے ہیں: تشبیہ اور استعارہ سے مشبہ و مشبہ بہ کی برابری سمجھنا پرلے درجے کی حماقت و جہالت ہے۔

ص 539، روئیداد مناظرہ گستاخ کون

مولوی ابولکیم محمد صدیق فانی لکھتا ہے: مثال کے بیان سے مقصد کسی بات کو عام فہم انداز میں بیان کرنا مقصود ہوتا ہے یہ مطلب ہر گز نہیں ہوتا کہ جس چیز کے لیے مثال دی جا رہی ہے۔ مثال اس کا عین ہے اور ہو بہو اس پر صادق آتی ہے۔

محدث حافظ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں: انه لا يلزم تشبيه الشيء بالشيء مساواة له۔ المنار المنيف ص 60 طبع بیروت

(یعنی کسی شے کو کسی سے تشبیہ دی جائے تو یہ لازم نہیں آتا کہ یہ شے اس کے برابر ہے)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: تشبیہ اور استعارہ سے مشبہ اور مشبہ بہ سے برابری سمجھنا پرلے درجے کی حماقت (بے وقوفی) ہے۔

آئینہ ابلست ص 390

مولوی اشرف سیالوی لکھتے ہیں: مثال میں صرف وجہ تمثیل کا لحاظ ہوتا ہے جملہ امور میں اشتراک نہیں ہوتا۔

حاشیہ مناظرہ جھنگ ص 52

بلکہ مولانا لکھنوی نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ کبھی تشبیہ ناقص کے ساتھ مجرد

مجموعہ فتاویٰ اردو ج 1 ص 20

ایک اور طرز سے بریلوی عالم کا اعتراض:

بریلوی علامہ سردار احمد فیصل آبادی لکھتے ہیں: اس ناپاک عبارت میں حضور پر نور شافع یوم النشور کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، جانوروں چارپاؤں کے علم سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے۔

دیوبندی سے لاجواب سوالات ص 183، 184

یعنی گھٹیا اشیاء کے ساتھ تشبیہ دینا گستاخی و توہین و کفر ہے۔ جیسا کہ جید بریلوی عالم اور بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:
آپ کی شان میں ہلکی مثالیں دینا کفر ہے۔

ملخصاً نور العرفان ص 345

اب آئیے دوسری طرف:

ہم پہلے بھی چند مثالیں لکھ آئے ہیں کچھ اور بھی عرض کر دیتے ہیں:
بریلویت ملت کے قائد مولوی اشرف سیالوی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی مثال کافروں سے دیتے ہیں اور ان کی اس بات پر بریلوی علماء بھی بہت نالاں ہوتے ہیں۔

مثلاً مفتی عبد المجید خان سعیدی لکھتے ہیں: مصنف تحقیقات نے جو حدیث ”لایقاس بنا احد“ سے انحراف کرتے ہوئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت والا معاملہ کافروں، مشرکوں اور منافقوں سے ملا کر جس سوئے ادبی کا ارتکاب کیا ہے وہ اس پر

مستزاد ہے حالانکہ نبوت جب سلب سے پاک ہے اور سلب نبوت محال ہے تو اسے غیر نبی اور وہ کافر، مشرک اور منافق کے کفر و شرک اور نفاق سے ملادینا اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ سلب نبوت کے قائل نہ ہوتے تو یہ بات کبھی منہ سے نہ نکالتے اور گندی تشبیہ سے پرہیز کرتے۔

سندیلوی کا چیلنج منظور ہے ص 34

مولوی اشرف سیالوی لکھتے ہیں: نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس بشری نسبتاً کثیف تھا اس لیے اس کثافت کو بار بار کے شق صدر اور چلہ کشی وغیرہ کے ذریعے جب لطیف کر دیا گیا تب آپ کو یہ منصب سونپا گیا اس حقیقت کو یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ دوپہر کے سورج کے آگے سیاہی مائل اور دبیز تہہ والا بادل۔

ملخصاً تحقیقات ص 204

اس پر تبصرہ کر کے سعیدی صاحب لکھتے ہیں: مصنف تحقیقات نے حضور کے چالیس سال کی عمر شریف تک بالقوہ بمعنی صلاحیت و استعداد نبی ہونے سے بھی صاف انکار کیا ہے اور آپ کی بشریت مقدسہ و مطہرہ منورہ از کی و اطیب کو کثیف قرار دے کر اسے موٹی تہہ والے سیاہ بادل سے تشبیہ دی ہے جو سخت سوء ادبی ہے۔

سندیلوی کا چیلنج منظور ہے۔ 47

مفتی احمد یار نعیمی کو بھی دیکھیے اور اس کی دلیری کو بھی مد نظر رکھیے کہ ام البشر سیدہ حواء علیہا السلام کے متعلق کیا تشبیہ دیتا ہے، کہتا ہے: حضرت حوا کو حضرت آدم کے جسم سے بغیر نطفہ بنایا دیکھو انسان کے جسم سے بہت سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں مگر وہ اس کی اولاد نہیں کہلاتے۔ نور العرفان ص 93، النساء آیت نمبر 1

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں: ظاہری صورت کی یکسانیت دیکھ کر اولیاء انبیاء کو اپنا مثل نہ

”سجھو نیم اور بکائن کا درخت یکساں معلوم ہوتا ہے مگر پھلوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔“

نور العرفان ص 169، سورة الانعام آیت نمبر 99

یہاں انبیاء و اولیاء کو تشبیہ بکائن کے درخت سے دی ہے جو بہت کڑوا درخت ہوتا ہے۔

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں: بھڑ اور شہد کی کلی ایک ہی پھول چوستی ہیں مگر یہ پھول کا رس بھڑ کے پیٹ میں پہنچ کر زہر اور شہد کی مکھی کے پیٹ میں پہنچ کر شہد بنتا ہے ایسے ہی ہمارا کھانا غفلت کا باعث ہے اور انبیاء کی خوراک نورانیت کے ازدیاد کا ذریعہ ہے۔

نور العرفان ص 414، سورة المومنون آیت نمبر 32

لفظ ”ایسے ہی“ بھی موجود ہے جو بریلوی اصول میں برابری اور تشبیہ دونوں کے لیے آتا ہے اور جن بریلویوں کے نزدیک صرف تشبیہ کے لیے آتا ہے وہ بھی دیکھیں کہ انبیاء کرام کو شہد کی مکھی سے تشبیہ دی گئی ہے جو کہ بریلوی اصول سے گستاخی بنتی ہے۔ آگے چلئے:

مفتی صاحب لکھتے ہیں: سانپ اور بھینس اگرچہ اللہ کی مخلوق ہے اس کی روزی کھاتے پیتے ہیں۔ مگر سانپ کے پاس زہر ہے اور بھینس کے پاس دودھ۔ اس لیے آپ سانپ کو مارتے ہیں اور بھینس کی خدمت کرتے ہیں۔ ایسے ہی کفار کے پاس کفر کا زہر ہے اور حضرات انبیاء، اولیاء، علماء کے پاس ایمان کا دودھ۔

تفسیر نعیمی ج 3، ص 364، سورة آل عمران آیت نمبر 33

مفتی صاحب کا ایک اور ظلم ملاحظہ فرمائیں: جیسے ایک ہی رحم سے مختلف اولاد پیدا ہوتی

ہے ایسے ہی ایک ہی تعلیم سے مریدین کے مختلف حالات ہوتے ہیں نگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی تھی۔ مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے درجات مختلف۔ تفسیر نعیمی ج 3، ص 243، سورۃ آل عمران آیت نمبر 6 ایک جگہ یوں لکھتے ہیں: سچے مرید کا قلب گویا رحم ہے اور شیخ کامل کی نگاہ گویا نطفہ۔ اتنی حقیر چیزوں سے نبی پاک اور انبیاء علیہم السلام کو تشبیہ دینے والا کیا بریلوی اصول کی رو سے گستاخ نہیں۔

میں بریلوی مناظرین سے پوچھوں گا کہ سیالوی کی تشبیہات کا گھٹیا ہونا تم بھی مانتے ہو کیا اسے کافر و گستاخ اپنے سردار احمد کے فتوے سے کہتے ہو یا نہیں۔ اور اگر اس اصول سے حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کو معافی نہیں تو مفتی احمد یار نعیمی کو معافی کیوں جو انبیاء کو تشبیہ کبھی بھیئیں سے اور کبھی کسی سے دیتا ہے۔ اسے معافی کیوں ہے۔ بریلوی اکابرین نے اس کے خلاف کتنی کتابیں لکھی ہیں؟ آخر کیوں معافی دی۔ بریلوی حضرات شیر مادر سمجھ کر اور گیارہویں کا ٹھنڈا میٹھا دودھ سمجھ کر ان سوالات کو ہضم تو کر سکتے ہیں جواب نہیں دے سکتے۔

آخری بات:

بریلوی حضرات ایک اشکال لایخیل سمجھ کر کرتے ہیں اور ان کے بڑے بڑے اکابر نے یہ اشکال اپنی کتب میں لکھا ہے کہ:

مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی کا کہنا ہے کہ لفظ ”ایسا“ تشبیہ کے لیے نہیں ہے بلکہ معنی میں ”اتنا“ یا ”اس قدر“ کے ہے۔ البتہ اگر تشبیہ کے معنی میں ہوتا تو توہین نبوت ہوتی جو موجب کفر ہے اور مولوی ٹانڈوی کا کہنا ہے کہ لفظ ”ایسا“ تشبیہ کے لیے

ہے اگر معنی میں ”اتنا“ یا ”اس قدر“ کے ہوتا تو توہین رسالت ہوتی ہے۔ جس سے یہ کفر لازم آتا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ مولوی مرتضیٰ کی تاویل کی بناء پر مولوی حسین احمد پر کفر لازم آتا ہے اور مولوی حسین احمد کی تاویل و توجیہ کے پیش نظر مولوی مرتضیٰ کا کفر ہوتا ہے۔

خون کے آنسو ص 132۔ مصدقہ مصطفیٰ رضا خان بریلوی

بریلوی حضرات نے جو تحریر لکھی ہے تو ان عبارات کا مطلب بریلوی سمجھے نہیں۔ وہ اس لیے کہ عبارات عقل سے سمجھ آتی ہیں اور یہ سب بھیڑیں ہیں جیسا کہ وصایا شریف میں فاضل بریلوی نے تصریح کر دی ہے اور دنیا جانتی ہے کہ جانوروں میں بھیڑ کو بے وقوف ترین جانور سمجھا جاتا ہے بلکہ دنیا والے بے وقوف لوگوں کو بھیڑ بھی کہتے ہیں۔

خیر ہم عرض بھی کر دیتے ہیں کہ کبھی تو اس کنوئیں سے نکل کر باہر آجائیں گے اور سمجھ لیں گے:

مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری اور مولانا منظور نعمانی رحمہم اللہ نے جو یہ کہا کہ ”ایسا“ کو تشبیہ کے لیے ماننا کفر ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مقدار کو تشبیہ دینا جو آپ علیہ السلام کے علم کی مقدار ہے۔ چوپاؤں وغیرہ کے علم سے تو یہ برا ہے۔ یعنی وہ مقدار جو آپ کے علم مبارک کی ہے ویسی مقدار تو چوپاؤں کو بھی حاصل ہے کہنا تو یقیناً کفر و الحاد ہے۔

اور حضرت مدنی رحمۃ اللہ نے لفظ ”ایسا“ کو جو اتنے اور اس قدر کے معنی میں لینا کفر بتایا ہے تو ان کی مراد بھی یہی ہے کہ جو یہ کہے کہ جتنا علم سرکار طیبہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو ہے اتنا اور اسی قدر اور اسی مقدار میں چوپاؤں کو بھی حاصل ہے۔ تو یہ کفر و توہین ہے اب سب حضرات کی باتوں کا نتیجہ و مقصد یہ ہے کہ لفظ ”ایسا“ کو تشبیہ کے لیے مانو یا ”اتنا“ اور ”اس قدر“ کے معنی میں مانو اگر مقصد یہ ہے کہ جتنی مقدار نبی پاک علیہ السلام کے علم مبارک کی ہے ویسی مقدار جانوروں کے علم کی ہے یا جتنی مقدار نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کی ہے اتنی مقدار جانوروں وغیرہا کے علم کی ہے تو کفر ہے۔

اب آپ دیکھیے : کہ نہ تو فتویٰ شیخ العرب والعجم حضرت مدنی پر آیا اور نہ حضرت چاند پوری و نعمانی رحمہم اللہ پر لگتا ہے بلکہ دھوکا دینے والے رضا خانی حضرات پر لگتا ہے۔ تفصیل کے لیے جہنم کی بشارت کو ملاحظہ فرمائیے

ہم نے ضرورت کے بقدر بحث کر دی ہے اگر اور ضرورت محسوس ہوتی تو پھر مزید بھی لکھ دیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

ان ارید الا اصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ و صلی اللہ وسلم علی
حبیبہ سیدنا و مولانا محمد والہ واصحابہ اجمعین

